[illegible]

للہ الحمد کہ [illegible] قرآن [illegible] خداوند [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] باہتمام [illegible] مولوی حافظ محمد عبد الاحد [illegible]

در مطبع مجتبائی [illegible]

[illegible]

[illegible] اوامر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسعی و اہتمام [illegible] مولوی حافظ محمد عبد الاحد صاحب سلمہ السلام

[illegible]

مختصر فہرست کتبخانہ تجارت مطبع مجتبائی دہلی سنہ ۱۸۹۱ء

قرآن شریف دو حرفی قلم مجتبائی
مترجم بدو ترجمہ ایک ترجمہ اردو شاہ
رفیع الدین صاحب دوسرا ترجمہ [illegible]
ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ [illegible]
حاشیہ [illegible] ہر آیہ آیہ کا شان
نزول [illegible]
قرآن شریف حمائل ترجمہ مجتبائی
تفسیر [illegible] مع ترجمہ قلم مجتبائی
تفسیر جلالین مع کمالین محشی بحواشی
جدیدہ مطبوعہ مجتبائی
تفسیر حقانی مصری در دو جلد
تفسیر خازن مصری در چہار جلد مع
برحاشیہ تفسیر مدارک کامل
تفسیر فتح البیان مع ابن کثیر مصری
در [illegible] جلد
تفسیر [illegible] منزل اول
تفسیر [illegible] مطبوعہ مصر در دو جلد
تفسیر جامع البیان دہلی
تفسیر بیضاوی تا سورہ بقر محشی
بحواشی جدیدہ مجتبائی
جواہر التفسیر اردو مطبوعہ لکھنؤ
[illegible] مختلف تفسیر
سورتوں کی تفسیر [illegible]
تفسیر حقانی بزبان اردو مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور حدیث کی کتابیں یہ ہیں
قسطلانی مصری بر حاشیہ
مسلم مع نووی
صحیح مسلم مع نووی مطبوعہ [illegible]
صحیح [illegible] در دو جلد
ایضاً انصاری دہلی در دو جلد
ایضاً کاغذ رنگین
ابو داؤد محشی کشمیری
ابن ماجہ محشی فاروقی
ترمذی مع شمائل ترمذی [illegible]
الابواب [illegible] صحیح [illegible]
مطبوعہ مجتبائی
ایضاً کاغذ ولایتی
شمائل ترمذی مجتبائی
نسائی شریف مع شرح زہر الربی
نظامی
موطا امام مالک محشی مجتبائی
مشکوۃ شریف محشی [illegible] کامل
فی اسماء الرجال کاغذ دیسی
ایضاً کاغذ ولایتی
ایضاً ولایتی [illegible] کلاں ۲۲-۲۴
ایضاً کلاں [illegible] سوم
شرح معانی الآثار للطحاوی کامل
مصطفائی
[illegible] موطا امام محمد [illegible]
[illegible] مصری
[illegible]

تقریب التہذیب فی اسماء الرجال
مع حاشیہ [illegible]
تصنیف [illegible] تخریج احادیث
الہدایہ [illegible] مطبوعہ لکھنؤ
ایضاً [illegible] عسقلانی
اشعۃ اللمعات [illegible] ترجمہ اردو [illegible]
[illegible] حاشیہ [illegible] کتاب
ایک مدت سے نایاب تھی طبع ہے
اردو ترجمہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی تالیف
[illegible]
کے فضائل اور اعمال اور روایات
[illegible] کتاب عجیب
[illegible]
[illegible] کامل در دو جلد
تیسیر القاری شرح بخاری جلد اول
پنج پارہ [illegible]
ایضاً جلد دوم پنج پارہ
ایضاً جلد سوم پنج پارہ
ایضاً جلد چہارم پنج پارہ
ایضاً جلد پنجم
ایضاً جلد ششم [illegible]
فیض الباری اردو ترجمہ صحیح بخاری
مطبوعہ [illegible] پارہ اول
ایضاً پارہ دوم
ایضاً پارہ سوم

ایضاً پارہ چہارم
ایضاً پارہ پنجم
مسلم شریف مترجم اردو [illegible]
جلد [illegible]
ابو داؤد مترجم اردو
ترمذی شریف مترجم اردو
مظاہر حق ترجمہ اردو [illegible]
قطب الدین [illegible]
مشارق الانوار مترجم اردو
ریاض الصالحین از امام نووی [illegible]
مجالس الابرار مطبوعہ [illegible]
[illegible] حل لغات [illegible]
حصن حصین مجتبائی [illegible]
کتاب [illegible]
اصول الشاشی محشی بحواشی [illegible]
مطبوعہ مجتبائی
ایضاً [illegible] حقانی
ایضاً ولایتی
نور الانوار [illegible]
توضیح تلویح [illegible] کلاں لکھنؤ
کشف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الأوقات المباركة مواسم الخيرات والبركات و...

تمام ستائش اللہ کے واسطے ہے جسنے مبارک وقتوں کو خیرات اور برکتوں کے موسم ...

لأهل النسك في العبادات يربحون فيها أرباحاً ... ويقضون فيها أوطارهم ويبلغون

زہاد ریاضت والوں کے لئے تجارت گاہ بنایا ... تجارت میں فائدہ اٹھاتے ہیں ...

المقاصد وما يأملون من ثواب الأعمال وإجابة الدعوات ...

اپنے مقصد ... اور آرزو ... اعمال کے ثواب ... دعاؤں کی قبولیت ...

لم يعدوها مواسم التجارة ... والصلاة والسلام الأتمان

الأكملان على سيد المرسلين وإمام المتقين حبيب الله الذي ...

سلام ... سید المرسلین ... اور متقیوں کے پیشوا ...

العلوم والأعمال وبكرمه وشفاعته ينال الأماني والآمال في المبدأ والمآل

علوم اور اعمال حاصل ہوتے ہیں اور انکے کرم اور شفاعت سے حال اور مآل میں امیدیں ...

استفاد الكل فإنه إمام الوحي ومنبع العلم ومعدن الحق وعلى آله وأصحابه وأتباعه

...

أجمعين هداة طريق الحق ومحيي علوم الدين أما بعد فيقول العبد الفقير

... حق کی راہ بتانے والے اور علوم دین کے زندہ کرنے والے ہیں ... بعد بندہ فقیر ...

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل العام في كتابه اثنى عشر شهرا في العدة وجعل بعض الاعمال في بعضها للتقرب اليه عدة والصلوة والسلام على خير خلقه محمد وآله واصحابه وتابعيه الذين بلغوا شرائعه واحكامه بعده حمد و صلوٰۃ کے بعد احقر بندگان محمد عبد الاحد گزارش کرتا ہے کہ مدت سے یہ فقیر آرزومند تھا کہ کتاب ما ثبت بالسنۃ جو عربی زبان میں ہے اسکا ترجمہ اردو زبان میں ہو جائے تاکہ ہندوستان کے لوگ جو اکثر عربی نہیں جانتے اسکے مضامین سے حظ اٹھائیں اور اعمال پر اسکے بموجب بجا لائیں یہ کتاب عالم بے بدیل فاضل بے عدیل رئیس المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف سے ہے اس میں ہر مہینے کے اعمال و فضائل جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئے ہیں درج کیے ہیں اور نیز جو اعمال کسی مہینے کے اصل میں یا ان کے باب میں اخبار و آثار ضعیف یا موضوع وارد ہوئے ہیں ان سب کو لکھا ہے تاکہ ہر ایک کو ہر مہینے کے اعمال سے ورود کا درجہ اور بانی کا بانی الگ معلوم ہو جائے اسی واسطے مناسب سمجھا گیا کہ اس کتاب کا ترجمہ جناب مولانا مولوی **سبحان بخش** مرحوم شکارپوری نے اردو میں کیا ہے اور جناب مولانا مولوی محمد حق صاحب نانوتوی رحمہ اللہ نے بھی اسکو ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا ہے اس ترجمہ کے ساتھ اسکے متن عربی کی بھی بکمال عمدگی و پابندی صحت و تصحیح و تلاش سے وہ ترجمہ بصرف زر کثیر حاصل کیا گیا اور رفاہ عام کے ارادہ سے اپنے مطبع میں نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ چھپوایا چنانچہ اسکی خوبی اور خوشی ناظرین پر خود واضح ہوگی لیکن واسطے آگاہی کے یہ امر ظاہر کرنا ضروری ہے کہ مترجم مرحوم کو اتنی مہلت نہ ملی کہ اس ترجمہ کا دیباچہ لکھتے یا نام تجویز کرتے لہذا احقر نے اسکا نام **الاعمال الماثورة في الايام المشهورة** رکھا ناظرین با تمکین سے امید ہے کہ اگر اس ترجمہ سے فائدہ ہو تو مجھکو اور مترجم مرحوم کو دعائے خیر سے یاد فرماویں وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله على خير خلقه محمد وآله

اطلاع

اس کتاب کے ترجمہ اور حل لغات میں مطبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق اس کے بذریعہ رجسٹری محفوظ کیے گئے ہیں کوئی شخص بلا اجازت صریح اس کے طبع کا مجاز نہیں کاپی رائٹ محفوظ

محمد عبد الاحد مالک مطبع مجتبائی دہلی

To: www.al-mostafa.com

شهر المحرم

محرم کا مہینا

من جامع الاصول فيما جاء في الصحيح من الاحاديث من احواله وفضله

جامع الاصول میں سے وہ جو صحیح حدیثوں میں ہے محرم کے احوال اور اسکی فضیلت

وفضل الصوم فيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان عاشوراء يوما

اور اسکے روزہ کی فضیلت میں آئی ہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے

يصام قبل رمضان فلما نزل رمضان كان من شاء صامه ومن شاء افطر وفي رواية

پہلے عاشورا ہی کا روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوگیا ... عاشورا کا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہیں رکھتا تھا اور ایک

قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امر بصيام يوم عاشوراء فلما فرض وفي

کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یوم عاشورا کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تھا

اخرى قالت كانوا يصومون عاشوراء قبل ان يفرض رمضان وكان يوما تستر فيه الكعبة

روایت میں ہے کہتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور وہ ایسا دن ہے کہ اس میں کعبہ کو غلاف پہنایا

فلما فرض رمضان قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من شاء ان يصومه

جب رمضان فرض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس روزہ کو رکھنا چاہے

فليصمه ومن شاء ان يتركه فليتركه وفي اخرى قالت كان يوم عاشوراء

وہ روزہ رکھے اور جو ترک کرنا چاہے ترک کرے اور ایک روایت میں ہے کہتی ہیں یوم عاشورا کا

يصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصومه

جاہلیت کے ایام میں قریش روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی قبل از اسلام

في الجاهلية فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك

اس کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو حکم دیا پھر جب رمضان فرض ہوگیا تو عاشورا

عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي اخرى فلما فرض رمضان قال

موقوف کیا پھر تو جو چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہیں رکھتا تھا اور ایک روایت میں ہے جب رمضان فرض ہوگیا تو فرمایا

من شاء صامه ومن شاء تركه وفي اخرى ان قريشا كانت تصوم عاشوراء في

جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ قریش ایام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ

الجاهلية ثم امر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بصيامه حتى

رکھا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسکے روزہ کا امر فرمایا

إلى الله الباري عبد الحق بن سيف الدين الترك الدهلوي البخاري وفقه الله لسلوك

حاجتمند عبد الحق بن سیف الدین دہلوی بخاری خدا اسکو راہ

طريق الحق واليقين ومتابعة سيد المرسلين قد ثبت أن العادة بين المحدثين

حق اور یقین پر چلنے کی سید المرسلین کی پیروی میں توفیق دیوے کہتا ہے کہ بیشک عادت محدثین اور عباد کے

والمتنسكين فيما جاء في الليالي والأيام من الأوراد والصلوة والصيام وقد تكلم

اس باب میں خلاف ثابت ہے کہ شب و روز میں وظائف اور نماز اور روزے کئے ہیں اور بیشک محدثین نے

المحدثون فيما تمسك به الناس وشددوا في الإنكار وحكموا ببطلان ما فيه سرد

عابدوں کے مسئلہ میں کلام کیا ہے اور شدت سے انکار کیا اور جو احادیث اور اخبار اس باب میں

فيها من الأحاديث والأخبار ولكن كنا ذكرنا في ذلك في رسالة فارسية لنا

لائے ہیں انکے بطلان کا حکم کر دیا ہے اور ہم نے اس باب میں اپنے فارسی رسالہ میں

في الجمع بين الفريقين وسلكنا فيها بين الطريقين وذكرنا ما فيه من الإجمال والتفصيل

دونوں فریقین کے بحث کی جو اور جمع کیا ہے اور راہ درمیان کا اختیار کیا اور اجمال و تفصیل بیان کیا ہے

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل ثم جمعنا في هذه الرسالة ما جاء من الأحاديث

اور اللہ حق ہی کہتا ہے اور وہی راستہ دکھاتا ہے پھر جمع کیا ہم نے اس رسالہ میں وہ حدیثیں

الصحاح والحسان والضعاف والموضوعات على ما قرره قواعد المحدثين الذين بيدهم

صحیح اور حسن اور ضعیف اور موضوع موافق ان قواعد کے جو محدثوں کی مقرر کی ہوئی ہیں جنکے ہاتھ میں

الأمر في هذه المعاملات مع ذكر فوائد شريفة وتحقيقات لطيفة فيما

ان معاملات کی بات ہے مع بیان شریف فائدوں اور لطیف تحقیقات کے جسمیں

ينجر إليه الكلام خصوصا في شهر ربيع الأول في ذكر وفات سيد الأنام عليه وآله

کلام جاری ہے علی الخصوص بارہ وفات کے مہینہ میں سید الانام علیہ وآلہ

الصلوة والسلام مبتدأ من الشهر المحرم إلى ذي الحجة الحرام والله الموفق

الصلوۃ والسلام کے وفات کے بیان میں محرم کے مہینہ سے لیکر بقرعید کے مہینہ تک اور اللہ توفیق دینے والا ہے

للإكمال والإتمام وسميت هذه الرسالة بما ثبت من السنة في

کمال اور پورا کرنے کا اور رکھا اس رسالہ کا نام ما ثبت من السنۃ فی

أيام السنة تقبله بفضله من لا تأخذه سنة ولا نوم

ایام السنۃ قبول کرے اسکو اپنے فضل سے وہی جسکو اونگھ نہیں اور نہ نیند

اليهود وتتخذه عيدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموه أنتم

کرتے تھے اور اسکو عید مناتے تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی روزہ رکھا کرو

وفي رواية كان أهل خيبر يصومون يوم عاشوراء ويتخذونه عيدا ويلبسون

اور ایک روایت میں ہے کہ خیبر کے لوگ یوم عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اسکو عید مناتے تھے اور اپنی

نساءهم فيه حليهم وشارتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصوموه أنتم

عورتوں کو زیور اور پوشاک پہناتے تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی روزہ رکھا کرو

أخرجه البخاري ومسلم وعن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه

یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم المدينة فرأى اليهود تصوم يوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا يوم صالح نجى

وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے [illegible]

الله فيه موسى وبني إسرائيل من عدوهم فصامه موسى قال أنا أحق بموسى منكم

نے موسیٰ کو اور بنی اسرائیل کو انکے دشمن سے بچایا سو موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا [illegible]

فصامه وأمر بصيامه وفي رواية فقال لهم ما هذا اليوم الذي تصومونه قالوا هذا

سو آپ نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے [illegible]

يوم عظيم أنجى الله فيه موسى وقومه وغرق فيه فرعون وقومه فصامه موسى

بڑا دن ہے [illegible] موسیٰ کو اور انکی قوم کو نجات بخشی اور اس میں فرعون کو اور اسکی قوم کو ڈبویا سو موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا

شكرا فنحن نصومه تعظيما له أخرجه البخاري ومسلم وأخرجه أبو داود أيضا

روزہ رکھا [illegible] یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے [illegible] ابو داود نے [illegible]

وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بصيام يوم

اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم عاشورا کے روزہ کا امر فرمایا

عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم

کرتے تھے اور [illegible] جب رمضان فرض ہو گیا تو نہ ہمکو امر کیا اور نہ [illegible]

ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده أخرجه مسلم وعن علقمة أن الأشعث بن قيس دخل

منع کیا [illegible] یہ روایت مسلم کی ہے اور علقمہ سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس [illegible]

على عبد الله وهو يطعم يوم عاشوراء فقال يا أبا عبد الرحمن إن اليوم يوم

[illegible] عبد اللہ کے پاس گئے اور وہ کھانا کھا رہے تھے کہا یا ابا عبد الرحمن آج تو یوم

فرض رمضان فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من شاء
رمضان فرض ہو گیا تب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے عاشورا کا

فليصمه ومن شاء فليفطر اخرجه البخاري ومسلم واخرجه مالك
روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور مالک

وابوداؤد والترمذي لرواية الرابعة وقالوا فيها فكانت هو الفريضة
اور ابوداؤد اور ترمذی نے چوتھی روایت نقل کی ہے اور انکی روایت میں اس عبارت کے بعد کہ فرض رمضان ہوا

بعد قوله فلما فرض رمضان وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان اهل الجاهلية
یہ کہتے ہیں پھر وہی رمضان فرض تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جاہلیت والے

كانوا يصومون يوم عاشوراء وان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صامه
عاشورا کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے

والمسلمون قبل ان يفرض رمضان فلما فرض رمضان قال رسول الله صلى
رمضان کی فرضیت سے پہلے یوم عاشورا کا روزہ رکھا پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ

الله تعالى عليه وسلم ان عاشوراء يوم من ايام الله تعالى فمن شاء صامه وفي
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عاشورا اللہ کے دنوں میں کا ایک دن ہے جو چاہے اسمیں روزہ رکھے اور ایک

رواية قال ذكر عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم عاشوراء فقال ذاك يوم
روایت میں یوں ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے یوم عاشورا کا ذکر آگیا آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ

كان يصومه اهل الجاهلية فمن شاء صامه ومن شاء تركه اخرجه البخاري ومسلم
اہل جاہلیت اسمیں روزہ رکھتے تھے سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے

وللبخاري صام رسول الله صلى الله عليه وسلم عاشوراء وامر بصيامه فلما فرض
اور تنہا بخاری کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورا میں روزہ رکھا اور دوسروں کو امر فرمایا پھر جب

رمضان تركه وكان عبد الله لا يصومه الا ان يوافق صومه ومسلم مثل الثاني
رمضان فرض ہو گیا تو موقوف کیا اور عبداللہ اس دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے مگر جب ان کے روزہ کا دن مطابق پڑتا اور مسلم کی حدیث دوسری جیسی

وقال فمن احب منكم ان يصومه فليصمه ومن كره فليدعه واخرج ابوداؤد
اور کہا ہے کہ تم میں سے جس کو روزہ رکھنا محبوب ہو رکھے اور جس کو برا معلوم ہو وہ ترک کرے اور ابوداؤد نے

نحو الرواية الاولى وعن ابي موسى قال كان يوم عاشوراء يوما يعظمه
پہلی روایت کی سی ہے اور ابوموسی سے روایت ہے کہتے ہیں یوم عاشورا ایسا دن تھا کہ یہود اسکی تعظیم

نفعل اخرجه النسائي واخرج عن محمد بن صيفي قال قال رسول الله صلى الله
ہی کرتے رہتے ہیں اسکو نسائی نے نقل کیا ہے اور محمد بن صیفی سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم يوم عاشوراء امنكم احد اكل اليوم فقالوا منا من صام ومنا من لم
علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن پوچھا کیا تم میں سے کسی نے آج کھایا ہے عرض کیا ہم میں سے بعضوں نے روزہ رکھا ہے اور بعضوں نے نہیں روزہ

يصم قال فاتموا بقية يومكم وابعثوا الى اهل العروض فليتموا بقية يومهم
نہیں رکھا فرمایا پس اپنا باقی کا دن پورا کر لو اور گرد و نواح کے لوگوں کو کہلا بھیجو کہ اپنا باقی کا دن پورا کریں

وروى مالك بلغه ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه ارسل الى الحارث بن هشام
اور مالک روایت کرتے ہیں انکو یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حارث بن ہشام کو کہلا بھیجا کہ

ان غدا يوم عاشوراء فصم وأمر اهلك ان يصوموا اخرجه الموطا وعن عبيد الله
کل یوم عاشوراء ہے سو تو روزہ رکھ اور اپنی اہل کو کہہ دے کہ روزہ رکھیں اسکو موطا نے نقل کیا ہے اور عبید اللہ

بن ابي يزيد انه سمع ابن عباس رضي الله عنهما وسئل عن صيام يوم عاشوراء
ابن ابی یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جبکہ یوم عاشوراء کے روزہ کا سوال ہوا

فقال ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم صام يوما يطلب فضله على الايام
سو کہا کہ مجھکو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے دن کا روزہ رکھا ہو کہ اور دنوں پر اسکی فضیلت ڈھونڈتے ہوں

الا هذا اليوم ولا شهرا الا هذا الشهر يعني رمضان وفي حديث عبد الله
سوا اسی دن کے اور نہ کسی مہینہ کی سوا اس مہینے یعنی رمضان کے اور حدیث عبد اللہ بن موسی کی

ابن موسى قال ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صيام يوم فضله على غيره
حدیث میں یہ کہا ہے نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کسی دن کے روزہ کی تلاش کرتے ہوں جسکو اور دنوں پر فضیلت ہو

الا هذا اليوم يوم عاشوراء وهذا الشهر يعني رمضان اخرجه البخاري
سوا اس دن یعنی یوم عاشوراء کے اور اس مہینہ یعنی رمضان کے اسکو بخاری اور مسلم نے

ومسلم وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صيام يوم عاشوراء
نقل کیا ہے اور ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عاشوراء کے روزہ میں

اني احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله اخرجه الترمذي وعن ابن
خدا پر بھروسہ کرتا ہوں کہ سال گذشتہ کا کفارہ ہو جاوے اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور ابن عباس

عباس رضي الله عنهما قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصوم يوم عاشورا

عاشوراء فقال كان يصام قبل ان ينزل رمضان فلما نزل رمضان ترك
عاشوراء سے جواب دیا کہ رمضان کی فرضیت سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان فرض ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا

فان كنت مفطرا فاطعم اخرجه البخاري ومسلم وعن سلمة بن الاكوع ان
تو تجھ کو اگر روزہ سے نہ ہو تو کھا لے یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم امر رجلا من اسلم ان اذن في الناس ان من كان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبیلہ اسلم میں سے فرمایا کہ لوگوں میں پکار دے کہ جس نے

اكل فليصم بقية يومه ومن لم يكن اكل فليصم فان اليوم يوم عاشوراء وفي رواية
کھا لیا ہو تو وہ باقی دن روزہ کی طرح پورا کرے اور جس نے نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج یوم عاشوراء ہے اور ایک روایت میں

انه قال لرجل من اسلم اذن في قومك او في الناس بالشك اخرجه البخاري
کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو قبیلہ اسلم میں سے فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں پکار دے راوی کو شک ہے اس روایت کو بخاری

ومسلم والنسائي وعن عبد الرحمن بن سلمة نحوه اخرجه ابو داود وعن الربيع
اور مسلم اور نسائی نے نقل کیا ہے اور عبد الرحمن بن سلمہ سے بھی اسی طرح روایت ہے یہ روایت ابو داود نے نقل کی ہے اور ربیع

بنت المعوذ رضي الله عنها قالت ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة
معوذ کی بیٹی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم

عاشوراء الى قرى الانصار التي حول المدينة من كان اصبح صائما فليتم صومه
عاشوراء کی صبح کو انصاریوں کے گاؤں میں جو مدینہ کے آس پاس تھے یہ کہلا بھیجا کہ جس نے نہ کھایا ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرے

ومن كان اصبح مفطرا فليتم بقية يومه فكنا بعد ذلك نصومه ونصوم صبياننا
اور جس نے کچھ کھایا ہو تو اپنا سارا دن روزہ کی طرح پورا کرے سو ہم اس کے بعد اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں سے

الصغار منهم ونذهب الى المسجد فنجعل لهم اللعبة من العهن فاذا بكى احدهم
روزہ رکھواتے تھے اور ہم مسجد کو جاتے تو اُنکے واسطے اُون کا کھلونا بنا دیتے جب کوئی اُنمیں سے کھانے پر

الطعام اعطيناها اياه حتى يكون عند الافطار اخرجه البخاري ومسلم وفي رواية
روتا تو ہم اُسکو وہ کھلونا دے دیا کرتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا اس روایت کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور ایک روایت میں

اخرى مثله وعن قيس بن سعد بن عبادة رضي الله عنه قال كنا نصوم عاشوراء
ایسا ہی ہے اور قیس بیٹا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ہم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے

ونؤدي زكوة الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزكوة لم نؤمر به ولم ننه عنه وكنا
اور صدقہ فطر بھی دیا کرتے تھے پھر جب رمضان اور زکوۃ فرض ہو گئی تو ہم کو اسکا کچھ حکم ہوا اور نہ منع کیے گئے اور ہم

[illegible]

وركعتان قبل الفجر اخرجه النسائي وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور فجر سے پہلے دو رکعتیں اسکو نسائی نے نقل کیا ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلوة بعد المكتوبة

فرمایا کہ رمضان کے بعد سب سے بہتر روزے ماہ اللہ محرم کے ہیں اور فرائض نماز کے بعد سب نمازوں میں بہتر

صلوة الليل وفي رواية قال سئل اي الصلوة افضل بعد المكتوبة قال الصلوة في جوف

رات کی نماز یعنی تہجد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا کسی نے پوچھا فرض نمازوں کے بعد کونسی نماز افضل ہے کہا بیچ رات کی

الليل واي الصيام بعد شهر رمضان قال صيام شهر الله المحرم اخرجه

نماز اور رمضان کے بعد کونسے روزے ہیں کہا ماہ اللہ محرم کے روزے اسکو

مسلم وابو داود واخرجه الترمذي والنسائي الاول وعن علي رضي الله

مسلم اور ابو داود نے نقل کیا اور ترمذی اور نسائی نے اول روایت نقل کی ہے اور علی رضی اللہ

عنه انه سأله رجل فقال اي شهر تأمرني ان اصوم بعد رمضان فقال له

سے روایت ہے کہ انسے کسی شخص نے پوچھا کہ مجھکو بعد رمضان کے کونسے مہینے کے روزوں کا حکم دیتے ہو علی رضی اللہ نے فرمایا میں نے کسی سے

ما سمعت احدا يسأل عن هذا الا رجلا سمعته يسأل رسول الله صلى الله

نہیں سنا کہ یہ بات پوچھتا ہو سوائے ایک شخص کے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم وانا قاعد عنده فقال يا رسول الله اي شهر تأمرني ان اصوم بعد

پوچھتا تھا اور میں آپ کے پاس بیٹھا سنتا تھا اسنے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو بعد رمضان کے کونسے مہینے کا

شهر رمضان قال ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله

حکم دیتے ہو کہ روزے رکھا کروں فرمایا اگر تو رمضان کے سوا روزے رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے روزے رکھا کر کیونکہ وہ اللہ کا مہینہ ہے

تعالى فيه يوم تاب فيه على قوم ويتوب فيه على قوم آخرين اخرجه الترمذي

اس میں ایک دن ہے کہ اسمیں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور دوسری قوم کی توبہ قبول کریگا اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے

هذه احاديث جاءت في الكتب الستة مذكورة في جامع الاصول ولنذكر

یہ حدیثیں صحاح ستہ میں آئی ہیں جامع الاصول میں مذکور ہیں اور اب ہم

باحاديث ذكرت في جامع الكبير تأليف سيدنا ومولانا الشيخ العارف بالله

وہ حدیثیں لاتے ہیں کہ جامع کبیر میں مذکور ہیں جو کہ ہمارے سید اور مولانا شیخ عارف باللہ

علي المتقي الذي رتبها وبوبها من جمع الجوامع للسيوطي رح فيه احاديث الستة

علی متقی کی تالیف ہے کہ انہوں نے اسکو جمع الجوامع سیوطی سے ترتیب دیا اور باب باندھے اور اسمیں صحاح کی حدیثیں

يوم العاشر رواه الترمذي وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله

روزہ کا حکم فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لئن بقيت الى قابل لاصومن التاسع يعني يوم عاشوراء

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو البتہ نویں تاریخ روزہ رکھونگا یعنی عاشورا کی نویں تاریخ

وفي رواية قال حين صام رسول الله صلى الله عليه وسلم عاشوراء وامر بصيامه

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورا کو آپ روزہ رکھا اور اسکے روزہ کا حکم فرمایا

فقالوا يا رسول الله انه يوم يعظمه اليهود والنصارى فقال رسول الله صلى

تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جسکی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ

الله عليه وسلم فاذا كان العام القابل ان شاء الله صمنا اليوم التاسع فلم يأت

علیہ وسلم نے فرمایا جب سال آئندہ ہوگا تو ان شاء اللہ نویں تاریخ روزہ رکھونگا سو اگلا سال

العام المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية حكم بن الاعرج

آنے بھی نہ پایا یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات کی اور حکم بن الاعرج کی روایت میں ہے

قال انتهيت الى ابن عباس رضي الله عنهما وهو متوسد رداءه في زمزم

کہتا ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سو وقت پہنچا کہ وہ اپنی چادر سے زمزم میں تکیہ لگائے تھے

فقلت اخبرني عن صوم عاشوراء فقال اذا رايت هلال المحرم فاعدد واصبح

میں نے کہا یوم عاشورا کے روزہ کا حال بتاؤ کہا جب تو محرم کا ہلال دیکھے تو گنتا جا اور

يوم التاسع صائما قلت هكذا كان محمد صلى الله عليه وسلم يصومه قال نعم

نویں تاریخ روزہ رکھ کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسیطرح روزہ رکھا کرتے تھے اسنے کہا ہاں

اخرجه مسلم واخرج ابو داؤد الثانية والثالثة وفي رواية ذكرها رزين عن

اسکو مسلم نے نقل کیا ہے اور ابو داؤد نے دوسری اور تیسری روایت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رزین نے

عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول صوموا التاسع والعاشر

عطا سے نقل کی ہے کہتا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ کہتا تھا نویں اور دسویں کو روزہ رکھا کرو

وخالفوا اليهود وعن حفصة رضي الله عنها قالت اربع لم يكن يدعهن

اور یہود کی مخالفت کرو اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں چار کام ہیں کہ ان کو

رسول الله صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلثة ايام من كل شهر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

انس رضي الله عنه قال من صام ثلاثة ايام من شهر حرام الخميس والجمعة
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جو شخص حرمت والے مہینوں میں تین دن روزہ رکھے جمعرات اور جمعہ
والسبت كتب له عبادة سنتين وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال
اور ہفتہ کا تو اس کے واسطے دو سال کی عبادت لکھی جاوے گی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سال آئندہ آوے گا تو ہم نویں تاریخ کو روزہ رکھیں گے
وعنه انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن بقيت الى قابل لاصومن
اور ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں جیتا رہا تو البتہ روزہ رکھوں گا
اليوم التاسع وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه
نویں تاریخ روزہ رکھوں گا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وسلم من صام يوم الزينة ادرك ما فاته من صيام السنة يعني عاشوراء
فرمایا جس نے یوم الزینۃ کو روزہ رکھا تو آئندہ سال بھر میں جو روزے کہ چھوٹ گئے سب حاصل کرے گا مراد عاشورا کا دن ہے
وروى ابو الشيخ في الثواب انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور ابو الشیخ نے ثواب میں روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان نوحا هبط من السفينة على الجودي يوم عاشوراء فصام وامر من معه
بیشک نوح عاشورا کے دن علیہ السلام کشتی سے جودی پہاڑ پر اترے سو روزہ رکھا اور شکر کا روزہ رکھا
بصومه شكرا لله وفي يوم عاشوراء تاب الله على آدم وعلى اهل مدينة
اور اپنے ساتھیوں کو روزے کا حکم دیا اور اسی دن اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی اور یونس کے شہر والوں کی
يونس وفيه فلق البحر لبني اسرائيل وفيه ولد ابراهيم وعيسى عليهم
توبہ قبول کی اور اسی دن دریا بنی اسرائیل کے واسطے پھٹ گیا اور اسی روز ابراہیم و عیسیٰ علیہم السلام
السلام وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
پیدا ہوئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وسلم من وسع على عياله يوم عاشوراء لم يزل في سعة سائر سنته وعن
فرمایا جس نے عاشورا کے روز اپنے عیال پر فراخی کی تو وہ سال بھر فراخی میں رہے گا اور
علي رضي الله عنه سيد الناس آدم وسيد العرب محمد صلى الله عليه وسلم

بطرق اخر ولا حاجة الى اعادتها بعد ذكرها بطرقها اللهم الا ان
اور طریق سے آئی ہیں اور انکو دوبارہ لانے کی کچھ حاجت نہیں ہے جب کہ صحاح کے طریق پر مذکور ہو چکیں ہاں

يكون بلفظ اخر لم يذكره في الجامع واحاديث اخر ما عداها ولنذكره
اگر دوسرے لفظ ہوں جو جامع میں مذکور نہیں ہوئے تو اعادہ ہوتا اور سوا انکے اور حدیثیں ہیں ہم انکو ذکر کرتے ہیں

وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله تعالى فيه
اگر تو بعد رمضان کے روزہ رکھنا چاہے تو محرم میں روزہ رکھ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں

يوم تاب فيه على قوم ويتوب فيه على اخرين رواه الترمذي وعن
ایک دن ہے اسمیں ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسمیں اور دوں کی توبہ قبول کریگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور

ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صوموا يوم عاشوراء وخالفوا فيه اليهود وصوموا قبله يوما وبعده
روز عاشورا کو روزہ رکھا کرو اور اس میں یہود کی مخالفت کیا کرو اور اس سے پہلے ایک دن اور ایک دن پیچھے

يوما رواه احمد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
روزہ رکھا کرو اسکو احمد نے روایت کیا ہے اور انہی سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لئن بقيت لامرت بصيام يوم قبله ويوم بعده يعني يوم عاشوراء رواه
اگر میں جیتا رہا تو ایک دن پہلے اور ایک دن پیچھے کے روزہ کا حکم دونگا مراد عاشورا کا دن تھا

البيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة رض صوموا يوم
اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے عاشورا کے

عاشوراء وهو يوم كانت الانبياء تصومه فصوموه رواه ابن ابي
دن روزہ رکھا کرو یہ وہ دن ہے کہ اسمیں انبیا روزہ رکھتے تھے سو تم بھی روزہ رکھا کرو اسکو ابن ابی

شيبة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم
شیبہ نے روایت کیا ہے اور ابوہریرہ ہی سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز

عاشوراء عيد من قبلكم فصوموه انتم رواه البزار والديلمي وعن

لہ طرق جمع طریق ...

عند ربه والحاق بدرجات أهل بيت النبي الطاهرين فمن ذكر في ذلك اليوم
نصیب ہو اور اہل بیت اطہار کے درجات میں شامل ہونے پر دلالت کرتا ہے جو شخص اس دن کی

مصابه لا ينبغي أن يشتغل إلا بالاسترجاع امتثالا للأمر وإحرازا للثواب
مصیبت کو یاد کرے تو اسکو یہی سزاوار ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے تاکہ حکم کی فرمانبرداری ہو اور اللہ نے جو

الله تعالى عليه بقوله أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم
ثواب مرتب کیا ہے ملے کیونکہ اس آیت میں یہی گروہ ہے کہ ان پر انکے رب کی صلوات اور رحمت ہے اور یہی گروہ

المهتدون ولا يشتغل ذلك اليوم إلا بذلك ونحوه من عظائم الطاعات كالصوم
راہ یاب ہے اور اس روز اسکو کچھ شغل نہ ہے مگر یہی اور اسکے مثل بڑے بڑے طاعات جیسے روزہ

وإياه ثم إياه أن يشتغل ببدع الرافضة ونحوهم من الندب والنياحة والحزن
اور اپنے آپ کو بچاؤ پھر بچاؤ کہ رافضیوں وغیرہ کی سی بدعات کرنے لگے گریہ اور نوحہ اور اندوہ

إذ ليس ذلك من أخلاق المؤمنين وإلا لكان يوم وفاة رسول الله صلى الله
کیونکہ یہ مومنین کا طریقہ نہیں ہے اور نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

عليه وسلم أولى بذلك وأحرى أو ببدع الناصبة المتعصبين على أهل البيت أو الجهال
وفات کا دن اس سے سزاوار اور لائق تر ہوگا یا خارجیوں کی بدعات جو اہل بیت سے تعصب رکھتے ہیں کرنے لگے یا جاہلوں کی

المقابلين الفاسد بالفاسد والبدعة بالبدعة والشر بالشر من إظهار غاية
جو فاسد کو فاسد سے اور بدعت کو بدعت سے اور بدی کو بدی سے مقابلہ کرتے ہیں غایت درجہ کی

الفرح والسرور واتخاذه عيدا وإظهار الزينة فيه كالخضاب والاكتحال
فرح اور سرور کا ظاہر کرنا اور اسی دن کو عید منانا اور آرائش زینت کرنی جیسے خضاب کرنا اور سرمہ لگانا

ولبس جديد الثياب وتوسيع النفقات وطبخ الأطعمة والحبوب الخارجة
اور نئی پوشاک بدلنی اور خرچ میں فراخی کرنی اور کھانے دانے خلاف عادت

عن العادات واعتقادهم أن ذلك من السنة والمعتاد والسنة ترك ذلك كله
پکانا اور انکا یہ سمجھنا کہ یہ امور مسنون و معتاد ہیں حالانکہ ان تمام امور کا ترک کرنا مسنون ہے

فإنه لم يرد في ذلك شيء يعتمد عليه ولا أثر يرجع إليه وقد سئل بعض أئمة
کیونکہ اس باب میں کوئی معتمد علیہ روایت نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا اثر جسکی طرف رجوع کیجیے اور بیشک حدیث اور

الحديث والفقه عن الكحل والغسل والحناء وطبخ الحبوب ولبس الجديد وإظهار
فقہ کے بعض ائمہ سے عاشورا کے دن سرمہ لگانے اور نہانے اور مہندی لگانے اور دانے پکانے اور کپڑے نئے پہننے اور

وسید الروم صہیب وسید الفرس سلمان وسید الحبشۃ بلال وسید
اور روم کا سردار صہیب ہے اور فارس کا سردار سلمان ہے اور حبشہ کا سردار بلال ہے اور پہاڑوں کا
الجبال طور سیناء وسید الشجر السدرۃ وسید الاشہر المحرم وسید الایام
سردار طور سینا ہے اور درختوں کا سردار سدرہ ہے اور مہینوں کا سردار محرم ہے اور دنوں کا سردار
الجمعۃ وسید الکلام القرآن وسید القرآن البقرۃ وسید البقرۃ آیۃ الکرسی اما ان
جمعہ ہے اور کلام کا سردار قرآن ہے اور قرآن کا سردار سورۂ البقرہ ہے اور سورۂ بقرہ کا سردار آیۃ الکرسی ہے سنو
فیہا خمس کلمات فی کل کلمۃ خمسون برکۃ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس
اس میں پانچ کلمے ہیں ہر ایک کلمہ میں پچاس پچاس برکتیں ہیں اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے
وھو ضعیف قال العبد الضعیف قد ورد فی حدیث اٰخر من ھذا الباب
اور یہ حدیث ضعیف ہے بندہ ضعیف کہتا ہے اور بیشک اسی باب کے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
ان افضل الشھور شھر رمضان وھو ما رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ
مہینوں میں افضل رمضان ہے اور یہ وہ ہے جو طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل الملائکۃ
روایت کیا ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو کیوں نہ بتا دوں کہ فرشتوں میں افضل
جبرئیل وافضل الایام یوم الجمعۃ وافضل الشھور شھر رمضان وافضل
جبرئیل ہے اور دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے اور مہینوں میں افضل ماہ رمضان ہے اور راتوں میں
اللیالی لیلۃ القدر وافضل النساء مریم بنت عمران اللھم الا ان یفرق
افضل لیلۃ القدر ہے اور عورتوں میں افضل مریم عمران کی بیٹی ہے ہاں مگر یہ کہ افضلیت اور
بین الافضلیۃ والسیادۃ فتدبر وباللہ التوفیق قال الشیخ شہاب الدین
سیادت میں کچھ فرق کیا جاوے سو اسکو سوچ لے اور توفیق اللہ ہی سے ہے شیخ شہاب الدین
ابن حجر الھیتمی المصری مفتی بلد اللہ الحرام وشیخ الفقھاء والمحدثین فی
ابن حجر ہیتمی مصری مکہ شریف کے مفتی اور اپنے وقت میں ان کے فقہا اور محدثین کا استاد
اوانہ بذلک المقام فی الصواعق المحرقۃ اعلم ان ما اصیب بہ الحسین رضی اللہ
صواعق محرقہ میں کہتا ہے دیکھو کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
تعالیٰ عنہ فی عاشوراء انما ھو الشہادۃ الدالۃ علی مزید حظوتہ ورفعۃ درجتہ
جو روز عاشورا کو مصیبت واقع ہوا وہ مجرد شہادت ہی تھی کہ اللہ کے یاں ان کے مرتبہ اور درجہ کی

ان سائر الاحاديث في فضله غير الصوم كفضل الصلوة والانفاق

جیسے نماز کی اور خرچ کے ... ساری حدیثیں بجز روزہ کے ... نقل کرتا ہے کہ اسکی فضیلت

والخضاب والادهان والاكتحال وطبخ الحبوب وغير ذلك كلها موضوع ومفترى

... سوا تمام موضوع اور افترا کیے ہوئے ہیں ... خضاب ... تیل اور سرمہ ...

وبذلك صرح ابن القيم ايضا فقال حديث الاكتحال والادهان والتطيب يوم

اور خوشبو لگانے کے ... اور تیل ... ابن قیم نے بھی صاف یہی کہا ہے ... کہ حدیث اکتحال اور

عاشوراء من وضع الكذابين والكلام فيمن خص يوم عاشوراء بالكحل والادهان

... جھوٹے لپاتیوں کی وضع سے ہے اور کلام اسکے حق میں ہے جو یوم عاشورا کو اکتحال ... کے ساتھ خاص کرے

والتوسعة فيه لها اصل هو كذلك فقد اخرج حافظ الاسلام زين العراقي في

اور کہ توسعہ ... اسکی اصل ہے ... ویسا ہی ہے ... حافظ اسلام زین عراقی نے

اماليه من طريق البيهقي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من وسع على عياله

امالی میں بیہقی کے طریق پر نقل کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روز عاشورا اپنی

واهله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته ثم قال عقيبه هذا حديث في

عیال پر فراخی کرے تو اللہ تعالیٰ تمام سال فراخی رکھیگا پھر اسکے بعد کہا ہے کہ اس حدیث کے

اسناده ابن المنكدر عن جابر ... ابن حبان وله طرق اخرى صححها الحافظ ابو الفضل

اسناد میں ... ابن حبان کی ... اور اسکے اور طریق ہیں ... حافظ ابو الفضل

ابن ناصر وفيه زيادة منكرة وقد اخرج ... في حديث التوسعة

ابن ناصر نے صحیح کہا ہے ... اور ... توسعہ کی حدیث

من عدة طرق عن جماعة من الصحابة مرفوعا

... ابن حبان کے ... کیونکہ ... کئی طریق پر ... صحابہ سے مرفوعا روایت کیا ہے

ثم قال وهذه الاسانيد وان كانت ضعيفة لكن اذا ضم بعضها الى بعض

پھر کہا ہے یہ اسناد اگرچہ ضعیف ہیں پر جب ایک کو ایک کے ساتھ ملاوینگے تو

حدثت قوة وانكار ابن تيمية ان التوسعة لم يرو فيها شيء عن النبي صلى الله عليه وسلم وهم

قوت پیدا کریگی اور ابن تیمیہ کا انکار کہ توسعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات مروی نہیں وہم ہے

لما علمت وقول احمد انه لا يصح اي لذاته لا ينفي كونه حسنا لغيره والحسن

... اور احمد کا ... قول ... لذاتہ ... حسن لغیرہ ہونے ... اور حسن

الشرور یوم عاشوراء فقال لم یرو فیه حدیث صحیح عنه صلی الله علیه وسلم

ظاہر کرنے کا سوال ہوا - تو انہوں نے جواب دیا کہ اس باب میں رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح مروی نہیں

ولا عن احد من اصحابه ولا استحبه احد من ائمة المسلمین لا الاربعة ولا

اور نہ آپ کے کسی اصحاب سے اور نہ مسلمانوں کے چاروں اماموں میں سے کسی نے اس کو پسند کیا اور نہ

من غیرهم ولم یرو فی الکتب المعتمدة فی ذلک لا صحیح ولا ضعیف وما قیل ان

کسی اور نے اور نہ معتمد کتابوں میں اس باب کے کوئی روایت صحیح یا ضعیف آئی ہے جو کہتے ہیں کہ

من اکتحل یوم عاشوراء لم یرمد ذلک العام ومن اغتسل لم یمرض کذلک

جس نے عاشوراء کے دن سرمہ لگایا تو اس سال میں آنکھیں نہیں دکھیں گی اور جو کوئی نہایا سال بھر بیمار نہیں ہوگا

ومن وسع علی عیاله فیه وسع الله علیه سائر سنته وامثال ذلک مثل فضل

اور جس نے اپنے عیال پر فراخی کی تو الله تمام سال اس پر فراخی رکھیگا اور ایسی ہی اور روایتیں جیسے اس روز کی

صلاة فیه وانه کان فیه توبة آدم واستواء السفینة علی الجودی وانجاء ابراهیم

نماز کی فضیلت اور یہ کہ آدم کی توبہ قبول ہوئی اور جودی پر کشتی جا ٹھہری اور ابراہیم کو آگ سے

من النار وفداء الذبیح بالکبش ورد یوسف علی یعقوب علیهم السلام فکل

نجات ملی اور مینڈھا ذبیح کا فدیہ ہوا اور یوسف یعقوب علیہما السلام کے پاس پھر آئے یہ

ذلک موضوع الا حدیث التوسعة علی العیال لکن فی سنده من تکلم فیه

سب موضوع ہیں بجز روایت توسعہ علی العیال کے لیکن اس کے سند میں جو ہیں ان کی تحقیق میں کلام ہے

فصار هؤلاء لجهلهم یتخذون یوم عاشوراء موسما واولئک لرفضهم یتخذونه ماتما

سو ان گروہ نے نادانی کے باعث عاشوراء کو موسم عید بنا لیا ہے اور ان رفض کے سبب ماتم کا دن بنایا

وکلاهما مخطئ مخالف للسنة کذا ذکره بعض الحفاظ وقد صرح الحاکم

اور دونوں خطا کار اور سنت کے برخلاف ہیں بعض حفاظ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور حاکم نے صاف کہا ہے

بان الاکتحال یومه بدعة مع روایته خبر ان من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء

کہ اس دن سرمہ لگانا بدعت ہے باوجودیکہ یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس نے روز عاشوراء میں سرمہ اثمد لگایا

لم ترمد عینه ابدا لکنه قال انه منکر وقد اورده ابن الجوزی فی الموضوعات

اسکی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی لیکن کہہ دیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور اسی لئے ابن الجوزی اس حدیث کو

من طریق الحاکم قال بعض الحفاظ ومن غیر ذلک الطریق ونقل المجد اللغوی

حاکم کے طریق سے موضوعات میں لائے ہیں اور بعض حفاظ نے کہا ہے اور طریق سے بھی اور مجد لغوی

جابر على شرط مسلم اخرجها ابن عبد البر في الاستيعاب من رواية ابي الزبير

جابر سے مسلم کی شرط کے موافق مروی ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں ابی الزبیر کی روایت سے

عنه فهو احد طرقه ورواه هو والدارقطني في الافراد بسند فيه عمرو بن

جابر سے جو نقل کیا ہے یہ طریق سب سے صحیح ہے اور اسکو انہوں نے اور دارقطنی نے افراد میں ایسی سند سے کہ اس میں عمرو بن

وليا والبيهقي في الشعب من جهة محمد بن المنتشر قال كان ...

علیا اور بیہقی نے شعب میں محمد بن المنتشر کی جہت سے روایت کیا ہے

كثير المذاكرة وتعقب اعتقاد ابن الجوزي في الموضوعات قول العقيلي فيه

بہت مذاکرہ کیا ہے جسنے اسکو ذکر نہیں کیا اور اعتقاد ابن جوزی نے موضوعات میں عقیلی کا قول

ابن شداخ راوي حديث ابن مسعود انه مجهول بقوله بل ذكره ابن حبان في

ابن شداخ ابن مسعود کی حدیث کے راوی کے حق میں کہ وہ مجہول ہے ... بلکہ ابن حبان نے

الثقات والضعفاء انتهى وفي تنزيه الشريعة في الاحاديث الموضوعة للشيخ

ثقات اور ضعفاء میں ذکر کیا ہے انتہی اور شیخ امام حافظ علامہ مدینہ نبوی کے عالم اپنے زمانہ کے شیخ علی بن

الامام الحافظ العلامة عالم المدينة النبوية في زمانه الشيخ علي بن

محمد بن العراق کے تنزیہ الشریعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں ہے

ابن العراق حديث من صام تسعة ايام من اول المحرم بنى الله له قبة في الهواء

حدیث جسنے اول محرم میں نو دن ... روزے رکھے تو اللہ اسکے واسطے ہوا میں ایک قبہ

ميلا في ميل لها اربعة ابواب واه ابو نعيم عن انس فيه محمد بن ...

میل بھر ... بنا دیگا اسکے چار دروازے ہونگے اسکو ابو نعیم نے انس سے روایت کیا ہے

آفة وحديث من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة بصيامها

آفت ہے اور یہ حدیث جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اللہ اسکے واسطے ساٹھ برس کی عبادت

وقيامها ومن صام يوم عاشوراء اعطي ثواب عشرة آلاف ملك ومن صام يوم

اور قیام ... اور جسنے یوم عاشوراء کو روزہ رکھا تو اسکو دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیگا اور جسنے یوم عاشوراء کو

عاشوراء اعطي ثواب الف حاج ومعتمر ومن صام يوم عاشوراء اعطي ثواب عشرة

روزہ رکھا تو اسکو ہزار حاجیوں کا اور عمرہ والوں کا ثواب دیگا اور جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اسکو دس

آلاف شهيد ومن صام يوم عاشوراء كتب الله له اجر سبع سموات ومن فيهن

ہزار شہیدوں کا ثواب ملیگا اور جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اسکے واسطے ساتوں آسمان کا ثواب لکھا جائیگا

لغيره بتحديه كما بين في علم الحديث انتهى وفي المقاصد الحسنة للشيخ محمد
مغیرہ سے ثبوت کیا گیا ہے جیسا کہ علم حدیث میں اسکا بیان ہے انتہی اور شیخ محمد سخاوی کے

السخاوي حديث من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء لم ترمد عينه ابدا رواه
مقاصد میں یہ حدیث ہے جسنے بروز عاشورا اثمد سرمہ ڈالا تو اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی اسکو

الحاكم والبيهقي في الثالث والعشرين في الشعب والديلمي من حديث جبير عن الضحاك
حاکم اور بیہقی نے شعب کے تیئیسویں باب میں روایت کیا ہے اور دیلمی نے جبیر کی حدیث سے ضحاک سے

عن ابن عباس مرفوعا وقال الحاكم انه منكر بل موضوع واورده ابن الجوزي
اور وہ ابن عباس سے مرفوعا روایت کرتے ہیں اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے ابن جوزی

في الموضوعات من هذا الوجه ومن حديث ابي هريرة بسند فيه احمد
اسکو اسی وجہ سے موضوعات میں لایا ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث کو سند ضعیف کے ساتھ جس میں احمد

ابن منصور الشونيزي فكانه ادخل عليه انتهى وحديث من وسع على عياله
ابن منصور شونیزی ہے سو گویا کہ اسکو داخل کر لیا ہے انتہی اور یہ حدیث جسنے اپنے عیال پر

في يوم عاشوراء وسع الله عليه السنة كلها رواه الطبراني والبيهقي في
عاشورا کے دن فراخی کی اللہ اسپر تمام سال فراخی رکھیگا اسکو طبرانی نے اور بیہقی نے

شعب الايمان وفضائل الاوقات وابو الشيخ عن ابن مسعود والاولان فقط
شعب الایمان اور فضائل اوقات میں روایت کیا ہے اور ابو الشیخ نے ابن مسعود سے اور صرف دونوں پہلوں

عن ابي سعيد والثاني فقط في الشعب عن جابر وابي هريرة وقال ان اسانيده
ابو سعید سے اور صرف دوسرے نے شعب میں جابر اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور کہا ان سب کی

كلها ضعيفة ولكن اذا ضم بعضها الى بعض افاد قوة بل قال العراقي في اماليه
سندیں ضعیف ہیں پر جب سب کو آپس میں ملا دیں قوت پیدا ہو جاویگی بلکہ عراقی نے اپنی امالی میں کہا ہے کہ

لحديث ابي هريرة طرق صحح بعضها ابن ناصر الحافظ واورده ابن الجوزي في الموضوعات
ابو ہریرہ کی حدیث کے طریقوں میں سے بعضوں کو حافظ ابن ناصر نے صحیح کہا ہے اور اسکو ابن الجوزی

من طريق سليمان بن ابي عبد الله عنه وقال سليمان مجهول وسليمان
سلیمان بن ابی عبد اللہ کے طریق سے جو ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے موضوعات میں لایا ہے اور یہ کہا ہے کہ سلیمان مجہول ہے اور سلیمان

ذكره ابن حبان في الثقات فالحديث حسن على رأيه وقال وله طريق اخر عن
کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ حدیث اسکی رائے پر حسن ہے کہتا ہے کہ اسکا اور بھی طریق ہے کہ

فیہ ادریس مکاناً علیاً وهو الیوم الذی نجی اللہ فیہ ابراهیم من النار وهو
اس روز ادریس کو بلند مرتبہ دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ جس روز اللہ نے ابراہیم کو آگ سے بچا لیا اور وہ

الیوم الذی اخرج فیہ نوحاً من السفینۃ وهو الیوم الذی انزل اللہ فیہ التوریۃ
ایسا دن ہے کہ جس روز نوح کو کشتی سے اتارا اور وہ ایسا دن ہے کہ جس روز اللہ نے موسیٰ پر

علی موسیٰ وفیہ فدی اللہ اسمٰعیل من الذبح وهو الیوم الذی اخرج اللہ یوسف
توریت نازل کی اور اسی روز اللہ نے اسمٰعیل کے ذبح کا فدیہ کیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے یوسف کو

من السجن وهو الیوم الذی ردّ اللہ علی یعقوب بصرہ وهو الیوم الذی کشف
قید خانہ سے نکالا اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے یعقوب کی بینائی کو درست کر دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز

اللہ فیہ عن ایوب البلاء وهو الیوم الذی اخرج اللہ فیہ یونس من بطن الحوت
اللہ نے ایوب سے بلا دفع کر دی اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز اللہ نے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا

وهو الیوم الذی فلق اللہ فیہ البحر لبنی اسرائیل وهو الیوم الذی غفر اللہ فیہ
اور وہ ایسا دن ہے کہ جس روز بنی اسرائیل کے واسطے دریا پھاڑ دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ محمد کو اللہ نے بخشے

لمحمد ذنبہ ما تقدم وما تأخر وفی هذا الیوم عبر موسیٰ البحر وفی هذا الیوم انزل اللہ
محمد صلعم کے اگلے پچھلے گناہ بخشے ہیں اور اسی روز موسیٰ دریا سے اتر گئے اور اسی روز اللہ نے

التوبۃ علی قوم یونس فمن صام هذا الیوم کانت لہ کفارۃ اربعین سنۃ واول یوم
یونس کی قوم پر توبہ اتاری سو جس نے اس دن روزہ رکھا تو چالیس برس کا کفارہ ہو گیا اور پہلا دن

خلق اللہ من الدنیا یوم عاشوراء واول مطر نزل من السماء یوم عاشوراء
جو اللہ نے دنیا میں پیدا کیا روز عاشورا ہے اور پہلا مینہ کہ آسمان سے برسا روز عاشورا کو

فمن صام یوم عاشوراء فکانما صام الدهر کلہ وهو صوم الانبیاء ومن
سو جس نے عاشورا کے دن روزہ رکھا تو گویا تمام زمانہ کا روزہ رکھا اور یہ پیغمبروں کا روزہ ہے اور جو

احیی لیلۃ عاشوراء فکانما عبد اللہ مثل عبادۃ اهل السموات السبع ومن
شب عاشورا کو جاگتا رہا گویا مشغول رہا ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کی سی عبادت کی اور جو

صلی اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ الحمد للہ مرۃ وخمسین مرۃ قل هو اللہ احد
پڑھی چار رکعات ادا کیں کہ ہر ایک میں سورہ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھے تو

غفر اللہ لہ ذنوب خمسین عاماً ماضیۃ وخمسین عاماً مستقبلۃ وبنی اللہ لہ فی
اللہ اسکے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ بخش دیگا اور بنائیگا

جائعا فی یوم عاشوراء فکانما اطعم جمیع فقراء امة محمد واشبع بطونهم

عاشوراء کے دن یتیموں کا پیٹ بھر دیا تو گویا اسنے اُمتِ محمدی کے تمام فقیروں کو کھانا کھلایا اور سب سیر کر دیا

ومن مسح علی راس یتیم رفعت له بکل شعرة علی راسه درجة فی

اور جسنے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اُسکو ہر ہر بال کے بدلے جو اُسکے سر پر ہیں جنت میں بلند

الجنة خلق الله السموات یوم عاشوراء والارض کمثله وخلق القلم یوم

درجہ ملیگا اللہ نے عاشوراء کے دن آسمان پیدا کئے اور ویسے ہی زمین اور عاشوراء کے دن قلم پیدا کیا

عاشوراء واللوح کمثله وخلق جبرئیل یوم عاشوراء والملائکة یوم عاشوراء

اور ایسے ہی لوح کو اور عاشوراء کے دن جبرئیل کو پیدا کیا اور عاشوراء ہی کے دن فرشتوں کو اور آدم کو

وخلق آدم یوم عاشوراء وولد ابرهیم یوم عاشوراء ونجاه الله من النار

عاشوراء کے دن پیدا کیا اور ابراہیم عاشوراء کے دن پیدا ہوئے اور اللہ نے عاشوراء کے دن آگ سے بچایا

یوم عاشوراء وفدی اسمعیل یوم عاشوراء وغرق فرعون یوم عاشوراء

اور عاشوراء کے دن اسمٰعیل کا فدیہ آیا اور عاشوراء کے دن فرعون کو ڈبویا اور عاشوراء کے دن

ورفع ادریس یوم عاشوراء وتاب الله علی آدم یوم عاشوراء وغفر ذنب داود

ادریس کو اٹھایا اور عاشوراء کے دن آدم کی توبہ قبول ہوئی اور عاشوراء کے دن داؤد کے گناہ معاف ہوئے

یوم عاشوراء واستوی الرب علی العرش یوم عاشوراء وتقوم القیامة یوم

اور عاشوراء کے دن رب عرش پر مستوی ہوا اور عاشوراء ہی کے دن قیامت قائم ہوگی

عاشوراء موضوع ذکره ابن الجوزی عن ابن عباس رضی فیه حبیب بن ابی حبیب

یہ سب موضوع ہیں اسکو ابن جوزی نے بروایت ابن عباس ذکر کیا ہے اور اس میں حبیب بن ابی حبیب آفت ہے

وهو آفته حدیث ان الله فرض علی بنی اسرائیل صوم یوم فی السنة وهو

اور یہی آفت کا پرکالہ ہے یہ حدیث کہ اللہ نے بنی اسرائیل پر تمام سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا اور وہ

یوم عاشوراء وهو الیوم العاشر من المحرم فصوموا ووسعوا علی اهلیکم

عاشوراء کا دن ہے اور وہ دن محرم کی دسویں تاریخ ہے سو تم اس روز روزہ رکھا کرو اور اپنے اہل پر فراخی کرو

فیه فان من وسع علی اهله من ماله یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته

کیونکہ جسنے عاشوراء کے دن اپنے اہل پر اپنے مال میں سے فراخی کی تو اللہ اسپر تمام سال فراخی کریگا

فصوموا فانه الیوم الذی تاب الله فیه علی آدم وهو الیوم الذی رفع الله

سو تم اس روز روزہ رکھا کرو کیونکہ وہ ایسا دن ہے کہ جسمیں اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے

رواه ابن سعد والطبراني في الكبير وعن ام الفضل بنت الحارث قالت قال
اسکو ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين واتاني
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قریب ہے کہ میری امت میرے اس فرزند یعنی حسین کو مار ڈالیگی اور مجھکو

بتربة من تربة حمراء رواه ابو داؤد والحاكم في المستدرك وعن ام سلمة
ایک مٹی سرخ مٹی میں سے لادی ہے اسکو ابو داؤد اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور ام سلمہ سے روایت ہے

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرني جبرئيل ان ابني يقتل بارض
کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میرا فرزند فرات کی سرزمین میں

الفرات فقلت لجبرئيل ارني تربة الارض التي يقتل فيها فجاء بها فهذه تربتها
مارا جائیگا میں نے جبرئیل سے کہا مجھکو اس زمین کی مٹی دکھا جسمیں مارا جاویگا سو وہ لایا سو یہ ہے وہ مٹی

رواه ابن سعد ان ابني هذا يعني الحسين يقتل بارض من ارض العراق يقال
اسکو ابن سعد نے روایت کیا ان ابنی ہذا سے مراد یہ ہے کہ حسین ایک جگہ عراق کی سرزمین میں سے جسکو کربلا کہتے ہیں

لها كربلا فمن شهد ذلك منكم فلينصره رواه البغوي وابن السكن والباوردي
مارا جاویگا سو تم میں سے جو کوئی اسوقت موجود ہو تو اسکی مدد کرے اسکو بغوی اور ابن السکن اور باوردی

وابن منده وابن عساكر عن انس بن الحارث بن نبيه قال البغوي لا اعلم روى
اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے انس بن حارث بن نبیہ سے روایت کیا ہے بغوی کہتا ہے کہ مجھکو معلوم نہیں کہ کسی اور نے

غيره وقال ابن السكن ليس يروى الا من هذا الوجه ولا يعرف لانس غيره
روایت کیا ہو اور ابن السکن کہتا ہے اسکی کوئی اور وجہ نہیں ہے اور انس کی کوئی اور روایت معلوم نہیں ہوتی

ان جبرئيل اخبرني ان ابني الحسين يقتل وهذه تربة تلك الارض رواه
کہ جبرئیل نے مجھکو خبر دی کہ میرا فرزند حسین مارا جاویگا اور یہ اس زمین کی مٹی ہے اسکو

الخليلي في الارشاد عن عائشة وام سلمة ان جبرئيل كان معنا في
خلیلی نے ارشاد میں روایت کیا ہے اور عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ جبرئیل گھر میں ہمارے ساتھ تھا

البيت فقال اتحبه فقلت وما في الدنيا فنعم فقال ان امتك ستقتله
کہا کیا تم اسکو دوست رکھتے ہو میں نے کہا دنیا میں تو البتہ پھر کہا بیشک تیری امت عنقریب اسکو اس

بارض يقال لها كربلا فتناول جبرئيل من تربته فاراه رواه الطبراني في الكبير
[illegible]

الملأ الاعلى الف منبر من نور ومن سقى شربة ماء فكانما لم يعص الله طرفة
ملاء اعلیٰ میں نور کا منبر بنا دیگا اور جیسے ایک گھونٹ پانی پلاوے پاؤ گویا کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی

عين ومن اشبع اهل بيت مساكين يوم عاشوراء مر على الصراط كالبرق
اور جیسے عاشوراء کے روز اہل بیت مساکین کا پیٹ بھر دیا تو صراط پر سے مثل چمکتی بجلی کے

الخاطف ومن تصدق بصدقة فكانما لم يرد سائلا قط ومن اغتسل يوم
گذر جائیگا اور جیسے کچھ خیرات کیا تو گویا اُس نے کسی سائل کو کبھی محروم نہیں کیا اور جیسے روز عاشوراء میں

عاشوراء لم يمرض الا مرض الموت ومن اكتحل يوم عاشوراء لم ترمد عيناه
غسل کیا سوا مرض الموت کے بیمار نہیں ہوگا اور جیسے عاشوراء کے دن سرمہ ڈالا تو تمام سال اُسکی

السنة كلها ومن امر يده على راس يتيم فكانما بر بناى ولد ادم كلهم ومن عاد
آنکھیں نہیں دکھینگی اور جیسے یتیم کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا تو گویا بنی آدم میں سے تمام یتیموں کے ساتھ بھلائی کی اور جیسے

مريضا يوم عاشوراء فكانما عاد مرضى ولد ادم كلهم ذكره ابن الجوزي في
عاشوراء کے دن بیمار پرسی کی تو گویا بنی آدم کے تمام بیماروں کی عیادت کی اسکو ابن الجوزی نے

الموضوعات وقال رجاله ثقات فالظاهر ان بعض المتاخرين وضعه وركبه على هذا
موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے راوی ثقہ ہیں سو ظاہر یہ ہے کہ بعض متاخرین نے وضع کر کے ان

الاسناد انتهى ذكر مقتل سيدنا الامام الشهيد السعيد
اسانید سے ترکیب دیا ہے انتہی ذکر ہمارے سید امام شہید باسعادت

سبط رسول الله صلعم الامام ابي عبد الله الحسين سلام
رسول اللہ صلعم کے فرزند امام ابو عبد اللہ الحسین کے مقتل کا ذکر

الله عليه وعلى ابائه الكرام عن على رض قال قال رسول الله صلى
اور انکے آباء کرام پر اللہ کا سلام علی رض سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ

الله عليه وسلم اخبرني جبرئيل ان حسينا يقتل بشاطى الفرات رواه ابن سعد
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ حسین فرات کے کنارہ پر مارا جاویگا اسکو ابن سعد نے روایت کی ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابني
اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک

الحسين يقتل بعدي بارض الطف وجاءني بهذه التربة واخبرني ان فيها مضجعه
حسین تو میرا فرزند ہے میرے بعد طف کے [illegible]

كاني انظر الى كلب ابقع يلغ فى دماء اهل بيتى رواه ابن عساكر عن السيد الحسين

گویا میں چتکبرے کتے کو دیکھتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈالتا ہے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے سید حسین بن

ابن علي يا عائشة الا اعجبك لقد دخل علي ملك آنفا ما دخل علي قط فقال

علی سے روایت کیا ہے اے عائشہ تعجب کی بات ہے ابھی میرے پاس ایک فرشتہ آیا جو میرے پاس کبھی نہ آیا تھا کہا کہ

ان ابني هذا مقتول وقال ان شئت اريتك تربة يقتل فيها فتناول الملك

میرا یہ فرزند مقتول ہوگا اور کہا اگر تم چاہو تو وہ مٹی تمکو دکھاؤں جہاں وہ مارا جاویگا پھر فرشتہ نے

بيده فاراني تربة حمراء رواه الطبراني في الكبير عن عائشة يزيد لا بارك الله

ہاتھ سے اٹھائی اور مجھکو مٹی سرخ دکھائی اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے عائشہ سے یزید اللہ اس میں

في يزيد الطعان اللعان اما انه نعي الي حبيبي حسين اتيت بتربته

یزید قاتل اور ملعون میں برکت نہ کرے سنو خبر دی مجھے میرے حبیب حسین کی خبر مرگ کی اور مجھکو انکی مٹی آئی

ورايت قاتله اما انه لا يقتل بين ظهراني قوم فلا ينصرونه الا عمهم الله بعقاب

اور میں نے اسکے قاتل کو دیکھ لیا سنو وہ جس قوم کے سامنے مارا جاویگا اور وہ اسکی امداد نہ کرینگے تو اللہ انپر عام عذاب بھیجیگا

رواه ابن عساكر عن ابن عمر يقتل الحسين على راس ستين سنة من مهاجري

اسکو ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا اور حسین میری ہجرت سے ساٹھویں برس کے شروع پر مارا جاویگا

رواه الطبراني في الكبير والخطيب وابن عساكر عن ام سلمة وفيه سعد

اسکو طبرانی نے کبیر میں اور خطیب اور ابن عساکر نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے اور اسمیں سعد

ابن طريف متروك وقال ابن حبان يضع الحديث واورده ابن الجوزي في

ابن طریف متروک ہے اور ابن حبان کہتا ہے کہ یہ شخص حدیث گھڑا کرتا تھا اور ابن جوزی نے اسکو

الموضوعات يقتل حسين بن علي على راس الستين رواه الطبراني في الكبير وفيه

موضوعات میں لایا ہے حسین قتل ہوگا ساٹھ برس کے شروع میں اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اسمیں

سعد بن طريف نعي الي الحسين واتيت بتربته واخبرت بقاتله رواه

سعد بن طریف داخل ہے مجھکو حسین کی خبر مرگ آئی اور انکی مٹی مجھکو ملی اور انکے قاتل کی خبر آگئی اسکو دیلمی نے

الديلمي عن معاذ وفي جامع الاصول من حديث الترمذي عن سلمى امراة

معاذ سے روایت کیا اور جامع الاصول میں ترمذی کی حدیث سلمی کی روایت سے ہے وہ سلمی ہے

من الانصار قالت دخلت على ام سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت

جو انصار میں سے ایک عورت ہے وہ کہتی ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس گئی وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیوں روتی ہو کہا میں نے دیکھا

عن ام سلمة رضی ان جبرئیل اخبرنی ان ابنی هذا یقتل وانه اشتد غضب الله علی
ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ جبرئیل نے مجھکو خبر دی کہ میرا یہ فرزند مارا جاویگا اور حال یہ ہے کہ اللہ کا غضب سخت ہوگا اُس پر

من یقتله رواه ابن عساکر عن ام سلمة ان جبرئیل اراه التربة التی یقتل علیها
جو اسکو قتل کریگا اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ہے ام سلمہ سے روایت ہے کہ جبرئیل نے انکو وہ مٹی دکھا دی جس پر

الحسین فاشتد غضب الله علی من یسفک دمه فیا عائشة والذی نفسی بیده
حسین مارا جاویگا سو غضب الٰہی بہت سخت ہوا اسپر کہ اسکا خون بہائیگا سو اے عائشہ قسم ہے اسکی جسکے قبضہ میں میری جان ہے

انه لیحزننی فمن هذا من امتی یقتل حسینا بعدی رواه ابن سعد عن عائشة
مجھکو کمال حزن دیتا ہے یہ امر کہ کون ہوگا میری امت میں جو میرے بعد حسین کو مار ڈالیگا اسکو ابن سعد نے روایت کیا ہے عائشہ

رضی الله عنها ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان ابنی یقتله امتی فقلت فارنی
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرئیل میرے پاس آیا مجھکو خبر دی کہ میرے فرزند کو میری امت مار ڈالیگی میں نے کہا مجھکو اسکی مٹی تو

تربته فارانی تربة حمراء رواه الطبرانی فی الکبیر عن زینب بنت جحش وحی الله
دکھا دے سو آپ نے مجھکو سرخ مٹی دکھا دی اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

تعالی الی انی قتلت بیحیی بن زکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا
مجھکو وحی بھیجی ہے کہ میں نے یحییٰ ابن زکریا کے بدلہ ستر ہزار قتل کئے ہیں اور بیشک میں تیرے فرزند کے بدلے ستر ہزار

وسبعین الفا رواه الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس قال عندی جبرئیل آنفا
اور ستر ہزار مارنے والا ہوں اسکو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ابن عباس سے روایت ہے کہ میرے پاس جبرئیل ابھی سے کھڑا تھا

فخبرنی ان الحسین یقتل بشط الفرات وقال هل لک ان اشمک من تربته قلت
سو خبر دی کہ حسین فرات کے کنارہ پر مارا جائیگا اور کہا کہ ہو تو اسکی مٹی تمکو سونگھاؤں میں نے کہا

نعم فمد یده فقبض قبضة من تراب فاعطانیها فلم املک عینی ان فاضتا رواه
ہاں پھر انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور مٹی کی ایک مٹھی بھر لی اور مجھکو دیدی پھر میری آنکھیں قابو میں نہ رہیں رو پڑیں اسکو

احمد وابو یعلی وابن سعد والطبرانی فی الکبیر عن علی رضی الله عنه وعن ابی
احمد اور ابو یعلی اور ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں علی رضی اللہ عنہ سے اور ابو

امامة وعن انس وعن عائشة وروی ابن عساکر عن ام سلمة وعن ام الفضل
امامہ سے اور انس سے اور عائشہ سے روایت کیا اور ابن عساکر نے ام سلمہ سے اور ام الفضل

بنت الحارث زوجة العباس وابن سعد عن عائشة وابو یعلی عن زینب ام المؤمنین

To: www.al-mostafa.com

رسول الله صلى الله عليه وسلم نصف النهار أشعث أغبر وبيده قارورة فيها دم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر کے وقت دیکھا پراگندہ مو غبار آلودہ آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون

فقلت بأبي أنت وأمي يا رسول الله ما هذا قال هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ کیا ہے فرمایا حسین اور ان کے یاروں کا خون ہے آج میں

التقطه منذ اليوم فأحصي ذلك اليوم فوجد قد قتل يومئذ وأخرج أبو نعيم
ہمیشہ اٹھاتا رہا سو جو گنا وہ دن یاد رہا سو امام حسین اس روز مقتول پایا اور ابو نعیم نے

في الدلائل عن أم سلمة قالت سمعت الجن تبكي على الحسين وتنوح وأخرج
دلائل میں ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہتی ہیں میں نے جنوں کو سنا کہ حسین پر روتے اور نوحہ کرتے تھے اور ثعلب نے

ثعلب في أماليه عن أبي جناب الكلبي قال أتيت كربلا فقلت لرجل من أشراف العرب
اپنی امالی میں ابی جناب کلبی سے نقل کیا ہے کہتا ہے میں کربلا میں آیا پس میں نے ایک شخص سے پوچھا جو شریف عرب تھا

بها بلغني أنكم تسمعون نوح الجن فقال ما تلقى أحدا إلا أخبرك أنه سمع ذلك قلت
لوگ کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ تم جنوں سے نوحہ سنا کرتے ہو اس نے کہا تو جس سے ملیگا وہی تجھ کو یہ خبر دیگا کہ میں نے نوحہ سنا ہے میں نے کہا

فأخبرني ما سمعت أنت قال سمعتهم يقولون مسح الرسول جبينه
مجھے تو تو بتا کیا تو نے سنا ہے کہا میں نے جنوں سے یہ سنا ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا

فله بريق في الخدود أبواه من عليا قريش وجده خير الجدود وأخرج
سو اس کے رخساروں میں روشنی ہے اس کے ماں باپ اعلی قریش ہیں اور اس کا نانا سب سے بہتر ہے اور ابو یعلی

أبو يعلى بسند ضعيف عن أبي عبيدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
نے بسند ضعیف ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا يزال أمر أمتي قائما بالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية يقال
میری امت کا معاملہ ہمیشہ عدالت کے ساتھ قائم رہیگا یہاں تک کہ پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کا اس میں رخنہ ڈالے گا

له يزيد وأخرج الروياني في مسنده عن أبي الدرداء سمعت رسول الله صلى
اس کا نام یزید ہوگا اور رویانی نے اپنی مسند میں ابو الدرداء سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم يقول أول من يبدل سنتي رجل من بني أمية يقال له يزيد
سے سنا کہ فرماتے تھے پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کا میری سنت کو بدلیگا اس کا نام یزید ہوگا

وقال نوفل بن أبي الفرات كنت عند عمر بن عبد العزيز فذكر رجل
اور نوفل بن ابو الفرات کہتا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا تھا پس ایک شخص نے یزید کا ذکر کیا کہ کہا

الا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام وعلی رأسه ولحیته التراب وهو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور سر اور داڑھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور

یبکی فقلت مالک یا رسول الله قال شهدت قتل الحسین آنفا وفیه من حدیث
روتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکا کیا حال ہے فرمایا ابھی حسینؓ کی قتل میں گیا تھا اور اسی میں

البخاری والترمذی عن انس رض قال اتی عبید الله بن زیاد برأس الحسین فجعل فی
بخاری اور ترمذی کی حدیث انس کی روایت سے ہے کہتا ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسینؓ کا سر لیگئے پھر

طست فجعل ینکت[1] وقال فی حسنه شیئا قال انس رض فقلت والله انه کان
لگن میں رکھا اس لعین نے لکڑی سے چھیڑنا شروع کیا اور کچھ انکے حسن کی بات کی انس رض کہتا ہے میں نے کہا واللہ یہ

اشبههم برسول الله صلی الله علیه وسلم وکان مخضوبا بالوسمة[2] وفی روایة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ صورت شکل میں ملتا تھا اور وسمہ کا خضاب کیے ہوئے تھے اور ایک روایت میں

قال کنت عند ابن زیاد فجیء برأس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفه ویقول
کہتا ہے میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسینؓ کا سر لائے سو اسکی ناک میں چھڑی مارنے لگا اور کہنے لگا

ما رأیت مثل هذا حسنا فقلت اما انه کان اشبههم برسول الله صلی الله علیه
جیسے ایسا صاحب حسن کوئی شخص میں نے نہیں دیکھا تب میں نے کہا سنو یہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ سب سے زیادہ

وسلم اخرج الروایة الاولی البخاری والثانیة الترمذی وفیه عن عمارة بن عمیر قال
ملتا تھا روایت اول کو بخاری نے اور دوسری کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور اسی میں عمارہ بن عمیر سے روایت ہے کہتا ہے

لما جیء برأس عبید الله بن زیاد واصحابه فصدت فی المسجد فی الرحبة فانتهیت
جب عبید اللہ بن زیاد اور اسکے ہمراہیوں کا سر کاٹ کر لائے تو میں مسجد میں گیا ان کا قصد کیا آخر ان تک

الیهم وهم یقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حیة قد جاءت تخلل الرؤس حتی دخلت فی
چلا گیا اور وہ یہ کہہ رہے تھے وہ آیا وہ آیا ناگاہ ایک سانپ بیچ میں گھوسے ہوئے آگیا یہاں تک کہ

منخری عبید الله بن زیاد فمکثت هنیة ثم خرجت فذهبت حتی تغیبت ثم
عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا پھر کچھ دیر کے بعد نکل کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر وہ

قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلک مرتین او ثلثا اخرجه الترمذی وفی
کہنے لگے وہ آیا وہ آیا پھر اس سانپ نے دو بار یا تین بار ایسا ہی کیا یہ ترمذی نے نقل کیا ہے اور

تاریخ الخلفاء للسیوطی واخرج البیهقی فی الدلائل عن ابن عباس رض قال رأیت
سیوطی کی تاریخ الخلفاء میں ہے اور بیہقی نے دلائل میں نقل کیا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہتا ہے میں نے

[1] نکت بالفتح چوب بر زمین زدن کاویدن ۱۲ منتخب

[2] وسمہ بکسر سین ... آن موسے را رنگ کنند ۱۲ ... صراح ... ۱۲

وعمر رضی الله عنهما فقام عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق فقال بل
اور عمر رضی اللہ عنہما کے خلیفہ کرنے کے تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کھڑے ہوئے اور کہا بلکہ
سنة کسری وقیصر ان ابا بکر وعمر لم یجعلاها فی اولادهما ولا فی احد
بطور کسری اور قیصر کے بیشک ابو بکر اور عمر نے خلافت کو اپنی اولاد میں نہ کیا تھا اور نہ
من اهل بیتهما ثم حج معاویة سنة احدی وخمسین واراد البیعة لابنه فبعث
اپنی اہل بیت میں سے کسی کے لیے پھر معاویہ نے سن اکیاون میں حج کیا اور اپنے بیٹے کے واسطے بیعت طلب کی
الی ابن عمر فتشهد وقال اما بعد یا ابن عمر انک کنت تحدثنی انک لا تحب ان تبیت
سو ابن عمر کو بلوایا وہ آئے اور معاویہ نے کہا پھر حمد کے بعد اے ابن عمر تو جیسے کہتا تھا کہ مجھکو یہ بات پسند نہیں کہ کسی
لیلة سوداء ولیس علیک فیها امیر وانی احذرک ان تشق عصا المسلمین
شب تاریک میں رہے اس حال میں کہ تیرے اوپر کوئی امیر نہ ہو اور میں تجھکو ڈراتا ہوں کہ مسلمانوں کی لاٹھی کو دو ٹکڑے کرو
او تسعی فی فساد ذات بینهم فحمد ابن عمر الله واثنی علیه ثم قال اما بعد
یا انکے بیچ فساد ڈالو پھر ابن عمر نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا اسکے بعد
فانه قد کانت قبلک خلفاء لهم ابناء لیس ابنک بخیر من ابنائهم فلم
بیشک تو جانتا ہے کہ تجھ سے پہلے خلفا گزرے ہیں انکے بھی بیٹے تھے اور تیرا بیٹا کچھ انکے بیٹوں سے بہتر نہیں پس نہیں
یروا فی ابنائهم ما رایت فی ابنک ولکنهم اختاروا للمسلمین حیث علموا
تجویز کیا انہوں نے اپنے بیٹوں کے واسطے ایسا جیسے تو نے تجویز کیا ہے اپنے بیٹے کے واسطے لیکن انہوں نے مسلمانوں کے واسطے
الخیار وانک تحذرنی ان اشق عصا المسلمین ولم اکن لافعل انما انا رجل
اختیار کیا اور تو مجھکو ڈراتا ہے کہ مسلمانوں کی لاٹھی دو ٹکڑے کروں اور میں ایسا کرنے والا نہیں میں تو ایک
من المسلمین فاذا اجتمعوا علی امر فانما انا رجل منهم فقال یرحمک الله
مسلمانوں میں سے ہوں اور جب وہ کسی بات پر اتفاق کرینگے تو میں بھی انہیں میں کا ایک شخص ہوں کہا خدا تجھ پر رحم کرے
فخرج ابن عمر ثم ارسل الی ابن ابی بکر فتشهد ثم اخذ فی الکلام فقطع علیه
پھر ابن عمر چلے گئے پھر انہوں نے ابن ابی بکر کو بلوایا پھر انہوں نے کلام شروع کیا اور ابن ابی بکر نے انکا کلام
کلامه وقال انک والله لوددت انا وکلناک فی امر ابنک الی الله وانا والله لا نفعل
قطع کیا اور کہا بیشک تو اللہ کی قسم چاہتا ہے کہ ہم تجھکو اللہ کے سپرد کر دیں تیرے بیٹے کے باب میں اللہ کی قسم ہم ایسا نہیں کرینگے
والله لتردن هذا الامر شوری بین المسلمین او لنعیدنها علیک جذعة ثم
اللہ کی قسم ہم اس کام کو مسلمانوں کے مشورت میں صاف کرینگے اور ہم اسکو تیرے اوپر ...

يزيد فقال امير المؤمنين يزيد بن معاوية فقال يقول امير المؤمنين وامر به

امیر المومنین یزید بن معاویہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا تو اسکو امیر المومنین کہتا ہے اور حکم دیا کہ

فضربه عشرين سوطا انتهى استطرادا بذكر مصالحة

اسکے تعزیرا بیس درے ماریں انتہی ذکر میں ذکر ہمارے سید امام

سيدنا الامام حسن بن علي رض معاوية بن ابي سفيان

حسن رض بن علی رض کی مصالحت کا معاویہ بن ابی سفیان سے

اعلموا في سنة احدى واربعين خرج معاوية على الامام السيد الحسن بن

یاد رکھو کہ سن اکتالیس میں معاویہ نے امام سید حسن بن

علي رضي الله عنهما فنزل له الحسن رض عن الخلافة فسمي هذا العام عام الجماعة

علی رضی اللہ عنہما پر خروج کیا سو آپکے لیے حسن رض خلافت سے آپ اتر گئے تب اس سال کا نام عام الجماعہ ہوگیا

لاجتماع الامة فيه على خليفة واحدة وفيه ولى معاوية مروان بن الحكم

کیونکہ اس سال میں امت نے ایک خلیفہ پر اجماع کیا اور اسی سال میں معاویہ نے مروان بن الحکم کو

المدينة وفي سنة ثلاث واربعين فتح الرخج وغيرها من بلاد سجستان

مدینہ پر والی کر دیا اور سن تینتالیس میں رخج وغیرہ سجستان کے بلاد

وكورا من بلاد السودان وفيها استلحق معاوية زياد بن ابيه وهي اول

اور کئی شہر حبشیوں کے شہر فتح کئے اور اسی سال میں معاویہ نے زیاد کو اپنے باپ کا بیٹا کہہ کر ملا لیا اور یہ پہلا

قضية غير فيها حكم النبي صلى الله عليه وسلم في الاسلام ذكره الثعلبي وغيره

قضیہ ہے جس میں اسلام کے اندر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بدل ڈالا اسکو ثعلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے

وفي سنة خمسين دعا معاوية اهل الشام الى البيعة بولاية العهد من

اور سن پچاس میں معاویہ نے شام کے لوگوں کو اپنے بیٹے یزید کے ولیعہدی کی بیعت پر اپنے بعد میں طلب کیا

بعده لابنه يزيد فبايعوه وهو اول من عهد بالخلافة لابنه واول من عهد بها

سو انہوں نے بیعت کر لی اور یہ معاویہ اول ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے کو ولیعہد کیا اور اول ہیں جنہوں نے اپنی صحت کی حالت

في صحته ثم انه كتب الى مروان بالمدينة ان يأخذ البيعة له فخطب مروان

ولیعہد کیا پھر معاویہ نے مروان کو مدینہ میں لکھ بھیجا کہ اسکے لیے بیعت لیوے سو مروان نے یہ خطبہ پڑھا

فقال ان امير المؤمنين راى ان يستخلف عليكم ولده يزيد على سنة ابي بكر رض

فلحق بالشام قال الحسن البصري أفسد امر الناس اثنان عمرو بن العاص
شام کو روانہ ہوا حسن بصری رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا معاملہ دو نے خراب کیا ایک عمرو بن العاص نے
يوم اشار على معاوية برفع المصاحف فحملت وقال ابن القراء فحكم الخوارج
جس روز معاویہ سے مصاحف اونچے کرنے کے واسطے صلاح دی سو وہ اٹھائے گئے اور ابن القراء کہتا ہے پھر خارجیوں کو حکم کر دیا
ولا يزال هذا التحكيم الى يوم القيامة والمغيرة بن شعبة فانه كان عامل
اور یہ حکومت قیامت تک باقی رہیگی دوسرے مغیرہ بن شعبہ نے کیونکہ یہ معاویہ کی طرف سے
معاوية على الكوفة فكتب اليه معاوية اذا قرأت كتابي فاقبل معزولا
کوفہ پر عامل تھا پس معاویہ نے اسکو لکھا اس خط کو پڑھتے ہی معزول ہو کر چلا آ
فابطأ عنه فلما ورد عليه قال ما ابطأ بك قال امر كنت اوطئه واهيئه قال
سو مغیرہ نے دیر لگائی جب معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے پوچھا تجھ کو کیوں دیر لگی کہا ایک بات کی تیاری اور تدبیر کرتا تھا پوچھا
وما هو قال البيعة ليزيد من بعدك قال اوفعلت قال نعم قال ارجع الى
وہ کیا بات ہے کہا تیرے بعد یزید کی بیعت کہا کیا تو نے کر لی کہا ہاں کہا تو پھر جا اپنی
عملك فلما خرج قال له اصحابه ما وراءك قال وضعت رجل معاوية في
نوکری پر چلا جا جب وہ نکلا تو اس سے اسکے یاروں نے کہا کیا پیش آیا کہا میں نے معاویہ کا پاؤں گمراہی کی
غرز غي لا يزال فيه الى يوم القيامة وقال ابن سيرين وفد عمرو بن حزم على
رکاب میں رکھ دیا ہے قیامت تک اسی میں رہیگا اور ابن سیرین کہتا ہے کہ عمرو بن حزم رسالت میں
معاوية فقال له اذكرك الله في امة محمد بمن تستخلف عليها فقال نصحت وقلت
معاویہ کے پاس آیا کہا امت محمدی کے حق میں تجھ کو خدا یاد دلاتا ہوں کسکو خلیفہ بنانا چاہتا ہے جواب دیا تو نے نصیحت کی پس میری
برأيك وانه لم يبق الا ابني وابناؤهم وابني احق وقال عطية بن قيس خطب
رائے یہ ہے اور حال یہ ہے کہ میرے بیٹے اور انکے بیٹوں کے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور میرا بیٹا زیادہ حقدار ہے عطیہ بن قیس کہتا ہے معاویہ نے
معاوية فقال اللهم ان كنت انما عهدت ليزيد لما رأيت من فضله فبلغه
خطبہ پڑھا کہا یا الٰہی اگر میں نے یزید کو اسکی فضیلت دیکھکر ولیعہد کیا ہے تو اسکو تو اسکی امید تک پہنچا
ما املت واعنه وان كنت انما حملني حب الوالد لولده وانه ليس لما
جو میں چاہتا ہوں اور اسکی اعانت کر اور اگر مجھکو محبت پدری نے جو اولاد کے ساتھ ہوتی ہے آمادہ کیا ہے اور وہ
صنعت به اهلا فاقبضه قبل ان يبلغ ذلك وولد يزيد لشقه سنة
اسکام کا اہل نہیں ہے تو اسکو قبل اسکے کہ وہ اس درجہ کو پہنچے ...

وثب ومضى فقال معاوية اللهم اكفنيه بما شئت ثم قال على رسلك ايها الرجل

یہ بھڑک کر چلے گئے معاویہ نے کہا الٰہی مجھکو اسکے شر سے جسطرح تو چاہے بچا پھر کہا اے شخص

لا تشرفن على اهل الشام فاني اخاف ان يسبقوني بنفسك حتى اخبر العشية

اہل شام کے پاس ابھی نہ جا کہ مجھکو یہ خوف ہے کہ وہ میری طرف سے تیری جان پر سبقت کریں یہانتک کہ شام کو ... ٹھہر جا

انك قد بايعت ثم اركب بعد ذلك على ما بدا لك من امرك ثم ارسل الى ابن الزبير

... کہ تو نے بیعت کرلی ہو پھر تو اسکے بعد جو تیرے دل میں آئے سو کرنا پھر ابن زبیرؓ کو بلوایا

فقال يا ابن الزبير انما انت ثعلب رواغ كلما خرج من جحر دخل جحرا آخر وانك عمدت

اور کہا اے ابن زبیر تو تو صرف مکار لومڑی ہے جب ایک بل میں سے نکلتی ہے دوسرے بل میں گھستی ہے

الى هذين الرجلين فنفخت في مناخرهما وحملتهما على غير رأيهما فقال ابن الزبير

اور بیشک تو ان دونوں شخصوں سے ملا پھر تو نے انکو شیخی پر چڑھا دیا اور انکو انکی رائے کے خلاف کر دیا ابن زبیرؓ نے کہا

ان كنت قد مللت الامارة فاعتزلها وهلم ابنك فلنبايعه أرأيت اذا بايعنا

اگر تو امارت سے تنگ ہے تو اس سے معزول ہو کر الگ ہو جا اور اپنے بیٹے کو حاضر کر ہم اس سے بیعت کرینگے بھلا اگر ہم تیری ...

ابنك معك لايكما نسمع ونطيع ولا تجمع البيعة لكما ابدا ثم راح وصعد معاوية

تیرے بیٹے کی بھی بیعت کی تو پھر کسکی سنیں اور اطاعت کریں تم دونوں کی بیعت کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتی پھر چلا گیا اور معاویہ

المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال انا وجدنا احاديث الناس ذات عوار زعموا

منبر پر چڑھا اور خدا کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا ہمنے لوگوں کی باتیں عیب دار پائیں لوگ کہتے ہیں کہ

ان ابن عمر وابن ابي بكر وابن الزبير لن يبايعوا يزيد وقد سمعوا واطاعوا

ابن عمرؓ اور ابن ابی بکرؓ اور ابن زبیرؓ یزید کی بیعت ہرگز نہیں کرینگے حالانکہ انہوں نے سنا اور مان لیا

وبايعوا له فقال اهل الشام والله لا نرضى حتى يبايعوا له على رؤس الاشهاد

اور اس سے بیعت کرلی شام کے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم کبھی راضی نہ ہونگے جب تک وہ سب کے سامنے بیعت نہ کریں

والا ضربنا اعناقهم فقال سبحان الله ما اسرع الناس الى قريش بالشر لا اسمع

اور نہیں تو ہم انکا سر کاٹ ڈالینگے معاویہ نے کہا سبحان اللہ لوگ قریش سے کیا جلد برائی کرنے کو تیار ہیں آج سے آئندہ کو میں تم میں سے کسی

هذه المقالة من احد منكم بعد اليوم ثم نزل فقال الناس بايع ابن عمر وابن

یہ بات نہ سنوں ... پھر معاویہ منبر پر سے اتر آیا پھر لوگوں نے چرچا کیا کہ ابن عمرؓ اور ابن

ابي بكر وابن الزبير وهم يقولون لا والله فيقول الناس بلى وارتحل معاوية

ابی بکرؓ اور ابن زبیرؓ نے بیعت کی اور وہ کہتے تھے ... نہیں واللہ لوگ کہتے تھے ہاں ... اور معاویہ

سنہ ۵۶

سنہ ۵۶

سنہ ۵۷

ابنائك ونسائك وبناتك كما قتل عثمان رض فلم يقبل منه فبكى ابن عباس رض وقال اقررت

تو اپنی عورتوں اور بیٹیوں کے اندر مارا جائیگا جیسے عثمان مارا گیا تھا [illegible] ابن عباس رض روئے اور کہا [illegible]

عين ابن الزبير ولما رأى ابن عباس عبد الله بن الزبير قال له قد اتى ما احببت [illegible] الحسين

[illegible]

يخرج ويتركك والحجاز [illegible] ثم تمثل [illegible] خلا لك الجو فبيضي واصفري

[illegible]

ونقري ما شئت ان تنقري * صيادك اليوم عليل فابشري [illegible]

[illegible]

للحسين [illegible] الكتب [illegible]

[illegible]

ذي الحجة ومعه طائفة من اهل بيته [illegible] ونساءه وصبيانه [illegible]

[illegible]

بالعراق وعبيد الله بن زياد [illegible]

[illegible]

بن سعد بن ابي وقاص [illegible] الكوفة [illegible]

[illegible]

[illegible] السلام [illegible] الاستشهاد [illegible] يزيد [illegible]

[illegible]

[illegible] فقتل [illegible] برأسه في [illegible]

[illegible]

لعن الله قاتله وابن زياد معه ويزيد ايضا [illegible] بكربلا [illegible]

[illegible]

طويل لا يحتمل القلب ذكرها فانا لله وانا اليه راجعون وقتل معه [illegible]

[illegible]

من اهل بيته ولما قتل الحسين بكت الدنيا سبعة ايام والشمس على الحيطان كالملا[illegible]

[illegible]

خمس او ست وعشرين وجعله ابوه ولي عهده واكره الناس على ذلك كما
پچیسویں یا چھبیسویں میں پیدا ہوا اور اسکے باپ نے اسکو ولی عہد بنا دیا اور اس بات میں لوگوں پر زبردستی کی جیسا کہ

تقدم فلما مات معاوية وذلك في رجب سنة ستين بايعه اهل الشام
اوپر گزرا جب معاویہ نے وفات کی اور یہ ماہ رجب سن ساٹھ ہجری میں ہوا تو شام کے لوگوں نے اس سے بیعت کرلی

ثم بعث الى اهل المدينة من ياخذ له البيعة فابى الحسين وابن الزبير
پھر مدینہ والوں کے پاس ایسا آدمی بھیجا کہ اسکے لئے بیعت لے لی سو حسینؓ اور ابن زبیرؓ نے بیعت سے

ان يبايعاه وخرجا من ليلتهما الى مكة فاما ابن الزبير فلم يبايع ولا دعا الى
انکار کیا اور اسی رات مکہ کو چلے گئے پھر ابن زبیرؓ نے تو نہ بیعت کی اور نہ اپنے واسطے کسی کو

نفسه واما الامام حسين رض فكان اهل الكوفة يكتبون اليه يدعونه الى
بلایا اور امام حسینؓ کو اہل کوفہ پہلے سے لکھتے تھے معاویہ کے زمانہ میں ان پر

الخروج اليهم زمن معاوية وهو يابى فلما بويع يزيد اقام على ما هو عليه
خروج کے لئے بلاتے تھے اور یہ انکار کرتے تھے جب یزید کی بیعت ہوگئی تو اسی بات پر مستعد رہے

مجمعا مرة ويريد المسير اليهم اخرى فاشار عليه ابن الزبير بالخروج
کبھی اقامت کرتے تھے کبھی انکی طرف جانے کا ارادہ کرتے تھے سو ابن زبیرؓ نے روانگی کا مشورہ دیا

وكان ابن عباس يقول له لا تفعل وقال له ابن عمر لا تخرج فان رسول الله
اور ابن عباسؓ انسے کہا کرتے تھے کہ ایسا نہ کرنا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ مت جانا کیونکہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم خيره الله بين الدنيا والاخرة فاختار الاخرة وانك بضعة
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا اور آخرت کا اختیار دیا تھا سو رسول اللہ صلعم نے آخرت کو پسند کیا اور تم انکے جگر گوشہ ہو

منه ولا تنالها يعني الدنيا فاعتنقه وبكى وودعه فكان ابن عمر يقول غلبنا
تم دنیا نہیں لوگے پھر انکو گلے لگا کر رو دیا اور انکو رخصت کیا اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے خروج کے باب میں

حسين بالخروج ولعمري لقد راى في ابيه واخيه عبرة وكلمه في ذلك
حسینؓ ہم پر غالب آگئے اور قسم اپنی عمر کی بیشک انہوں نے اپنے باپ اور بھائی سے عبرت دیکھی ہے اور اس بات میں

ايضا جابر بن عبد الله وابو سعيد وابو واقد الليثي وغيرهم فلم يطع احدا
انسے جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید اور ابو واقد لیثی وغیرہ نے بھی گفتگو کی پر حضرت نے کسی کا کہنا نہ مانا

وصمم على المسير الى العراق فقال له ابن عباس والله اني لاظنك تقتل بين

المدینة خرجوا علیه وخلعوه فارسل جیشاً کثیفاً وامرهم بقتالهم ثم المسیر الی مکة
مدینے والوں نے اس پر خروج کیا اور بیعت سے موقوف کیا پس ایک لشکر گراں روانہ کیا اور انکو حکم دیا قتال کا پھر مکہ پر یورش کا

بقتال ابن الزبیر فجاؤا وکانت وقعة الحرة علی باب طیبة وما ادراك ما وقعة
ابن زبیر کے جنگ کیلئے حکم دیا سو وہ آئے اور جنگ حرہ باب طیبہ پر واقع ہوئی اور تو کیا جانے کہ جنگ حرہ کیا تھی

الحرة وقعة لا یسع القلب فی ذکرها ولا یحتمل البیان لسانها اذ ذکرها الحسن مرة فقال
یہ وہ جنگ ہے کہ جسکے بیان کی دل میں گنجائش نہیں ہے اور زبان کو اسکے کہنے کی برداشت نہیں حسن بصری نے ایک بار ذکر کیا تو کہا

والله ما کان ینجو منهم احد وقتل فیها خلق من الصحابة رضی الله عنهم وغیرهم ونهبت المدینة
اللہ کی قسم ان میں سے کوئی نہ بچا بہت سے صحابہ وغیرہ میں سے بڑی خلقت ماری گئی اور مدینہ لوٹا گیا

وافتض فیها الف عذراء فانا لله وانا الیه راجعون قال النبی صلی الله علیه وسلم من
اور ہزار باکرہ لڑکیوں سے زنا واقع ہوا پس انا للہ وانا الیہ راجعون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

اخاف المدینة اخافه الله وکانت علیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین رواه
مدینہ کو ڈراوے خدا اسکو ڈراویگا اور اس پر خدا کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو گی اسکو مسلم نے

مسلم وکان سبب خلع اهل المدینة له ان یزید اسرف فی المعاصی واخرج الواقدی
روایت کیا ہو اور مدینہ والوں نے جو خلع بیعت کیا تھا اسکا یہ سبب تھا کہ یزید نے گناہ حد سے زیادہ کیے تھے اور واقدی نے کئی طریق سے

من طرق ان عبد الله بن حنظلة الغسیل قال والله ما خرجنا علی یزید حتی
نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن حنظلہ غسیل نے کہا ہے کہ اللہ کی قسم ہم نے یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ

خفنا ان نرمی بالحجارة من السماء ان رجلاً ینکح امهات الاولاد والبنات والاخوات
ہمکو یہ خوف ہوا کہ آسمان سے پتھر برسینگے بیشک یہ ایسا شخص ہے امہات الاولاد اور بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے لگا

ویشرب الخمر ویدع الصلوة قال الذهبی ولما فعل یزید باهل المدینة ما فعل
اور شراب پینی شروع کی اور نماز چھوڑ دی ذہبی کہتا ہے اور جب یزید نے مدینہ والوں سے جو کرنا تھا سو کر دیا باوجودیکہ

مع شرب الخمر واتیانه المنکرات اشتد علیه الناس وخرج علیه غیر واحد ولم
شراب پیتا تھا اور منکرات کو عمل میں لاتا تھا تو پھر لوگوں نے سختی کی اور بہت لوگوں نے خروج کیا خدا نے اسکی

یبارك الله فی عمره وسار جیش الحرة الی مکة لقتال ابن الزبیر فمات امیر الجیش
عمر میں برکت نہ دی اور جنگ حرہ کا لشکر ابن زبیر کے قتال کے لئے مکہ کو چلا تو لشکر کا سردار مر گیا

فاستخلفوا علیهم امیراً واتوا مکة فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوه ورموه بالمنجنیق
[illegible]

المعصفرة والكواكب يضرب بعضها بعضا وكان قتله يوم عاشوراء وكسفت الشمس ذلك

چادریں اور ستارے آپس میں ٹکراتے تھے اور انکا قتل روز عاشورا کو ہوا اور اس روز سورج کو گہن لگا

اليوم واحمرت آفاق السماء ستة أشهر بعد قتله ثم لا زالت الحمرة ترى فيها بعد ذلك

اور انکے قتل کے بعد چھ مہینے تک آسمان کے کنارے سرخ رہے پھر اُس روز سے ہمیشہ سرخی دکھائی دیتی ہے

اليوم ولم تكن ترى فيها قبله وقيل انه لم يقلب حجر ببيت المقدس يومئذ الا وجد

اُس سے پہلے کبھی نظر نہیں آتی تھی اور کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں اس روز جس پتھر کو اٹھاتے تھے نیچے

تحته دم عبيط وصار الورس الذي في عسكرهم رمادا ونحروا ناقة في عسكرهم

تازہ تازہ خون پایا گیا اور اُنکے لشکر میں جسقدر کیڑے تھے سب جلکر راکھ ہو گئے اور انہوں نے اپنے لشکر میں اونٹ ذبح کئے

فكانوا يرون في لحمها النيران وطبخوها فصارت مثل العلقم وتكلم رجل في الحسين

پس انکو اسکے گوشت میں آگ نظر آتی تھی اور جو پکایا تو ایلوا کی مثال کڑوا ہو گیا اور کسی شخص نے حسینؓ کے حق میں کچھ

بكلمة فرماه الله بكوكب من السماء فطمس بصره قال الثعلبي ودون المرواة من غير

کلمہ کہا تھا سو خدا تعالی نے آسمان پر سے اسکے ایک ستارا ایسا مارا کہ اندھا کر دیا ثعلبی کہتا ہے بہت سے راویوں نے اور طریق سے بھی روایت

وجه عن عبد الملك بن عمير الليثي قال رأيت في هذا القصر وأشار الى قصر الامارة

کیا ہے عبد الملک بن عمیر لیثی سے روایت ہے کہ کہتا تھا میں نے اس محل میں اور کوفہ کی جو بیچ کے مکان کیطرف اشارہ کیا

بالكوفة رأس الحسين بن علي رضي الله عنهما بين يدي عبيد الله بن زياد على ترس

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے ڈھال پر رکھا دیکھا

ثم رأيت رأس عبيد الله بن زياد بين يدي المختار بن ابي عبيد ثم رأيت رأس المختار

پھر میں نے عبید اللہ بن زیاد کا سر مختار بن ابی عبید کے سامنے دیکھا پھر میں نے مختار کا سر

بين يدي مصعب بن الزبير ثم رأيت رأس مصعب بين يدي عبد الملك فحدثت

مصعب بن زبیر کے سامنے دیکھا پھر میں نے مصعب کا سر عبد الملک کے سامنے دیکھا پھر میں نے

بهذا الحديث عند عبد الملك فتطير منه وفارق مكانه ولما قتل الحسين وبنو ابيه

یہ بات عبد الملک سے بیان کی سو عبد الملک اُس سے بدشگون ہوا اور اس مکان کو چھوڑ دیا اور جب حسینؓ اور انکے بھائی بند قتل ہوئے

بعث ابن زياد برؤسهم الى يزيد فسر بقتلهم اولا ثم ندم لما مقته المسلمون على

ابن زیاد نے انکے سر یزید کے پاس بھیجے پہلے تو انکے قتل سے خوش ہوا پھر جب مسلمان اس امر پر اس کے دشمن ہو گئے

ذلك وابغضه الناس وحق لهم ان يبغضوه وفي سنة ثلث وستين بلغه ان اهل

اور لوگوں نے اسکو بغض رکھا تو پشیمان ہوا اور لائق بغض کا تھا اور سن ترسٹھ میں یزید کو خبر پہنچی کہ اہل

لا عدوى ولا هام ولا صفر ولا يحل الممرض على المصح وليحل المصح حيث شاء قالوا يا رسول الله

عدوی نہیں ہے اور نہ ہام اور نہ صفر اور بیمار [illegible] لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم وما ذلك قال انه اذى اخرجه مالك في الموطأ احاديث الجامع الكبير

صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا سبب ہے فرمایا یہ ایذا دیتی ہے اسکو مالک نے موطا میں نقل کیا ہے جامع کبیر کے حدیثوں

عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الاسد رواه احمد في

[illegible] لگتا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر اور کوڑھی سے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے اسکو احمد نے اپنی

مسنده والبخاري عن ابي هريرة لا يعدي شيء شيئا فمن اعدى الاول لا عدوى ولا

مسند میں اور بخاری نے نقل کیا ہے ابو ہریرہ سے روایت ہے [illegible] بیماری کا لگنا ہوا نہ

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ورزقها ومصائبها رواه احمد في مسنده

اللہ نے ہر جان کو پیدا کیا [illegible] اسکو احمد نے اپنی مسند میں

والترمذي عن ابن مسعود لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولا غول رواه

ترمذی نے روایت کیا ہے ابن مسعود سے [illegible]

مسلم عن جابر لا عدوى ولا صفر ولا هامة رواه احمد والبيهقي وابو داود عن

مسلم نے روایت کیا ہے جابر سے [illegible] اسکو احمد اور بیہقی اور ابو داود نے

ابي هريرة ورواه احمد ومسلم عن السائب بن يزيد لا صفر ولا هامة ولا يعدي سقيم

[illegible] سائب بن یزید سے روایت کیا ہے [illegible]

صحيحا رواه القاضي عبد الجبار بن عبد الباقي الانصاري في جزء من حديثه عن انس

[illegible] قاضی عبد الجبار بن عبد الباقی انصاری نے [illegible] روایت کیا ہے

لا صفر ولا هامة ولا عدوى ولا يتم ثم [illegible] ومن [illegible] الله

[illegible] بیماری کا لگنا [illegible]

[illegible] ريح الجنة رواه الطبراني في المعجم الكبير وابن عساكر عن عبد الرحمن بن

[illegible] جنت کی بو نہ سونگھے گا اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن

[illegible] المزني ورواه الطبراني عن ابي امامة [illegible] لا عدوى ولا صفر ولا هام ولا

[illegible] مزنی سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے [illegible]

[illegible] ثلاثين يوما ومن خفر ذمة الله لم يرح رائحة الجنة لا عدوى ولا هامة ولا

[illegible] بیماری کا لگنا ہوا اور نہ الو کی نحوست اور نہ

وذلك في صفر سنة اربع وستين واحترقت من شرارة من نيران اهل الشام استار

اور یہ سنہ چونسٹھ کے صفر میں ہوا اور شام والوں کی آگ کے شعلوں سے کعبہ شریف کے پردے

الكعبة وسقفها وقرنا الكبش الذي فدى به اسمعيل وكانا في السقف واهلك

اور اس کی چھت جل گئی اور دونوں سینگ اس مینڈھے کے جو اسمعیل کا فدیہ ہوا تھا کہ وہ چھت ہی میں تھے اور ہلاک کیا

الله يزيد في نصف ربيع الاول من هذا العام فجاء الخبر بوفاته

اللہ نے یزید کو اسی سال کے ربیع الاول کے نصف میں ہلاک کیا سو اس کے مرنے کی خبر آگئی

شهر صفر

ماہ صفر

اعلم انه قد وقع نفي صفر عن النبي صلى الله عليه وسلم في احاديث كثيرة بطرق متعددة

جان تو کہ صفر کی نفی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثوں میں کئی طرح پر آئی ہے

فنذكر اولا الاحاديث الواردة فيه ثم نبين المراد به نقلا عن اقوال العلماء الامجاد

سو ہم پہلے وہ حدیثیں جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں بیان کرتے ہیں پھر اس سے جو مراد ہے علما کے اقوال سے نقل کر کے بیان کرتے ہیں

فمن جملتها ما روي عن جابر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

ان میں سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم يقول لا عدوى ولا صفر ولا غول اخرجه مسلم وعن ابي هريرة قال ان

سنا ہے فرماتے تھے کہ بیماری کا لگنا نہیں ہے اور صفر اور غول کچھ نہیں مسلم نے نقل کیا ہے اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا صفر ولا غول اخرجه مسلم وفيه عن ابي هريرة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیماری کا لگنا نہیں ہے اور صفر اور غول کچھ نہیں مسلم نے نقل کیا اور ابوہریرہ سے روایت ہے

قال لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال اعرابي يا رسول الله فما بال الابل تكون في الرمل كانها

کہ بیماری کا لگنا اور صفر اور ہامہ کچھ نہیں تب ایک گنوار نے عرض کیا یا رسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہوتے ہیں

الظباء فياتي البعير الاجرب فيدخل بينها فيجربها فقال فمن اعدى الاول اخرجه البخاري ومسلم وابو داود

گویا ہرن ہیں پھر خارشی اونٹ آتا ہے اور ان میں مل جاتا ہے تو ان کو خارشی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پہلے کو کس نے بیماری لگائی بخاری اور مسلم اور ابوداود نے نقل کیا

وفي رواية البخاري لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولمسلم لا عدوى ولا هامة ولا نوء

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے [illegible] اور مسلم کی روایت میں [illegible]

ولا صفر وله في اخرى ولا غول وعن ابن عطية ان رسول الله صلى الله عليه

اور صفر کی نحوست کچھ نہیں اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے اور غول کچھ نہیں اور ابن عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فمن غضب وقيل هو الشهر المعروف زعموا ان فيه تكثر الدواهي والفتن فنفاه الشارع

وفي النهاية وقيل اراد به النسيء وهو تاخير المحرم الى صفر ويجعلون صفرا

هو الشهر الحرام وفي شرح الامام النووي على صحيح مسلم الصفر دواب في البطن وهي

دود تهيج عند الجوع وربما قتلت ودواب بدال مهملة وباء موحدة عند الجمهور

وروي ذوات بذال معجمة ومثناة فوقانية وله وجه وفي النهاية ومن الاول

صفرة في سبيل الله خير من حمر النعم اي جوعة والصفر ايضا دود يقع في الكبد

وشراسيف الاضلاع فيصفر عنه الانسان جدا وربما قتله وفي مشارق الانوار

للقاضي عياض قوله لا صفر قيل المراد الشهر المعلوم وتغيير الجاهلية حكمه وتبديله

في النسيء وتاخيرهم المحرم اليه وتحريمه وهذا قول مالك وغيره وقيل ان صفر

لا صفر المراد دواب في البطن كالحيات تصيب الانسان اذا جاع وتقتل

فابطل الاسلام العدوى وفي جامع الاصول قال ابو داؤد قال بقية سألت

محمد بن راشد عن قوله لا هام فقال كان اهل الجاهلية يقولون ليس احد

يموت فيدفن الا خرج من قبره هامة وعن قوله لا صفر فقال سمعت ان اهل الجاهلية

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها وموتها ومصيباتها ورزقها رواه احمد والخطيب

صفر میں اللہ نے ہر جان کو پیدا کیا اور اسکی عمر اور موت اور مصیبتیں اور اسکی روزی لکھدیں اسکو احمد اور خطیب نے

عن ابی هریرة رض لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر فمن اعدی الاول رواه احمد وابن

ابو ہریرہؓ سے روایت کیا نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ بدشگونی اور نہ ہام کی نحوست اور نہ صفر کی پھر پہلے کو کسنے بیماری لگائی اسکو احمد نے اور ابن

ماجة والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رض لا عدوی ولا هامة ولا صفر ولا یحل الممرض

ماجہ نے اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے نہ عدوی ہے اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بیمار اونٹوں والا

علی المصح ولیحل المصح حیث شاء قیل ولم ذاك قال لانه اذی رواه البیهقی عن

تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے اور تندرست اونٹوں والا جہاں چاہے اترے کسی نے عرض کیا کس واسطے فرمایا اسواسطے کہ یہ ایذا دینی ہے اسکو بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے

ابی هریرة رض لا عدوی ولا هامة ولا صفر واتقوا المجذوم کما تتقوا الاسد لا عدوی

روایت کیا ہے نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ الّو کی نحوست اور نہ صفر اور کوڑھی سے بچتے رہو جیسے تم شیر سے بچتے ہو نہ بیماری کا لگنا ہے

ولا هامة ولا غول ولا صفر رواه ابن جریر عن ابی هریرة رض عن ثعلبة بن یزید الحمانی

اور نہ الّو کی نحوست اور نہ بھوت اور نہ صفر اسکو ابن جریر نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور ثعلبہ بن یزید حمانی سے روایت ہے

قال سمعت علیا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صفر ولا هامة ولا یعدی

وہ کہتا ہے میں نے علیؓ سے سنا ہے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ صفر ہے اور نہ الّو کی نحوست اور کوئی بیمار

سقیم صحیحا قلت انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم سمع اذنی وبصر

بھلے چنگے کو بیمار نہیں لگا دیتا میں نے کہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو نے سنا ہے کہا ہاں میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھ نے

عینی رواه ابن جریر وصححه واذا فرغنا من سوق الاحادیث حان ان نشرع فی

دیکھا اسکو ابن جریر نے روایت کیا ہے اور صحیح بتایا ہے اور جب ہم حدیثیں بیان کر چکے تو وہ وقت آیا کہ ہم وہ بیان شروع کریں

بیان ما قالوا فی المراد بصفر فنقول قال ابن الاثیر فی النهایة هو فی زعم العرب

کہ صفر سے جو مراد ہے اسکو جو بیان کرتے ہیں سو ہم کہتے ہیں ابن اثیر نہایہ میں کہتا ہے صفر عرب کے گمان میں

حیة فی البطن تصیب الانسان اذا جاع وتوذیه وانها تعدی فابطل الاسلام ذلك وفی

پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے انسان کو بھوک کی حالت میں کاٹتا ہے اور ستاتا ہے اور یہی مرض میں تجاوز کرتا ہے سو اسلام نے اسکو باطل کر دیا اور

الکرمانی شرح البخاری هو بفتحتین حیة فی البطن اعتقدوا انها اعدی من الجرب

کرمانی بخاری کی شرح میں ہے صفر بفتحتین پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے عرب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خارش سے زیادہ تجاوز کرنیوالا ہے

وفی الطیبی شرح المشکوة زعموا انها تعض اذا جاع وما یوجد عند الجوع من الالم

اور طیبی مشکوٰۃ کی شرح میں ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ وہ سانپ بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور بھوک کے وقت جو الم ہوتا ہے

[illegible] ۱۲

ويتشاءم به ويرى ان ذلك مانعه من الخير فنفى الاسلام ذلك وقال

اور نحوس سمجھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ یہ پرند خیر و خوبی سے مانع ہے پس اسلام نے اس کی نفی کر دی [illegible]

لا طيرة وهو مصدر كالتطير تطير الرجل تطيرا وطيرة كما قالوا تخيرت

طیرہ نہیں ہے اور طیرہ مصدر ہے [illegible]

الشيء تخيرا وخيرة ولم يجئ من المصادر على هذا القياس غيرهما والفال

[illegible]

اصله الهمزة وقد يخفف وهو مثل ان يكون الرجل مريضا ويسمع آخر

[illegible]

يقول يا سالم او يكون طالبا فيسمع آخر يقول يا واجد فيقع في ظنه انه

[illegible]

يبرأ من مرضه ويجد ضالته وهو محبوب لما فيه من حسن الظن قال العدوى

[illegible]

اسم من الاعداء كالبقوى من الابقاء اعداء الداء بان يصيبه مثل ما

[illegible]

بصاحب الداء بان يكون ببعير جرب مثلا فيتقى مخالطته بابل اخرى

[illegible]

حذرا ان يتعدى ما به من الجرب اليها فيصيبها ما اصابه وقد ابطله

[illegible]

الاسلام واعلمهم النبي صلعم ان الله يمرض وينزل الداء ولهذا قال فمن اعدى

[illegible]

الاول اي من اين صار فيه الجرب وقال التوربشتي في شرح المصابيح العدوى

[illegible]

مجاوزة العلة والخلق الى الغير وهو بزعم اهل الطب في سبعة الجذام والجرب

[illegible]

والجدري والحصبة والبخر والرمد والامراض الوبائية وفي المشارق

[illegible]

صفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر قال وسمعت من يقول هو وجع يأخذ في
البطن يزعمون انه يعدي قال ابو داود وقال مالك كان اهل الجاهلية يحلون
صفر عاما ويحرمونه عاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صفر وفي
شرح غريب ابي داود فقال ذكر في الحديث تفسير قوله لا صفر والعرب تزعم ان في
البطن حية تصيب الانسان اذا جاع وتؤذيه وانها تعدي فابطل الاسلام
قال العبد الضعيف اصلح الله حاله وخفف ثقاله هكذا جاءت الاقوال
مختلفة في بيان المراد بصفر وحاصلها يؤول الى ثلثة اما الشهر المعروف واما الداء
في البطن او النسوء المذكور وذكره في باب التطير يؤيد الاول وفي باب [illegible]
الثاني والله اعلم واذ تبين المراد بصفر فناسب ان نبين المراد من الالفاظ الاخر
التي وقعت في الاحاديث اعني العدوى يقال اعدى المرض اذا اصابه مثل ما بصاحب الداء
[illegible] وقد ابطله الاسلام كذا في جامع الاصول والطيرة
في شرح جامع الاصول للمصنف الطيرة ما يتشاءم به من الفال الرديء وغيره
واشتقاقه من الطير وكانت العرب تتطير بالغراب والدخل ونحوهما من الطيور

اذا بليت تصير هامة وتخرج من القبر وتتردد وتأتي باخبار اهله فابطل
بوسیدہ ہوکر اسپر جانور بن جاتی ہیں اور وہ قبر سے نکل کر پھرا کرتا ہے اور اپنی اہل و عیال کی خبر لاتا ہے سو نبی
صلى الله عليه وسلم هذا الاعتقاد وقيل هي البومة اذا سقطت على دار
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا اور کوئی کہتا ہے کہ الو ہوتا ہے جب وہ کسیکے گھر پر جا بیٹھتا ہے تو
احدهم رآها ناعية له او لبعض اهله وهو بتخفيف الميم على المشهور وقيل
وہ اسکو اپنی موت کا یا اپنے اہل کی موت کا خبر دینے والا جانتا ہے اور یہ تخفیف میم سے مشہور ہے اور کوئی کہتا ہے
بتشديدها وقال القاضي عياض الهام طائر بالموتى في القبور وهو
میم کی تشدید سے ہے اور قاضی عیاض کہتا ہے ہام ایک پرندہ ہوتا ہے کہ مردوں کی قبروں میں اور اسکو
الصدى ايضا وهو ما يطير بالليل وهو غير البوم يشبهه وكانت العرب
صدی بھی کہتے ہیں اور وہ پرند رات کو اڑتا ہے اور وہ بوم سے علیحدہ بوم کے مشابہ ہوتا ہے اور عرب کہا کرتے تھے
تزعم ان الرجل اذا قتل فلم يدرك بثاره خرجت من هامته وهو اعلى راسه
جب کوئی شخص مارا جاتا ہے اور اسکے کینہ کا عوض نہیں لیا جاتا تو اسکے سر یعنی کھوپری میں سے ایک پرند
طائر يصيح على قبره اسقوني اسقوني فاني عطشان حتى يقتل قاتله
نکلتا ہے اور اسکے گور پر جا کے کہتا ہے مجھکو پانی پلاؤ مجھکو پانی پلاؤ میں پیاسا مرتا ہوں یہاں تک کہ اسکا قاتل مارا جاوے
واشعارهم في هذا كثيرة وقال بعضهم يخرج من راسه دودة فتنقلب
اور اس باب میں انکے بہت شعار ہیں اور بعضے کہتے ہیں اسکے سر میں سے کیڑا نکلتا ہے پھر وہ پرند
طائرا يصيح فاخذ الله فنهى النبي صلى الله عليه وسلم ويحتمل انه هذا واليه
صورت ہوکر آواز دیتا ہے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ممانعت یہی احتمال رکھتی ہے اور اسی طرف
ذهب غير واحد واليه نحى الحربي وابو عبيد وقال مالك في تفسيره ان اهل الجاهلية
بہت علما گئے ہیں اور اسی طرف حربی اور ابو عبید مائل ہوئے ہیں اور امام مالک اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جاہلیت والے
يقال لها الهامة قال القاضي وقد يحتمل انه اراد التطير بها فان العرب
ہامہ کہتے ہیں اور قاضی کہتا ہے اور یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ اس سے تطیر مراد ہو کیونکہ عرب کے لوگ بھی
كانت تتطير بالطائر المسمى بالهام ومنهم من كان يتيمن به والى
اس پرندہ سے جسکا نام ہام ہے بدشگونی کیا کرتے تھے اور بعضے ایسے تھے کہ اس سے فال نیک لیتے تھے اور اس
هذا ذهب شمر بن حمدويه وحكاه عن ابن الاعرابي قال ابو عبيد كانت العرب
طرف شمر بن حمدویہ گیا ہے اور اسکو ابن الاعرابی سے نقل کیا ہے ابو عبید کہتا ہے کہ عرب کے لوگ کہا

القاضی عیاض العدوی ما کانت یعتقدہ الجاهلیة من تعدی داء ذی
ہشارق میں ہے عدوی وہ ہی جسکو اہل جاہلیت یہ سمجھتے تھے کہ دکھیا کا

الداء الی من یجاورہ ویلاصقه ممن لیس به داء فنفاہ الشرع وقوله صلی الله
دکھ ہمنشین اور ملاصق کو جو بھلا چنگا تھا لگ گیا سو اسکو شرع نے اٹھا ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ

علیه وسلم لا عدوی یحتمل النهی عن قول ذلك واعتقادہ او النفی لحقیقة
وسلم کا ارشاد لا عدوی اسمیں احتمال ہے کہ عدوی کا قائل ہونا چاہیے اور اسکا عقیدہ رکھا جاوے یا عدوی کی حقیقت ہی کی نفی ہو

ذلك کما قال لا یعدی شیء شیئا وقوله فمن اعدی الاول وکلاهما مفهوم
جیسا فرمایا کوئی چیز کسیکو نہیں لگاتی اور یہ ارشاد پھر پہلے کو کسنے لگا دی اور یہ دونوں شرع سے

من الشرع الهام جمع هامة وهو طائر کانت العرب تزعم ان عظام المیت
مفہوم ہوتے ہیں ہام ہامہ کی جمع ہے اور ہامہ پرندہ ہوتا ہے عرب کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ہامہ

تصیر هامة فتطیر وکانوا یقولون ان القتیل یخرج من هامته ای من راسه
ہوکر اڑ جاتی ہیں اور یہ کہا کرتے تھے کہ مقتول کے ہامہ سے یعنی اسکے سر میں سے ہامہ

هامة ولا یزال یقول اسقونی اسقونی حتی یقتل قاتله وفی النهایة الهامة
نکلتا ہے اور ہمیشہ یہ کہے جاتا ہے مجھکو پانی پلاؤ مجھکو پانی پلاؤ جب تک کہ اسکا قاتل مارا جاوے اور نہایہ میں ہے کہ ہامہ

هی الراس واسم طائر وهو المراد فی الحدیث وذلك انهم کانوا یتشاءمون بها
سر کو کہتے ہیں اور ایک پرندہ کا نام ہے اور حدیث میں یہی مراد ہے اور یہ اسواسطے کہ عرب اس سے نحوست سمجھا کرتے تھے

وهی من طیر اللیل وقیل هو البومة وقیل کانت العرب تزعم ان روح
اور ہامہ رات کا پرندہ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ الو ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ جسے مقتول کی

القتیل الذی لا یدرك بثارہ تصیر هامة فیقول اسقونی فاذا ادرك
روح جسکے کینہ کا عوض نہ لیا جاوے ہامہ ہو جاتی ہے پھر وہ یہی کہے جاتی ہے مجھکو پانی پلا جب اسکا بدلہ لے لیتے ہیں

بثارہ طارت وقیل کانوا یزعمون ان عظام المیت وقیل روحه تصیر
تو اڑ جاتی ہے اور کوئی کہتا ہے عرب کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں اور کوئی کہتا ہے اسکی روح ہامہ

هامة فتطیر ویسمونه الصدی فنفاہ الاسلام ونهاهم عنه قال الطیبی
ہو جاتی ہے پھر اڑتی پھرتی ہے اور اسکا نام صدی کہتے تھے سو اسکو اسلام نے دفع کیا اور لوگوں کو اس اعتقاد سے منع کر دیا اور طیبی کہتا ہے

الهامة اسم یتشاءم به الناس وکانت العرب تزعم ان عظام المیت
ہامہ اسم ہے کہ لوگ اسکو منحوس سمجھتے ہیں اور عرب کے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں

وهو يدل على انه لم يرد بنفيها عدمها وقال البغوي بل الخبر ابطال تقدر

اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ غول کی نفی سے اس کی ذات کی نفی مراد نہیں ہے اور بغوی کہتا ہے بلکہ یہ خبر دی ہے کہ غول کو

على شيء من الاضلال والاهلاك الا باذن الله تعالى ويقال ان الغيلان

کسی کام پر بہکانے اور ہلاک کرنے سے بدون امر الٰہی کے کچھ قدرت نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ غیلان

سحرة الجن تفتن الناس بالاضلال وفي المفاتيح شرح المصابيح هو بالفتح

جنوں کے جادوگر ہیں لوگوں کو راستہ بہکا کر مفتون کرتے ہیں اور مفاتیح شرح مصابیح کی شرح میں ہے غول بالفتح

مصدر غاله اهلكه وبالضم اسم كانوا يزعمون انها تتراءى للناس فنفاه

غاله یعنی ہلاک کا مصدر ہے اور غول بالضم ایک نام ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو نظر آتی ہے سو اس کی شرع نے

الشرع ويحتمل انه دفع ببعثته صلى الله عليه وسلم كما دفع الاستراق قال

نفی کر دی اور یہ بھی احتمال ہے کہ غول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی برکت سے جاتا رہا جیسے استراق جاتا رہا طیبی

الطيبي واما حديث اعوذ بك ان اغتال فهو من الغول وهو ما يغتال الشيء

کہتا ہے اور رہی یہ حدیث میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ غول کے ... وہ چیز ہے کہ ... بے خبری

من حيث لا يحس قلت ويؤيده ما ورد في رواية واعوذ بك ان اغتال

اس طور پر کہ اس کو خبر نہ ہو میں کہتا ہوں اس کی تائید کرتا ہے وہ جو ایک روایت میں آیا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ

من تحتي اي ادهى من حيث لا اشعر يريد به الخسف على ما في النهاية وقال

نیچے کی جانب سے ہلاک کیا جاؤں یعنی مصیبت میں ... اس سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے چنانچہ نہایہ میں ہے اور قاضی

القاضي عياض في المشارق قوله ولا غول بضم الغين جاء في الحديث

عیاض نے مشارق میں کہا ہے اس کا یہ قول ولا غول غین کے ضمہ سے اس کی تفسیر حدیث میں

تفسيرها الغول التي تغول بفتح التاء والذين يريد يتلون في صور شتى

آئی ہے غول وہ جو ... رنگا رنگ

الغيلان سحرة الجن وكانت العرب تقول ان الغيلان تتراءى للناس

ہوتی ہیں اور غیلان جنوں کے جادوگر ہوتے ہیں اور عرب کہا کرتے تھے بیشک غیلان لوگوں کو دکھائی دیا کرتے ہیں

فتتغول تغولا اي تتلون لهم وتضلهم عن الطريق وتهلكهم فابطل

پس تغول کرتے ہیں یعنی رنگا رنگ کی صورتوں میں آتے ہیں اور انکو رستہ سے بہکاتے ہیں اور انکو ہلاک کر دیتے ہیں سو

النبي صلى الله عليه وسلم هذا الشان النوع في شرح جامع الاصول النور

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدہ کو باطل کر دیا　نور کا بیان جامع الاصول کی شرح میں　نور

یزعمون ان عظام الموتی تصیر ہامۃ تطیر ویسمون الطائر الذی یخرج من

کہتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ہامہ بنکر اڑجاتی ہیں اور اس طائر کا نام جو مردہ کی کھوپری میں سے

ہامۃ المیت اذا بلی وھو اسم الغول فی شرح جامع الاصول وھو الحیوان

بوسیدگی کے نکلتا تھا مشہور کرتے تھے اور وہ ہامہ غول کی تفسیر جامع الاصول کی شرح میں ہے کہ یہ وہ حیوان ہے

الذی کانت العرب تزعم انہ تعرض لہا فی بعض الاوقات فی الطرق فیغتال

جسکو عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ بعضے وقت راستہ میں سامنے آجاتا ہے پس ناگاہ لوگوں کو

الناس وانہ ضرب من الشیاطین ولیس قولہ ولا غول نفیا لعین الغول

ہلاک کر دیتا ہے اور یہ شیاطین میں سے ایک قسم ہے اور حضرت کا ارشاد لا غول کچھ غول کی ذات

ووجودہ وانما فیہ ابطال زعم العرب فی اغتیالہ وتلونہ فی الصور

اور وجود کی نفی نہیں ہے اور اسمیں یہ ہے کہ عرب کے قول کا جو در باب ہلاک کرنے اور مختلف صورتیں بدلنے کی ہے

المختلفۃ یقول لا تصدقوا بذلک وفی النہایۃ الغول احد الغیلان وھو

اس قول سے ابطال ہے کہ اسکی تصدیق مت کرو اور نہایہ میں ہے کہ غول غیلان کا مفرد ہے اور یہ

جنس من الشیطان والجن کانوا یزعمون ان الغول فی الفلاۃ تراءی للناس

شیطان اور جن کے جنس کا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ جنگل میں غول لوگوں کو نظر آیا کرتا ہے

فیتغول تغولا ای یتلون فی صور شتی ویغولہم ای یضلہم عن الطریق و

پھر وہ بڑا تغول کرتا ہے یعنی رنگ بدلتا ہے اور صورتیں بدلتا ہے اور تغول کرتا ہے یعنی انکو راستے سے بہکا دیتا ہے

یہلکہم فنفاہ صلی اللہ علیہ وسلم وابطلہ وقیل لا غول لیس نفیا لعین

اور ہلاک کر ڈالتا ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نفی کی اور باطل کر دیا اور کہتے ہیں کہ لا غول غول کی ذات کی

الغول ووجودہ وانما فیہ ابطال زعم العرب فی تلونہ فی الصور المختلفۃ واغتیالہ ای انہا

نفی نہیں ہے بلکہ عرب کے اس قول کا ابطال ہے کہ وہ مختلف صورتوں میں بدلتا ہے اور ہلاک کرتا ہے یعنی غول کسی کو

۱۴ لا تضل احدا ویشہد لہ الحدیث الآخر لا غول ولکن السعالی وھی سحرۃ الجن

نہیں بہکاتا اور اسکی دوسری حدیث گواہی دیتی ہے کہ غول نہیں ہے لیکن سعالی ہیں اور سعالی جنوں کے جادوگر ہیں

ولکن فی الجن سحرۃ لہم تلبیس وتخییل ومنہ الحدیث اذا تغولت الغیلان

لیکن جنوں میں جادوگر ہیں وہ تخیل اور تلبیسات کرتے ہیں اور اسی قبیل سے حدیث ہے جب غیلان رنگ بدلیں

فبادروا بالاذان ای ادفعوا شرہا بذکر اللہ تعالی فانہم یتفرقون

تو جلدی اذان پڑھو یعنی انکی شرارت کو اللہ تعالی کے نام سے دور کرو کیونکہ وہ پراگندہ ہو جاوینگے

أراد عمر كم بقي من الوقت الذي قد جرت العادة أنه إذا تم أتى الله بالمطر

اور عمر کا یہ مقصود تھا کہ اس وقت میں سے جسکو عادت کے موافق کہتے ہیں کہ جب وقت پورا ہوجاتا ہو تو خدا مینہ برساتا ہو کتنا باقی رہا

وفي النهاية في حديث أمر الجاهلية الأنواء وهي ثمان وعشرون منزلة

اور نہایہ میں امر جاہلیت کی حدیث میں یہ ہے کہ انواء اٹھائیس منزل ہیں

ينزل القمر كل ليلة في منزلة منها ومنه قوله تعالى والقمر قدرناه منازل وباقي

اور چاند ان میں سے ہر شب کو کسی منزل میں ہوتا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے ... اور نہایہ کے

كلامه مثل كلام شرح جامع الأصول إلا المنقول من أبي عبيد و

باقی کلام مثل شرح جامع الاصول کے ہے بجز اسکے جو ابو عبید سے منقول ہے اور

قال الكرماني في شرح صحيح البخاري النوء بفتح النون وسكون الواو

صحیح بخاری کی شرح کرمانی میں ہے نوء نون کی فتح اور واو کے سکون سے

فهمزة زعموا أن المطر لأجل أن الكوكب ناء أي غرب أو طلع ومن جهة

پھر ہمزہ ہے وہ کہتے تھے کہ بارش اس سبب سے ہوتی ہے کہ کوکب منزل ... اور جب ...

وقتا فلا يصح ذلك فليس من الوقت إلا وهو مطر في نوع من أنواع العباد

... کوئی سا وقت ایسا نہیں ہے کہ بندگان الٰہی کے ... مشہور ...

ثم حكى قصة الاستسقاء من عمر على ما حكاه في جامع الأصول وقال

پھر اسنے عمر کے عہد کے استسقاء کا قصہ بیان کیا اسی طرح جو جامع الاصول میں مذکور ہے اور قاضی

القاضي ابن العربي من انتظرها على أنها فاعلة من دون الله أو يجعل الله شريكا

ابن العربی کہتا ہے کہ جو شخص انسے ... امیدوار رہے ...

شريكا فيها فهو كافر لأن الخلق من الله وحده ومن انتظرها على

شریک ... وہ کافر ہے کیونکہ خلق صرف ذات باری کا کام ہے اور جو شخص انواء سے

إجراء العادة فلا شيء عليه قال النووي لكنه يكره لأنه شعار الكفر وموهم

عادت کے موافق امیدوار رہے ... نووی کہتا ہے ... مکروہ ہے ... کفر کی نشانی ہے

له قال الطيبي يكره كراهة تنزيه وقال القاضي عياض وكذا من أمر

طیبی کہتا ہے کہ یہ کراہت کراہت تنزیہی ہے اور قاضی عیاض کہتا ہے ایسے ہی انواء کا ذکر کرنا

الجاهلية ذكر الأنواء من قال مطرنا بنوء كذا النوء عند العرب سقوط

واحد الانواء وهي ثمانية وعشرون نجما هي منازل تسقط في الغرب

انوا کا واحد ہو اور یہ اٹھائیس ستارے ہیں وہ منازل ہیں انمیں سے غرب میں

ثلاثة عشر ليلة منزلة مع طلوع الفجر فيطلع اخرى مقابلها فينقضي

تیرھویں رات کو طلوع فجر کے ساتھ ایک منزل ڈوب جاتی ہے اور دوسری منزل اسکے مقابل کی نکل آتی ہے سو

هذه الثمانية والعشرون مع انقضاء السنة وكانت العرب تزعم ان مع

یہ اٹھائیس سارے سال کو پورا کر دیتے ہیں اور عرب کہا کرتے تھے کہ ایک منزل کے

سقوط المنزلة وطلوع نظيرها يكون مطر فينسبون المطر الى المنزلة

ڈوبنے اور اسکے مقابل کے نکلنے سے مینہ برستا ہے سو عرب مینہ کو منزل کیطرف نسبت کرتے تھے

ويقولون مطرنا بنوء كذا وانما سمي نوء لانه اذا سقط الساقط منها

اور یوں کہا کرتے تھے فلانے منزل کے سبب سے ہم پر مینہ برسا اور نوء اسواسطے نام ہوگیا کہ جب ڈوبنے والی منزل

بالمغرب ناء الطالع بالمشرق ينوء نوءا اي نهض وطلع وقيل ان النوء هو

مغرب میں ڈوبتی ہے تو نکلنے والی منزل مشرق میں نکل آتی ہے بولا کرتے ہیں ینوء نوءا یعنی کھڑا ہوا اور ظاہر ہوا اور کوئی کہتا ہے نوء کے معنی

الغروب وهو من الاضداد قال ابو عبيد لم يسمع في النوء انه السقوط الا في

ڈوبنے کے ہیں اور یہ لغت کے معنی متضادوں سے ہے ابو عبید کہتا ہے کہ نوء کے معنی غروب کے سوا اس موضع کے کہیں نہیں سنے ہیں

هذا الموضع وانما غلظ النبي صلى الله عليه وسلم امر الانواء لان العرب

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انواء کے باب میں صرف تغلیظ فرمائی ہے کیونکہ عرب لوگ

كانت تنسب المطر اليها فاما من جعل المطر من فعل الله عز وجل واراد

مینہ کو انکی طرف نسبت کرتے تھے اور جو شخص مینہ کو خدا کی طرف سے جانتا ہے اور اس عبارت

بقوله مطرنا بنوء كذا اي في وقت كذا وهو هذا النوء الفلاني فان ذلك

مطرنا بنوء کذا سے یہ مراد لیتا ہو کہ فلانے وقت مینہ برسا کہ وہ فلانی منزل ہے تو اسکا یہ بولنا

جائز وقد قيل ان عمر بن الخطاب اراد ان يستسقي فنادى بالعباس

جائز ہو اور کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے صلوۃ استسقا کا قصد کیا عباس بن عبد المطلب سے

ابن عبد المطلب كم بقي من نوء الثريا فقال ان العلماء بها يزعمون انها تعترض

پکار کر پوچھا ثریا کی منزل میں سے کتنے دن باقی رہے ہیں انہوں نے جواب دیا اسکے علماء گمان کرتے ہیں کہ زمین میں

في الافق سبعا بعد وقوعها فما مضت تلك السبعة حتى غيث الناس

سقوط کے بعد افق کے کنارہ پر سات روز ٹھہر جاتی ہے پھر وہ سات گزرنے نہ پائے کہ لوگوں پر مینہ برسا

وأصله فيما يقال التطير بالسوانح والبوارح من الطير والظباء وغيرهما

اور اسکی اصل جیسا کہ کہتے ہیں ... [illegible]

وكان ذلك يصدهم عن مقاصدهم فنفاه الشرع وأبطله ونهى عنه وأخبر

[illegible]

أنه ليس له تأثير في جلب نفع أو دفع ضر والفأل فيما يسر وفيما يسوء

[illegible]

والطيرة لا تستعمل إلا فيما يسوء وربما استعملت فيما يسر قلت وإن ذكره

اور طیرہ صرف امر بد ہی میں مستعمل ہوتا ہے ... [illegible]

أصل اللغة وإلا فاستعمال الشرع على أن الفأل إذا أطلق يختص بما يسر

لغت کا بیان ہے اور نہیں تو شرع کی استعمال ... [illegible]

والطيرة بما يسوء ثم قد يستعمل الفأل مقيدا فيما يسوء كما أراده الـ

[illegible]

السوء والفأل المكروه وقد قال الطيبي والفرق بين الفأل والطيرة فيما

[illegible]

ما روى أنس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال لا عدوى ولا

[illegible]

طيرة ويعجبني الفأل قالوا وما الفأل قال كلمة طيبة ... [illegible]

[illegible]

الجاهلية ... أنهم كانوا ينفرون الظباء والطيور فإذا أخذت ذات

[illegible]

اليمين تبركوا وإن أخذت ذات الشمال تشاءموا قال النووي ... [illegible]

[illegible]

وهو شرك إن اعتقد ... أن ما لم يقع ... [illegible]

[illegible]

خاصة ولا عامة فهو المنكر وهو الطيرة وما ... [illegible]

[illegible]

نجم من نجوم المنازل الثمانية والعشرين وهو مغيبه بالمغرب مع طلوع
اٹھائیس ستاروں میں سے کسی ایک ستارہ کا ساقط ہونا اور سقوط مغرب میں طلوع

الفجر وطلوع مقابله حينئذ من المشرق وعندهم انه لابد ان يكون
فجر کے ساتھ ایک ستارہ کا غائب ہونا اور اسکے مقابل کا اسی وقت مشرق کی طرف سے نکلنا اور انکے عقیدہ میں یہ ہے کہ اس حال میں

مع ذالك لاكثرها نوء من مطر او رياح عاصفة وشبههما فمنهم من
باوجود اکثر تاثیر مینہ کی ہوتی ہے یا جھکڑ آندھیوں وغیرہ کے پھر کوئی تو اس

يجعله لذلك الساقط ومنهم من يجعله للطالع لانه هو الذي ناء اي
ڈوبتے ستارہ کی تاثیر جانتا ہے اور کوئی نکلنے والے ستارہ کی کیونکہ وہی کو نور ہوا ہے یعنی

نهض فينسبون المطر اليه فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن اعتقاد ذلك
اپنی جگہ سے اٹھا ہے سو مینہ کو انکی طرف نسبت کرتے ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد سے منع فرمایا

وقوله وكفر فاعله لكن العلماء اختلفوا في ذلك واكثرهم على ان النهي
اور اسکا یہ قول انکا فاعل کافر ہوتا ہے پر علماء کو اس باب میں اختلاف ہے اکثر علما اس پر متفق ہیں کہ نہی

والتكفير لمن اعتقد ان النجم فاعل ذلك دون من اسنده الى العادة ومنهم
اور تکفیر اسکے حق میں ہے جو یہ اعتقاد کرے کہ ستارہ ہی اسکا فاعل ہے اسکے حق میں نہیں جو اسکو عادت کی طرف نسبت کرے اور بعضے علماء

من كرهها على الجملة كيف كان لعموم النهي ومنهم من اعتقد في كفره
سرے سے مکروہ کہتے ہیں کسی طور ہو کیونکہ نہی عام ہے خصوصیت نہیں ہے اور بعضے علماء اسکی تکفیر میں

كفر النعمة وقد تقدم بيان الكلام فيه في غير هذا الكتاب ولما اشتهر امر الطيرة و
کفران نعمت کا اعتقاد کرتے ہیں اور اس باب میں پیشتر اور کتابوں میں پوری گفتگو کی ہے اور چونکہ طیرہ اور

العدوى واشتد ابتلاء الناس بها عملا واعتقادا ولكثرة وقوع الاحاديث
عدوی کا حال بہت مشہور ہے اور لوگ اسمیں باعتبار عمل اور اعتقاد کے سخت مبتلا ہیں اور حدیثیں بہت آئی ہیں

فيهما اردنا ان نفردهما بالذكر في بابين الباب الاول في الطيرة
تو چاہتے ہیں ارادہ کیا کہ ان دونوں کو جدا جدا دو باب میں بیان کریں پہلا باب طیرہ کے بیان میں

في الطيرى الطيرة بكسر الطاء وفتح الياء وقد تسكن وهي التشاؤم بالشيء
طیری میں ہے طیرہ طا مہملہ کے کسرہ اور یاء تحتانی کے فتح سے اور کبھی یا ساکن بھی ہوتی ہے یعنی کسی شے کو منحوس سمجھنا

وهو مصدر تطير طيرة كتخير خيرة ولم يجئ من المصادر هكذا غيرهما
اور طیرہ اور تطیر طیرہ کا مصدر ہے جیسا تخیر خیرہ کا اور اور مصدروں میں سے سوا ان دونوں کے اس وزن پر کوئی نہیں آیا

[illegible]

من الفأل الردي وإذا عرفت معنى التطير والتفاؤل فنسرد الأحاديث

جیسے نحوست سمجھتے ہیں اور جب تو تطیر اور تفاؤل کے معنی پہچان چکا تو ہم وہ حدیثیں

الواردة في هذا الباب فاعلم أنه قد اجتمع في بعض الأحاديث ذكر العدوى

جو اس باب میں آئی ہیں بیان کرتے ہیں پس تو یاد رکھ کہ بعضے احادیث میں عدوی اور

والطيرة فما ذكرناه منها في أحدهما المذكور في العدوى وكذلك ما نقلناه

طیرہ کا ذکر اکٹھا ہو گیا ہے سو ہم نے [illegible]

من الأحاديث في صفر والهام إلا لغرض وباعث يذكر في أثناء البيان

[illegible]

الأحاديث من جامع الأصول عن بريدة قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم

وہ حدیثیں جو جامع الاصول میں ہیں بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان لا يتطير من شيء وكان إذا بعث عاملا يسأل عن اسمه فإذا أعجبه فرح به

کسی شے سے تطیر نہیں کرتے تھے اور یہ حال تھا کہ جب کوئی عامل روانہ کرتے تو اس کا نام پوچھتے اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے

ورأى بشر ذلك في وجهه وإن كره اسمه رأيت كراهة ذلك في وجهه وإذا

اور وہ خوشی آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اور اگر وہ نام ناپسند آتا تو وہ کراہت آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اور جب

دخل قرية سأل عن اسمها فإذا أعجبه فرح بها ورأى بشر ذلك في وجهه

کسی گاؤں میں جاتے تو اس گاؤں کا نام پوچھتے پھر اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے اور وہ خوشی آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی

وإن كره اسمها رأيت كراهة ذلك في وجهه أخرجه أبو داود وعن أنس

اور اگر اس کا نام ناپسند آتا تو اس کی کراہت آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اس کو ابو داود نے نقل کیا ہے اور انس سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعجبه إذا خرج لحاجته أن يسمع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند آتا تھا کہ جب کسی کام کو نکلتے تو یا راشد

يا راشد يا نجيح أخرجه الترمذي وعن عروة بن عامر القرشي قال ذكرت

یا نجیح سنتے تھے اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور عروہ بن عامر قرشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الطيرة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحسنها الفأل ولا ترد

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس طیرہ کا ذکر آ گیا آپ نے فرمایا اچھی شے فال ہے اور مسلم کو

مسلما فإذا رأى أحدكم ما يكره فليقل اللهم لا يأتي بالحسنات إلا أنت

[illegible] جب تم میں سے کوئی مکروہ امر کو دیکھے تو یہ کہہ لیا کرے الٰہی تیرے سوا حسنات کو کوئی نہیں لاتا

لا ينقصه ونادراً لا منكراً كالوباء فلا يقدم عليه ولا يخرج منه وما

کچھ نقصان نہیں ہوا اور کبھی ایسا ہوتا ہے جیسے وبا تو اس میں جانا نہ چاہیے اور نہ اس سے نکل آئے اور جو

يخشى ولا يعم كالداء والفرس والمرأة فيباح الفرار منه وفي النهاية الفأل

بالخصوص ہو عام نہ ہو جیسے گھر اور گھوڑا اور عورت تو اس سے علیحدہ ہونا مباح ہے اور نہایہ میں ہے فال

بالهمزة فيما يسر ويسوء والطيرة فيما يسوء إلا نادراً وقد أولع الناس بترك

ہمزہ سے امر نیک اور بد میں مستعمل ہے اور طیرہ امر بد میں مستعمل ہے مگر کبھی نادراً نیک میں بھی اور لوگ ہمزہ کو ترک کرتے

الهمزة تخفيفاً وإنما أحب رسول الله صلى الله عليه وسلم الفأل لأن الناس

تخفیف کے واسطے میلان کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فال اس لئے پسند کیا ہے کہ لوگ

إذا أملوا فائدة من الله ورجوا عائدته عند كل سبب ضعيف وقوي فهم

جب کسی سبب ضعیف یا قوی سے کسی فائدہ کی امید اللہ سے کرتے ہیں اور اسکے انجام کے بھلائی کی توقع کرتے ہیں تو وہ لوگ

على خير ولو غلطوا على جهة الرجاء فإن الرجاء لهم خير وإذا قطعوا أملهم

خیر پر ہیں اگرچہ امید کی جہت میں غلطی کر جاویں کیونکہ رجا ان کے حق میں بہتر ہے اور جب وہ اپنی امید اور رجا

ورجاءهم من الله كان ذلك من الشر وأما الطيرة فإن فيها سوء الظن بالله

اللہ سے قطع کر دیں تو یہ صفت مذموم ہے اور رہی طیرہ سو اس میں خدا کی جناب میں بدگمانی

وتوقع البلاء وذلك مذموم بين العقلاء منهي عنه من جهة الشرع والتفاؤل

اور بلا کی توقع ہوتی ہے اور یہ امر عقلا کے نزدیک اور شرع کی طرف سے مذموم اور ممنوع ہے اور تفاؤل

أن يسمع المريض وطالب الضالة يا سالم ويا واجد فيظن برؤه ووجدان

یہ ہے کہ بیمار آدمی یا گم ہوئی چیز کا ڈھونڈنے والا شخص کہے یا سالم یا واجد سن کر سمجھے بیمار تو اپنی صحت کا اور ڈھونڈنے والا

مطلوبه قلت وهذا معنى ما ورد في الحديث كلمة طيبة وفي النهاية وقد جاء

مطلب پانے کا گمان کرے میں کہتا ہوں یہی معنی ہیں اسکے جو حدیث میں آیا ہے کہ فال کلمہ طیبہ ہے اور نہایہ میں ہے اور بیشک طیرہ

الطيرة بمعنى الجنس والفأل بمعنى النوع ومنه أصدق الطيرة الفأل قلت

بمعنی الجنس یعنی عام آیا ہے اور فال بمعنی النوع یعنی جنس کا خاص آیا ہے جو طیرہ میں سچا فال ہے میں کہتا ہوں

يحتمل أن يكون هذا من قبيل المشاكلة فإن الطيرة لا شك أنه في اللغة

یہ احتمال باقی ہے کہ شاید اصدق الطیرۃ الفال الخ مشاکلت کی جہت سے ہو کیونکہ طیرہ بیشک لغت میں بمعنی تشاؤم کے

بمعنى التشاؤم وأما عموم الفأل فمسلم قال في القاموس الطيرة ما يتشاءم به

آیا ہے اور فال کا عام ہونا سو یہ ہم تسلیم کرتے ہیں قاموس میں کہتا ہے طیرہ وہ ہے جس سے بری فال لی جائے

أخرجه البخاري ومسلم وله ما في المرأة والفرس والمسكن وأخرجه صاحب
اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور مسلم میں یہ ہے عورت اور گھوڑے اور مکان میں اور موطا
الموطأ وأبو داود والترمذي والنسائي الرواية الأولى ولم يذكر العدوى
اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے پہلی روایت نقل کی ہے اور عدوی اور طیرہ کا
والطيرة وعن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن كان
ذکر نہیں کیا اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست ہے کسی چیز
في شيء ففي الفرس والمرأة والمسكن يعني الشؤم أخرجه البخاري ومسلم
میں تو گھوڑے اور عورت اور مسکن میں ہوگی یعنی نحوست اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے
والموطأ مثله وقال في حديثه في الربع والخادم والفرس أخرجه مسلم
[illegible]
والنسائي وعن حكيم بن معوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول
نقل کیا ہے اور حکیم بن معویہ سے روایت ہے کہتا ہے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
لا شؤم وقد يكون اليمن في الدار والمرأة والفرس أخرجه الترمذي وعن
نحوست کچھ نہیں اور کبھی برکت ہوتی ہے گھر اور عورت اور گھوڑے میں اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور ابوہریرہ
أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا طيرة وخيرها
سے روایت ہے کہتا ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں ہے طیرہ اور بہتر
الفأل قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما الفأل قال الكلمة الصالحة
فال ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال کیا ہوتی ہے فرمایا نیک کلمہ
يسمعها أحدكم أخرجه البخاري ومسلم وعن قطن بن قبيصة عن أبيه
جسکو تم میں سے کوئی سنے اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور قطن اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العيافة والطيرة والطرق
کہتا ہے کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ عیافہ اور طیرہ اور طرق
من الجبت أخرجه أبو داود وقال الطرق الزجر والعيافة الخط وقال
شیطانی کاموں میں سے ہیں اسکو ابوداود نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ طرق پرندوں کا اڑانا اور عیافہ لکیریں کھینچنا اور رزین نے شرح میں
في شرحه العيافة زجر الطير والتفاؤل بها كما كانت العرب تفعله عافه
کہا ہے کہ عیافہ پرندوں کا اڑانا اور ان سے شگون لینا جیسے عرب کے لوگ کیا کرتے تھے [illegible]

ولا يدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بك اخرجه ابو داود وعن

اور تیرے سوا سیئات کو کوئی نہیں دفع کرتا اور نہ پھرنا گناہ سے نہ قوت نیکی کی مگر تیرے سبب سے اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور

ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك الطيرة

مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیرہ شرک ہے طیرہ

شرك وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل اخرجه ابو داود وفي رواية الترمذي

شرک ہے اور ہم میں کوئی ایسا نہیں کہ طیرہ سے خالی ہو لیکن اللہ اسکو توکل کی برکت سے دور کر دیتا ہے اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور ترمذی کی روایت میں

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيرة من الشرك وما منا ولكن الله

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیرہ شرک سے ہے اور ہم میں ایسا کوئی نہیں کہ جسکے دل میں خیال نہ ہو لیکن

يذهبه بالتوكل قال الترمذي سمعت محمد بن اسمعيل يقول كان سليمان

توکل کی برکت سے دور کر دیتا ہے ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل سے سنا ہے کہتا تھا کہ سلیمان

ابن حرب يقول في هذا الحديث وما منا ولكن الله يذهبه بالتوكل هذا عندي

ابن حرب کہتا تھا کہ اس حدیث میں یہ عبارت وما منا لکن اللہ یذہبہ بالتوکل میرے نزدیک

قول عبد الله بن مسعود وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لا عدوى ولا طيرة ويعجبني الفال قالوا وما الفال قال كلمة طيبة اخرجه البخاري

نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور مجھکو نیک فال پسند ہے عرض کیا فال کیا ہوتی ہے فرمایا نیک کلمہ اسکو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے

ومسلم وللبخاري مثله وقال ويعجبني الفال الصالح الكلمة الحسنة ولمسلم

اور بخاری میں اسی طرح ہے اور فرمایا مجھکو فال صالح پسند ہے یعنی نیک کلمہ اور مسلم میں

مثله وقال الكلمة الطيبة وفي رواية ابي داود مثل البخاري واخرجه الترمذي

اسی طرح ہے اور فرمایا کلمہ پاکیزہ اور ابو داؤد کی روایت میں بخاری کی مثل ہے اور ترمذی نے پہلی روایت

الاولى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة وانما

نقل کی ہے اتنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور

الشوم في ثلث في الفرس والمرأة والدار وفي رواية قال ذكروا الشوم عند

نحوست سوائے تین چیزوں کے نہیں ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں اور ایک روایت میں ہے راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے نبی صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان كان الشوم ففي الدار والمرأة والفرس

علیہ وسلم کے پاس نحوست کا ذکر کیا سو آپ نے فرمایا اگر نحوست ہے بھی تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں

وأوفق لنا الى دار اخرى فقل العدد وذهب المال فقال دعوها ذميمة

وا اور توفیق دیا ہم کو ایک اور گھر میں تو پھر ہمارے سو گھٹتی کم ہو گئی اور مال جاتا رہا پس آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ برا ہے

اخرجه الموطا احاديث مالك الجامع الكبير الطيرة تجري بقدر رواه الحاكم

اسکو موطا نے نقل کیا ہے جامع کبیر کی حدیثیں طیرہ تقدیر سے ہوتی ہے اسکو حاکم نے مستدرک میں

في المستدرك عن عائشة الطيرة شرك رواه الترمذي واحمد والبخاري في

روایت کیا ہے عائشہ سے روایت ہے طیرہ شرک ہے اسکو ترمذی نے اور احمد نے اور بخاری نے

الادب وابن ماجه والحاكم في المستدرك عن ابن مسعود كان اهل الجاهلية

ادب میں اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے ابن مسعود سے روایت ہے اہل جاہلیت

يقولون انما الطيرة في المرأة والدابة والدار رواه الحاكم في المستدرك

کہا کرتے تھے نحوست صرف عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اسکو حاکم نے مستدرک میں

والبيهقي في شعب الايمان الشوم في ثلث في المرأة والمسكن والدابة

اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے نحوست تین میں ہے عورت اور گھر اور گھوڑے میں

رواه الترمذي والنسائي عن ابن عمر ان كان الشوم في شئ ففي الدار والمرأة

اسکو ترمذی اور نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اگر کسی شے میں نحوست ہوتی تو گھر اور عورت اور

والفرس رواه احمد والبخاري عن سهل بن سعد والبيهقي عن ابن عمر والنسائي

اور گھوڑے میں ہوتی اسکو احمد اور بخاری نے سہل بن سعد سے اور بیہقی نے ابن عمر سے اور نسائی نے جابر سے

عن جابر في الانسان ثلثة الطيرة والظن والحسد فمخرجه من الطيرة

روایت کیا آدمی میں تین صفات رہتے ہیں طیرہ اور بدگمانی اور حسد سو طیرہ سے تو آدمی کی خلاصی یوں ہے

ان لا يرجع ومخرجه من الظن ان لا يحقق ومخرجه من الحسد ان لا

کہ اپنے کام سے باز نہ رہے اور بدگمانی سے اسکی خلاصی یہ ہے کہ تحقیق نہ کرے اور حسد سے اسکی خلاصی یہ ہے کہ

يبغي رواه البيهقي في شعب الايمان عن ابي هريرة ورواه ابن صصرى في

ستم نہ کرے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ابن صصری نے اپنی امالی میں

اماليه والديلمي في مسند الفردوس بلفظ في المؤمن ثلث خصال

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ مومن میں تین خصلتیں ہوتی ہیں

الحديث ليس منا من تطير او تطير له او تكهن او تكهن له او سحر

الخ یہی حدیث ہے کہ ہم میں سے نہیں جس نے تطیر کیا اور نہ وہ جس کے واسطے تطیر کیا جائے کہانت کی یا جس کے واسطے کہانت کی گئی یا جادو کیا

الطیر یعیفہا اذا زجرہ والطرق الضرب بالحصی وقیل ہو الخط فی الرمل
الطیر یعیفہا جب اسکو اڑاتا ہے اور طرق کنکر سے مارنا اور کوئی کہتا ہے ریتے مین لکیر کھینچنی

کما یفعلہ المنجم لاستخراج الضمیر ونحوہ والجبت کل ما یعبد من دون اللہ وقیل
جیسے کہ نجومی کی بات ضمیر بتانے کے لئے عمل مین لاتے ہین اور جبت جو شئے کہ خدا کے سوا پرستش کیجاتی ہے اور کوئی کہتا ہے

ہو الکاہن والشیطان وقال الطیبی العیافۃ زجر الطیر والتفاؤل باسمائہا
جبت کاہن اور شیطان ہے اور طیبی کہتا ہے عیافت پرندہ کا اڑانا اور انکے ناموں اور بولیوں

واصواتہا وممرہا وہو من عادۃ العرب کثیرا فی اسفارہم یقال عاف
اور انکے آنیکی طرف سے شگون لینا اور عرب کی یہہ عادت سفر مین بہت تھی بولا کرتے ہین عاف

یعیف عیفا اذا زجر وحدس وظن والطرق ہو الضرب بالحصی الذی یفعلہ
یعیف عیفا جب پرندہ کو اڑاوے اور تخمین کرے اور گمان کرے اور طرق کنکر سے مارنا وہ جو عورتین

النساء وقیل ہو الخط فی الرمل والجبت ہو السحر والکہانۃ وقیل ہو کل ما عبد
کیا کرتی ہین اور کوئی کہتا ہے طرق ریتے مین لکیر کھینچنے اور جبت جادو اور کہانت یعنی غیب کی باتین بتانی اور کوئی کہتا ہے

من دون اللہ وقیل ہو الساحر وقولہ من الجبت معناہ من عمل الجبت وقالوا
کہ خدا کے سوا پرستش کیجاوے اور کوئی کہتا ہے جادوگر ہے اور من الجبت کے معنی یہہ ہین کہ جبت کا عمل ہے اور کہتے ہین کہ

لیست بعربیۃ وعن سعید بن جبیر ہی حبشیۃ وقال قطرب الجبت ہو الذی
عربی لفظ نہین ہے اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ یہہ حبشہ کا لفظ ہے اور قطرب کہتا ہے کہ جبت وہ شخص ہے جسمین

لا خیر عندہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کچھ بھلائی نہو اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انا کنا فی دار کثیر فیہا عددنا وکثیر فیہا اموالنا فتحولنا الی دار اخری
وسلم ہم ایک گھر مین رہتے تھے وہان ہماری گنتی بہت تھی اور ہمارے اموال بہت تھے پھر ہم ایک اور گھر مین جا رہے

فقل فیہا عددنا وقلت فیہا اموالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہان ہماری گنتی بھی تھوڑی ہوگئی اور مال بھی تھوڑا رہگیا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ذروہا ذمیمۃ اخرجہ ابو داود وعن یحیی بن سعید قال جاءت امراۃ الی
اسکو چھوڑ دو وہ برا ہے اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے اور یحیی بن سعید سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت دار سکناہا والعدد کثیر والمال
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی عرض کیا ایک گھر تھا ہم اسمین رہتے تھے اور گنتی بہت تھی اور مال

قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان شيء ففي الدار والفرس والمرأة قال فانكر ان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

يكون سمع ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم اشد النكرة وفي رواية فانكر ان

[illegible]

يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله وان يكون الشؤم في شيء وقال اذا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

وقع في نفسك منها شيء ففارقها بعها او اعتقها رواه ابن جرير وعن

[illegible] روایت کیا [illegible]

قتادة عن ابي حسان ان رجلين دخلا على عائشة فقالا ان ابا هريرة

قتادہ [illegible] ابو حسان [illegible] بیان کیا [illegible]

قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة في المرأة والفرس والدار

کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

فغضبت غضبا شديدا وقالت ما قاله انما قال كان اهل الجاهلية يتطيرون

عائشہ نہایت غصہ [illegible]

من ذلك رواه ابن جرير وعن ابن عمر ان امرأة جاءت الى النبي صلى الله عليه

[illegible] روایت کیا [illegible]

وسلم فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم سكنا دارا ونحن ذو وفر

[illegible]

فافتقرنا وساءت ذات بيننا واختلفنا فقال بيعوها او ذروها وهي ذميمة

[illegible]

رواه ابن جرير اعلم ان الاحاديث في هذا الباب اكثر من هذا وفيما ذكرناه

[illegible]

كفاية لشيء زائد وفهم بعضهم نفي تاثير الطيرة والنهي عن اعتقاده

[illegible]

مطلقا ومن بعضهم ثبوتها في المرأة والدار والفرس [illegible]

[illegible]

أو تُطُيِّر له رواه الطبراني في الكبير عن عمران بن حصين من ردته الطيرة

یا جسکے واسطے جاوے بدفالی لی روایت کیا اسکو طبرانی نے کبیر میں عمران بن حصین سے جس شخص کو طیرہ

عن حاجته فقد أشرك رواه أحمد والطبراني عن ابن عمرو الطيرة شرك

کام کرنے سے روک رکھے تو بیشک اس نے شرک کیا روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے ابن عمرو سے طیرہ شرک ہے

الطيرة شرك الطيرة شرك من خرج يريد السفر فرجع من طير فقد كفر

طیرہ شرک ہے طیرہ شرک ہے جو شخص سفر کا ارادہ کر کے نکلے پھر وہ طیرہ سے پھر آوے تو وہ اس کلام کا

بما أنزل على محمد لا شؤم فإن يك شؤم ففي الفرس والمرأة والمسكن من

منکر ہوا جو محمد پر نازل ہوا ہے کچھ نحوست نہیں اگر نحوست ہوتی تو گھوڑے میں اور عورت میں اور گھر میں ہوتی جسکو

ردته الطيرة عن حاجته فقد أشرك قالوا يا رسول الله وما كفارة ذلك

طیرہ کام سے روک رکھے اسنے بیشک شرک کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا کفارہ کیا ہے فرمایا

قال يقول اللهم لا طير إلا طيرك ولا خير إلا خيرك ولا إله غيرك الفال

یہ پڑھے الہی کوئی طیر نہیں ہے مگر تیرا طیر اور کوئی خیر نہیں ہے مگر تیری خیر اور سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے فال

مرسل والعطاس شاهد عدل لا شؤم وقد يكون اليمن في الدار والفرس

مرسل ہوتی ہے اور چھینک گواہ عادل ہے شوم نہیں ہے اور کبھی گھر میں اور گھوڑے میں برکت ہوتی ہے اور عورت میں

والمرأة رواه الترمذي وابن ماجه عن حكيم بن معوية يا لبيك نحن

برکت ہوتی ہے اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے حکیم بن معویہ سے روایت کیا ہے اے لبیک ہم نے

أخذنا فالك من فيك ولا شيء في الهام والعين حق وأصدق الطير

تیری فال تیرے منہ سے لی ہے اور ہام میں کچھ نہیں ہے اور نظر کا لگنا برحق ہے اور طیرہ میں صادق تر

الفال رواه أحمد والترمذي عن حابس لا طيرة وخيرها الفال الكلمة الصالحة

فال ہے اسکو احمد اور ترمذی نے حابس سے روایت کیا ہے طیرہ نہیں ہے اور بہتر اس سے فال ہے یعنی نیک کلمہ

يسمعها أحدكم رواه أحمد ومسلم عن أبي هريرة لا عدوى ولا طيرة ويعجبني

جو تم میں سے کوئی سن پاوے اسکو احمد اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور مجھکو فال

الفال رواه الدارقطني في المتفق عليه وعن ابن أبي مليكة قال قلت لابن

خوش آتی ہے اسکو دارقطنی نے متفق علیہ میں روایت کیا ہے اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہا میں نے ابن عباس سے

عباس كيف ترى في جارية لي في نفسي منها شيء فإني سمعتهم يقولون

کہا تمکو کیا معلوم ہے میری لونڈی ہے میرے دل میں اس سے کچھ ہے کیونکہ میں نے ان لوگوں کو سنا کہتے ہیں

To: www.al-mostafa.com

ناشزة غير ولود ولا مطيعة لزوجها او مكروهة ومستقبحة عنده وفي
الدار ضيقها وسوء جيرانها وعدم طيب هوائها وفي الفرس حرانها وغلاء
ثمنها وعدم موافقتها للمصلحة ونحو ذلك وفيه ارتكاب نوع من المجاز
الشؤم محمول على الكراهة التي سببها ما في الاشياء من مخالفة الشرع او
الطبع ويؤيده ما ذكر في شرح السنة كانه يقول ان كان لاحدكم دار يكره
سكناها او امرأة يكره صحبتها او فرس لا يعجبه فليفارقها بان ينتقل عن
الدار ويطلق المرأة ويبيع الفرس حتى يزول عنه ما يجده في نفسه من الكراهة
كما قال صلى الله عليه وسلم في جواب من قال يا رسول الله ...
انا كنا في دار كثير فيها ... ذروها ذميمة فامرهم بالانتقال عنها
ليزول عنهم ما يجدون من الكراهة لا انها سبب في ذلك في الواقع وتمام التدبير
على حقيقته والله اعلم الباب الثاني في العدوى قد ذكرنا الاحاديث
الناطقة بنفي العدوى والنهي عن القول به واعتقاده فيما سبق ولكن بقي
الاشكال في قوله صلى الله عليه وسلم وفر من المجذوم كما تفر من الاسد

السؤال وفيما كان من امر الجاهلية وهذا في معنى النفي والنهي او بلفظ الشرط

بالفعل یا جاہلیت کے زمانہ میں اور یہہ تو نفی اور نہی کے معنوں میں ہے یا شرط کے لفظ سے

مثل ان كان في شيء ففي هذه الاشياء معناه والله اعلم ليس التطير

جیسے اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی اسکے معنی اور اللہ بہتر جانتا ہے یہہ ہیں نحوست

في شيء وان فرض ثبوتها فهذه الاشياء مظنتها ومحلها ومناسبة لان

کسی چیز میں نہیں ہے اور اگر اسکا ثبوت فرض کیا جائے تو یہہ چیزیں اسکا ٹھکانا اور محل ہیں اور اسکے مناسب ہیں کہ ان میں

يكون فيها على طريقة قوله صلى الله عليه وسلم لو كان شيء سابق القدر

ہووے یہہ معنی اس حدیث کے طور پر کہ اگر کوئی شی تقدیر پر غالب آتی تو نظر

لسبقته العين وعليه كلام القاضي حيث قال ووجه تعقيبه قوله ولا

ضرور غالب آتی اور اسیپر قاضی کی بحث ہے جہاں انہوں نے یہہ کہا ہے اور وجہ لا طیرہ کے بعد

طيرة بهذه الشرطية يدل على ان الشؤم منفي عنها ايضا والمعنى ان الشؤم

اس شرطیہ کے لانے کی یہہ ہے یہ دلالت کرتی ہے کہ نحوست ان میں بھی نہیں ہے اور مراد یہہ ہے اگر نحوست کا

لو كان له وجود في شيء لكان في هذه الاشياء فانها اقبل الاشياء لها

وجود کہیں ہوتا تو ان چیزوں میں ہوتا کیونکہ یہہ چیزیں سب چیزوں سے زیادہ نحوست کے قبول کرنے والی ہیں

لكن لا وجود له فيها فلا وجود له اصلا انتهى وقد جاء عن عائشة وابن

لیکن نحوست کا وجود تو ان میں ہے ہی نہیں تو اسکا وجود اصلا نہیں ہے قاضی کا کلام تمام ہوا اور بیشک عائشہ اور ابن

عباس نفيها فيها صريحا فوجه التطبيق ان التاثير بالذات منفي والمؤثر

عباس سے نحوست کی نفی ان اشیاء میں صریح آئی ہے پس ان میں تطبیق کی وجہ یہ ہے کہ بالذات تاثیر کی نفی ہے مستقل منفی ہوا اور عالم

في الكل هو الله والكل بخلقه وتقديره واثباتها في هذه الاشياء بجريان عادة

اشیاء میں موثر بالذات صرف حق ہے اور سب چیزیں اسکی پیدائش اور تقدیر سے ہیں اور نحوست کا ثبوت ان تمام چیزوں میں جریان عادت

الله سبحانه بالخلق فيها وجعلها اسبابا عادية كالنار للاحراق ومثله

اللہ سبحانہ کی روسے ہے کہ ان میں پیدا کرتا ہے اور انکو عادت کے موافق سبب بنا دیا ہے جیسے مثلا آگ جلانے کے واسطے

فالنفي راجع الى التاثير بالذات والاثبات بالعادة والحكمة في خصوص

نحوست کی نفی بالذات تاثیر کی طرف پھرتی ہے اور ثبوت وجود عادی کی طرف ہے اور ان اشیاء کی خصوصیت کی حکمت

هذه الاشياء موكولة الى علم الشارع وقيل الشؤم في المراة ان يكون

علم شارع کی طرف حوالہ ہے اور کسی نے کہا ہے کہ عورت میں نحوست یہہ ہے کہ وہ

تحدثنا مع هذا الحديث حديثا آخر قد سكت عنه كنت تقول قال رسول الله
کہ تو ہم کو اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کرتا تھا جس سے اب چپ ہو رہا ہے کہتا تھا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لا عدوى فأبى أبو هريرة أن يعرف ذلك وقال لا يورد
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعدیہ نہیں ہے پھر ابو ہریرہ نے اس کے پہچاننے سے انکار کیا اور کہا کہ بیمار

ممرض على مصح فما رآه الحارث في ذلك حتى غضب أبو هريرة فرطن
تندرست کے پاس نہ لایا جائے [illegible] یہاں تک کہ ابو ہریرہ غضبناک ہو کر

بالحبشية فقال أبو سلمة ولعمري لقد كان أبو هريرة يحدثنا أن رسول الله
حبشی زبان میں کچھ بولے ابو سلمہ نے کہا [illegible] ابو ہریرہ ہم سے روایت کیا کرتا تھا کہ رسول

صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى فلا أدري أنسي أبو هريرة أو نسخ أحد
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعدیہ نہیں ہے پھر مجھ کو معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ بھول گئے یا ایک قول

القولين الآخر فإن قلت لما أنكر أبو هريرة روايته فلم تثبت قلت فيه
دوسرے کو منسوخ کر دیا اگر تو کہے کہ ابو ہریرہ نے جب اپنی روایت سے انکار کیا تو ثابت نہ ہوئی تو میں جواب دیتا ہوں کہ اس میں

كلام ذكر في الأصول وليس عدم الثبوت بمجرد إنكار الراوي على الإطلاق
بحث ہے جو اصول میں مذکور ہے اور راوی کے انکار سے علی الاطلاق عدم ثبوت نہیں ہو جاتا

ولو سلمنا فثبوت لا عدوى متحقق بأحاديث أخر وطرق متعددة
اور اگر ہم مان بھی لیں تو لا عدوی کا ثبوت [illegible] اور حدیثوں سے [illegible] طریقوں سے متحقق ہے

كما ذكرنا في أول الباب والتطبيق بين قوله لا عدوى وبين الأمر بالفرار من المجذوم
چنانچہ ہم ذکر کر چکے ہیں اول باب میں [illegible] عدوی کی نفی اور مجذوم سے بھاگنے کے حکم میں [illegible]

وبينه وبين قوله لا يحل ولا يورد ممرض على مصح فالآن نذكر
اور [illegible] لا یحل اور لا یورد ممرض الخ [illegible] سو اب ذکر کرتے ہیں

ما ذكره العلماء في تطبيق نفي العدوى مع الأمر بالفرار من المجذوم وقد ذكرنا
علماء نے جو عدوی کی نفی اور مجذوم سے بھاگنے کے امر کی تطبیق میں بحث کی ہے [illegible] مگر

المشهور المذكور في هذا الباب ويعلم من ذلك وجه التطبيق في الحديث
اس باب میں یہی بہت مشہور ہے اور اسی سے دوسری حدیث کی تطبیق کی وجہ معلوم

الثاني والله أعلم بالصواب فنقول قال الكرماني في شرح صحيح البخاري
ہو جاوے گی واللہ اعلم بالصواب سو ہم کہتے ہیں کرمانی نے شرح صحیح بخاری میں کہا ہے

نفيه العدوى وقوله ولا يحل الممرض على المصح وفي رواية ولا يوردن ممرض
نفی کو بیٹھنے کے بعد اور یہ جو حدیث ہے کہ بیمار اونٹوں والا اپنے چنگے اونٹوں والے کے پاس نہ آئے اور ایک روایت میں ہے نہ لاوے بیمار

على مصح والممرض صاحب الابل المرضى والمصح صاحب الابل الصحاح يعني قوله
اور ممرض وہ جس کے اونٹ بیمار ہوں اور مصح وہ جس کے اونٹ اچھے چنگے ہوں یعنی قول کے بعد

لا يعدي شيء شيئا ورده على الاعرابي حين قال فما بال الابل تكون في الرمل
کہ کوئی شے کسی شے کو بیماری نہیں لگاتی اور اعرابی پر رد کرنے کے بعد جب اعرابی نے عرض کیا کہ پھر کیا ہے کہ اونٹ ریت میں

كانها الظباء فيأتي البعير الاجرب فيدخل فيها فيجربها بقوله صلى الله عليه وسلم
جیسے ہرن پھرتے ہیں ایک خارشتی اونٹ آ کے ملتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے یعنی ارشاد صلی اللہ علیہ وسلم سے

فمن اعدى الاول وفي رواية جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
پس پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگا دی اور ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا

يا رسول الله النقبة تكون بمشفر البعير او بعجبه فتشتمل الابل كلها جربا
یا رسول اللہ ابتدا میں اونٹ کے ہونٹ یا پچھلے میں خارش ہوتی ہے پھر تمام اونٹوں میں خارش پھیل جاتی ہے

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما اعدى الاول لا عدوى ولا هامة ولا
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا پہلے کو کس چیز نے بیماری لگا دی تعدی بیماری اور ہامہ اور

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ومصيباتها ورزقها وقد ثبت
صفر اللہ نے ہر جان کو پیدا کیا پس اس کی عمر اور مصیبتیں اور رزق سب لکھ دیا ہے اور ثابت ہوا ہے

ان ابا هريرة كان يحدث بهما اي بقوله صلى الله عليه وسلم لا عدوى
کہ ابوہریرہ یہ دونوں مضمون روایت کیا کرتے تھے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول لا عدوی

وبقوله لا يورد ممرض على مصح ثم صمت بعد ذلك عن قوله لا عدوى واقام
اور یہ قول لا یورد ممرض علی مصح پھر اس کے بعد لا عدوی کی روایت سے چپ ہو گئے اور

على قوله لا يورد ممرض على مصح فانكر ابو هريرة حديث الاول فقالوا الم
قول پر لا یورد ممرض علی مصح قائم رہے پس ابوہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا سو لوگوں نے کہا کیا تم

نحدث انه لا عدوى فرطن بالحبشية قال ابو سلمة فما رأيته نسي
یہ حدیث روایت نہیں کرتے تھے کہ عدوی نہیں ہے پھر حبشہ کی بولی بولنے لگے ابو سلمہ نے کہا ہم نے نہیں دیکھا کہ ابوہریرہ کوئی اور

حديثا غيره وقال الحارث وهو ابن عم ابي هريرة قد كنت اسمعك يا ابا هريرة
حدیث بھول گئے ہوں پھر حارث نے کہ ابوہریرہ کا چچیرا بھائی ہے کہا ابوہریرہ میں تجھ سے سنا کرتا تھا

من الجدار المائل والسفينة المعيوبة وقد رد الفرقة الاولى على الثانية

دیوار سے اور ٹوٹی ہوئی کشتی سے بچتے ہیں اور فرقہ اول نے فرقہ ثانی کی

في استدلالهم بالحديثين ان النهي فيهما انما جاء شفقة على مباشر الامرين

استدلال پر جو ان دونوں حدیثوں سے کرتے ہیں رد کیا ہے کہ ان دونوں [illegible]

الامرين فتصيبه علة في نفسه او عاهة في ابله فيعتقد ان العدوى

شفقت کی راہ سے ہے کہ [illegible] علت یا اونٹوں میں آفت لگ جاوے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ عدوی

حق قال واری القول الثاني والتاويلين لما فيه من التوفيق بين

برحق ہے کہتا ہوں کہ دوسرا قول دونوں میں سے اچھی تاویل ہے کیونکہ اس میں ان حدیثوں کی توفیق ہے

الاحاديث الواردة فيه ثم ان القول الاول يفضي الى تعطيل الاصول

جو اس باب میں آئی ہیں پھر بیشک پہلا قول اصول طبیہ کو بیکار

الطبية ولم يرد الشرع بتعطيلها بل ورد باثباتها والعبرة به على وجه

لا يناقض اصول التوحيد ولا يناقض القول بها على الوجه الذي ذكرنا

واما استدلالهم بالقرائن المسوقة عليها فانا قد وجدنا الشارع يجمع

في النهي بين ما هو حرام وبين ما هو مكروه وبين ما هو لاداب

وبين ما ينهى عنه لمعان كثيرة ويدل على صحة ما ذكرنا قوله صلى الله

عليه وسلم للمجذوم المبايع قد بايعناك فارجع وقوله صلى الله عليه وسلم

المجذوم الذي اخذ بيده فوضعها معه في القصعة كل ثقة بالله

وتوكلا عليه ولا سبيل الى التوفيق بين هذين الحديثين الا بما بيناه

قوله لا عدوى أي لا عدوى بطبعه ولكن بقضاء الله تعالى وإجراء

کہ یہہ قول لا عدوی یعنی عدوی بالطبع موثر نہیں ہے و لیکن اللہ تعالیٰ کی قضا و حکم سے اور موافق اجرار

العادة فالنهي عن إيراد الممرض على المصح وقال وفر من المجذوم وقيل

عادت کے ہوتا ہے یہہ اسلئے مرض کے جانے سے مصح پر منع فرمایا اور فرمایا کہ مجذوم سے بھاگ اور کہا گیا ہے

إنه مستثنى من لا عدوى وقال التوربشتي قد اختلف العلماء في تأويل قوله

کہ مجذوم سے فرار لا عدوی میں سے مستثنیٰ ہے اور توربشتی کہتا ہے کہ علماء میں لا عدوی کی تاویل میں

لا عدوى فمنهم من يقول إن المراد منه نفي ذلك وإبطاله على ما يدل

اختلاف ہے بعضے تو یہہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد عدوی کی نفی اور ابطال ہے جیسا کہ ظاہر

عليه ظاهر الحديث والقرائن المسوقة على العدوى وهم الأكثرون ومنهم

حدیث اور عدوی کے متعلقات قرائن دلالت کرتی ہیں یہہ لوگ تو بہت ہیں اور بعضے وہ ہیں

من يرى أنه لم يرد إبطالها فقد قال صلعم وفر من المجذوم فرارك من

جنکو یہہ خیال ہے کہ عدوی کا ابطال مراد نہیں ہے چنانچہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجذوم سے ایسا بھاگ جیسا کہ شیر سے

الأسد وقال لا يوردن ذو عاهة على مصح وإنما أراد بذلك نفي ما كان

بھاگتا ہے اور یہہ فرمایا کہ آفت رسیدہ مصح پر نہ جاوے اس سے یہی نفی مراد ہے جو

يعتقده أصحاب الطبيعة فإنهم كانوا يرون أن العلل المعدية مؤثرة

طبیعت کے جاننے والے اعتقاد کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ یہہ سمجھتے تھے کہ متعدی بیماریاں بیشک موثر ہوتی ہیں

لا محالة فأعلمهم بقوله هذا أن ليس الأمر على ما يتوهمون بل هو متعلق

سو آنحضرت نے اس قول لا عدوی سے جتلا دیا کہ تاثیر یوں نہیں ہے جو تم وہم باندھتے ہو بلکہ وہ مشیت الٰہی سے

بالمشية إن شاء الله كان وإن لم يشأ لم يكن ويشير إلى هذا المعنى

متعلق ہے اگر اللہ چاہے تو تاثیر ہووے اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو اور آپکا یہہ ارشاد فمن اعدی الاول

قوله فمن أعدى الأول أي إن كنتم ترون أن السبب في ذلك العدوى

اسی طرف اشارہ ہے یعنی اگر تم یہہ جانتے ہو کہ اسکا سبب صرف عدوی ہی ہے

لا غير فمن أعدى الأول وبين بقوله وفر من المجذوم وبقوله لا يوردن

اور کچھ نہیں تو پہلے کو کس نے بیماری لگا دی اور اس قول سے مجذوم سے بھاگ اور اس قول سے آفت رسیدہ

ذو عاهة على مصح أن مداناة ذلك من أسباب العلة فليتق اتقاءه

مصح کے پاس نہ جاوے بیان فرمایا کہ ان لوگوں سے ملنا بیماری کا سبب ہوتا ہے سو اس سے ایسا بچے جیسے ... ہو۔

المريض بالصحيح سببا لإعدائه مرضه ثم قد يتخلف ذلك عن سببه كما

[illegible]

في غيره من الأسباب كذا جمع بينهما ابن الصلاح تبعا لغيره والأولى في

[illegible]

الجمع بينهما أن يقال إن نفيه صلى الله عليه وسلم العدوى باق على عمومه

[illegible]

وقد صح قوله صلى الله عليه وسلم لا يعدي شيء شيئا وقوله فمن أعدى الأول

[illegible]

يعني أن الله سبحانه وتعالى ابتدأ ذلك في الثاني كما ابتدأه في الأول

[illegible]

وأما الأمر بالفرار من المجذوم فمن باب سد الذرائع لئلا يتفق للشخص

[illegible]

الذي يخالطه شيء من ذلك بتقدير الله تعالى ابتداء لا بالعدوى

[illegible]

المنفية فيظن أن ذلك بسبب مخالطته فيعتقد صحة العدوى فيقع

[illegible]

في الحرج فأمر بتجنبه حسما للمادة والله أعلم هذا كلام الشيخ في الشرح

[illegible]

وقال فيما نقل عنه في حاشية ويدل عليه أكل النبي صلى الله عليه وسلم

[illegible]

مع مجذوم حيث كان يعلم أن لا يصيبه شيء إلا بإذن الله وكان أمنا من

[illegible]

أن يقع في مثل هذا الظن لو أصابه مكروه والأمر ليس إلا لمن لا يجد

[illegible]

نفسه صدق اليقين ويتوهم أن يحدث له في نفسه لشيء لو أصابه شفقة

[illegible]

هذا الوجه يبين بالأول التوقي من أسباب التلف وبالثاني التوكل

اس وجہ سے کہ پہلی حدیث سے تلف کے اسباب سے احتراز ثابت ہوتا ہے اور دوسری حدیث سے باوجود اسباب

على الله في مشاركة الأسباب ليثبت بالأول التعرض للأسباب وهو

مشارکت کے اللہ پر توکل ظاہر ہوتا ہے تاکہ اول حدیث سے اسباب سے احتراز ثابت ہووے اور یہ تو

سنة وبالثاني ترك الأسباب وهو حالة وقال الطيبي في حديث رواه

سنت ہے اور دوسری حدیث سے اسباب کا ترک اور یہ ایک حالت ہے اور طیبی کہتے ہیں اس حدیث میں جو عمرو بن شرید

عمرو بن الشريد كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فأرسل إليه النبي صلى الله

نے روایت کی ہے کہ ثقیف کے وفد میں ایک شخص مجذوم تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم إنا قد بايعناك فارجع رواه مسلم هذا إرشاد إلى الرخصة من

اس کو کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت کر لیا اب چلا جا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یہ جو کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم لمن لم يكن له درجة التوكل أن يراعي الأسباب

کی طرف سے رخصت کا ارشاد ہے اس شخص کے حق میں کہ جس کو توکل کا درجہ حاصل نہ ہو کہ وہ اسباب کی رعایت کیا کرے

فإن لكل شيء من الموجودات خاصية وأثرا أودعها فيه الحكيم جل

کیونکہ موجودات کے تمام اشیاء میں خاصیت اور اثر ہوتا ہے کہ اس کو حکیم جل وعلا نے انہیں ودیعت

وعلا وقال البغوي في الجذام ذو رائحة تسقم من أطال مجالسته و

رکھا ہے اور بغوی کہتا ہے اور کسی کا قول ہے کہ جذام میں ایک بو ہوتی ہے جو اس کو بیمار کر دیتی ہے جو اس کی ہم نشینی اور

مواكلته ومضاجعته وليس من العدوى بل من باب الطب كما يضر

ساتھ کھانا اور ساتھ سونا بہت اختیار کرے اور عدوی کی قسم سے نہیں ہے بلکہ طب کی قسم سے ہے جیسے کہ ناگوار

بأكل ما يعاف وشم ما يكره والمقام في مقام لا يوافق هواؤه وكل ذلك بإذن

طعام یعنی جس شی کے کھانے سے اور بو سونگھنے سے بیمار ہوتا ہے ... سو اس ... ہوا موافق نہ ہو بیمار ہو جاتا ہے

الله تعالى وما هم بضارين به من أحد إلا بإذن الله وقال الشيخ

اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوا اور وہ بگاڑ نہیں سکتے کسی کا بغیر اذن اللہ کے اور شیخ امام

الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني في شرح نخبة الفكر وجه الجمع

حافظ ابن حجر عسقلانی نخبۃ الفکر کی شرح میں کہتا ہے ان دونوں میں تطبیق کی

بينهما أن هذه الأمراض لا تعدي بطبعها لكن الله تعالى جعل مخالطة

وجہ یہ ہے کہ یہ امراض بالطبع ... لیکن اللہ تعالیٰ نے ... بیماری کی

الاحادیث ومن الله التوفیق روی انه کانت قریش فی جدب شدید وضیق
متعارف ہے اور توفیق اللہ ہی سے ہے روایت کرتے ہیں کہ قریش سخت کال اور بڑی تنگی میں
عظیم فلما حملت به صلی الله علیه وسلم اخضرت الارض وحملت الاشجار
مبتلا تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل نے قرار پکڑا تو زمین سرسبز ہوگئی اور درخت بارور ہوگئے
واتاهم الوسع من کل جانب فسمیت تلک السنة التی حمل فیها رسول الله
اور انکو ہر طرف سے فراخی آنی شروع ہوئی سو اس سال کا نام جسمیں رسول اللہ صلی اللہ
صلی الله علیه وسلم سنة الفتح والابتهاج وفی حدیث ابن اسحق ان امنة
علیہ وسلم کا حمل رہا سنۃ الفتح والابتہاج ہوگیا اور ابن اسحق کی حدیث میں ہے کہ آمنہ
کانت تحدث انها اتیت وانا بین النائمة والیقظة حین حملت به صلعم فقیل
کہا کرتی تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل رہا تو میں کچھ سوتی کچھ جاگتی تھی میری آنکھ لگی تھی کہ کوئی آیا اور کہنے لگا کہ
لها انک حملت بسید هذه الامة وقالت ما شعرت بانی حملت به ولا وجدت
بیشک تجھکو اس امت کے سردار کا حمل ہے اور وہ کہتی ہے مجھکو اس حمل کی خبر نہیں تھی اور نہ اسکا کچھ بوجھ
له ثقلا ولا وحما کما تجد النساء الا انی انکرت رفع حیضی وقد جاء فی بعض
معلوم ہوتا تھا اور نہ [illegible] جیسا کہ عورتوں کو ہوتی ہے [illegible]
الاحادیث مرفوعا انه قال صلی الله علیه وسلم حملت بی امی کاثقل ما تحمل
مرفوع حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری ماں کو میرا حمل [illegible]
النساء وجعلت تشتکی الی صواحباتها ثقل ما تجد ثم ان امی اتیت منامها
حمل رہا اور آپ نے اپنی ہمجولیوں سے اس بوجھ کا جو پاتی تھی شکوہ کرنا شروع کیا پھر میری ماں نے خواب میں دیکھا کہ
ان الذی فی بطنها نور الحدیث وفیه ان امه علیه الصلوة والسلام
انکے پیٹ میں جو ہے سو نور ہے آخر حدیث تک اور اسی حدیث میں ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی ماں کو
وجدت الثقل فی حملها وفی سائر الاحادیث انها لم تجد ثقلا وجمع الحافظ
اپنے حمل میں بوجھ معلوم ہوا اور اور تمام احادیث میں ہے کہ انکو بوجھ نہ معلوم ہوا اور حافظ
ابو نعیم بینهما بان الثقل کان فی ابتداء علوقها به والخفة عند استمرار
ابونعیم نے ان میں تطبیق دی ہے کہ ابتداء علوق میں تو ثقل تھا اور حمل کی باقی مدت میں خفت تھی
الحمل بها فیکون علی الحالین خارجا عن المعتاد المعروف وعن
سو ان دونوں حالت میں عادت مشہورہ سے برخلاف تھا اور

عليه واخذ لحجزه من الوقوع في بحر الشرك الخفي جزاه الله تعالى عن امته خير

کے وسیلے ہے اور بس مانعت سے ہو کہ شرک خفی کی دریا میں نہ جا پڑے بدلہ دے اللہ تعالی آنحضرت کو امت کی طرف سے اچھی سی اچھی

الجزاء واعطاه الوسيلة والفضيلة واللواء وصلى الله عليه وسلم وشرف

جزا دیوے اور وسیلہ اور فضیلت اور لوا عطا کرے صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرف کرے

وكرم هذا كلامه وحيث ختم بالصلوة على النبي عليه الصلوة والسلام

اور مکرم کرے یہ شیخ کی تقریر ہے اور جبکہ آپ نے نبی کی صلوۃ پر کلام ختم کیا تو ہم نے بھی کلام

ختمنا بالكلام والله اعلم

درود پر ختم کیا واللہ اعلم

شهر الربيع الاول

ماہ ربیع الاول

واولى واحق ما يذكر فيه ذكر مولده ووفاته صلى الله عليه وسلم وما

اور اس میں جو مذکور ہوئے تو اولی اور سزاوار آئین حضرت کی پیدائش اور وفات کا ذکر ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور جو

يتبعه من الاحكام ونختمه بذكر رؤيته عليه الصلوة والسلام في المنام

احکام اس کے متعلق ہیں اور ہم اس باب کو حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھنے کے ذکر پر تمام کرینگے

ففيه بابان الباب الاول في مولده صلى الله عليه وسلم

سو اس میں دو باب ہیں پہلا باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں ہے

اعلم ايها المحب الصادق ايدك الله بنور اليقين ونور قلبك بذكر سيد المرسلين

اے محب صادق خدا تجھکو یقین کے نور سے تائید اور تیرے دل کو سید المرسلین کی یاد سے منور کرے

صلى الله عليه وسلم وعلى اله وصحبه اجمعين انه لما حملت منه برسول الله

درود خدا کا آپ پر اور سلام آپکی آل اور تمام یاروں پر جان کہ جب حضرت آمنہ کو رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم ظهر بحمله عجائب وحل لايجاده غرائب ذكرت في كتب

علیہ وسلم حمل میں آئے تو اس حمل کے سبب سے عجیب عجیب حال ظاہر ہوئے اور ان کے پیدا ہونے کے حالات تاریخ کی کتابوں میں

السير ووردت به الاخبار وقد اقتصرنا منه ما يعرف به اصل القضية

مذکور ہیں اور حدیثوں میں آئی ہیں اور ہم نے ان میں سے اسی پر اقتصار کیا جس میں اصل حال معلوم ہو جائے

واوردنا من الاخبار ما ورد وصح من الطريق المتعارف به في رواية

اور حدیثوں میں سے ہم وہی لاتے ہیں جو صحیح مروی ہوا ہے اور اس طور پر جو احادیث کی روایتوں میں

صلى الله عليه وسلم فنظرت اليه فاذا هو ساجد وقد رفع اصبعه الى السماء

صلے اللہ علیہ وسلم کو جدا ہوتے دیکھا تو میں نے انکو دیکھا وہ سجدہ میں تھے اور اپنی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف اٹھا رکھی تھیں

كالمتضرع المبتهل ثم رأيت سحابة بيضاء قد اقبلت من السماء حتى

جیسے کوئی عاجزی سے زاری کرتا ہو پھر میں نے ایک سفید ابر دیکھا کہ آسمان کی طرف سے آیا یہاں تک کہ

غشيته فغيبته عني فسمعت مناديا ينادي طوفوا به مشارق

انکو ڈھانک لیا پھر میری نظر سے غائب کر دیا پھر میں نے پکارنے والے کو سنا کہ پکارتا تھا کہ اسکو زمین کی مشارق

الارض ومغاربها وادخلوه البحار ليعرفوه باسمه ونعته وصورته

اور مغارب میں پھراؤ اور اسکو دریاؤں میں داخل کرو تاکہ وہ انکو نام سے اور نعت سے اور صورت سے پہچان لیں

ويعلموا انه سمي فيها الماحي لا يبقى شيء من الشرك الا محي في زمنه ثم

اور جان لیں کہ انکا نام ماحی ہے شرک میں سے کچھ باقی نہیں رہیگا مگر انکے زمانہ میں مٹ جائیگا پھر

تجلت عنه في اسرع وقت وروى محمد بن سعد من حديث جماعة

جلدی سے وہ ابر انپر سے ہٹ گیا اور محمد بن سعد نے ایک جماعت کی حدیث سے روایت کی جنمیں عطاء اور

منهم عطاء وابن عباس ان امنة بنت وهب قالت لما فصل مني تعني

ابن عباس بھی شامل ہیں روایت کرتا ہے کہ آمنہ بنت وہب نے بیان کیا ہے جب وہ مجھ سے جدا ہوئے یعنی

النبي صلى الله عليه وسلم خرج معه نور اضاء له ما بين المشرق والمغرب ثم

نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ ایک نور نکلا کہ مشرق اور مغرب کے بیچ سب روشن کر دیا پھر

وقع الى الارض معتمدا على يديه ثم اخذ قبضة من التراب فقبضها ورفع

نبی صلعم زمین پر ہاتھوں کا سہارا لگا کر واقع ہوئے پھر مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی اور اپنا سر

راسه الى السماء وروى الطبراني انه لما وقع الى الارض وقع مقبوضة اصابع يديه

آسمان کی طرف اٹھایا اور طبرانی روایت کرتا ہے کہ حضرت صلعم جب زمین پر آئے تو انگلیاں بند کئے ہوئے

مشيرا بالسبابة كالمسبح بها واخرج احمد والبزار والطبراني والحاكم

انگشت شہادت سے سبحان اللہ پڑھنے والے کی طرح اشارہ کئے ہوئے تھے اور احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم

والبيهقي عن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال اني عبد الله وخاتم النبيين وان ادم لمنجدل في طينته وساخبركم

فرمایا میں اللہ کا بندہ اور نبیوں کا ختم کرنے والا تھا اور بیشک آدم اپنی مٹی میں پڑے ہوئے تھے اور میں انکو جلد خبر دونگا

ابی زکریا یحیی بن عائذ بقی صلی اللہ علیہ وسلم فی بطن امہ تسعة اشھر
یحیی بن عائذ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ان کے پیٹ میں پورے نو مہینے رہے

کملا لا تشکو وجعا ولا مغصا ولا ریحا ولا ما یعرض لذوات الحمل من
آمنہ کو نہ تو درد کی شکایت تھی اور نہ آفت پیچ اور نہ کوئی زحمت اور نہ وہ حال جو حاملہ عورتوں کو

النساء وکانت تقول واللہ ما رأیت من حمل ھو اخف منہ ولا اعظم برکة
پیش آتا ہے اور یہ کہا کرتی تھیں اللہ کی قسم میں کوئی حمل نہ دیکھا جو اس سے زیادہ ہلکا ہو اور نہ اس سے برکت میں

منہ ولما تم لھا من حملھا شھران توفی عبد اللہ وقیل توفی وھو فی
زیادہ اور جب آپکے حمل پر دو مہینے گزرے تو عبد اللہ نے وفات پائی اور کوئی کہتا ہے کہ وفات جب پائی آپ

المھد والراجح المشھور ھو الاول مات فی طریق مکة راجعا من المدینة
مہد میں تھے اور غالب و مشہور پہلی روایت ہے مکہ کے راستہ میں مدینہ سے پلٹتے ہوئے مر گئے اور

دفن بالابواء وروی ابن نعیم من حدیث ابن عباس قال کانت آمنة
ابوا میں مدفون ہوا اور ابن نعیم ابن عباس کی حدیث میں سے روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ آمنہ

تحدث وتقول اتانی آت حین مر بی من حملی ستة اشھر فی المنام وقال لی
روایت کرتی اور کہتی تھی کہ میرے پاس جب میرے حمل پر چھ مہینے گزر گئے خواب میں کوئی آنیوالا آیا اور کہا کہ

یا آمنة انک قد حملت بخیر العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا واکتمی
آمنہ بیشک تجھکو خیر العالمین کا حمل رہا ہے جب تو انکو جنے تو انکا نام محمد رکھنا اور اپنا حال

شأنک قالت ثم لما اخذنی ما یاخذ النساء وذکرت عجائب مما رأت
چھپا رکھنا کہتی تھی پھر جب میرا وہ حال ہوا جو عورتوں کا ہوا ہے اور اسنے عجیب عجیب حالات جو دیکھے تھے بیان کئے

من الطیور البیض مناقیرھا من الزمرد واجنحتھا من الیاقوت ورجال
یعنی سفید رنگ پرندے کہ چونچیں زمرد کی اور انکے بازو یاقوت کے اور مرد

ونساء فی الھوی بایدیھم اباریق من فضة کشف اللہ عن بصری فرأیت
اور عورتیں ہوا میں اڑتی ہوئی انکے ہاتھوں میں چاندی کے چھاگل تو اللہ تعالی نے میری نگاہ پر سے پردہ اٹھا دیا میں نے

مشارق الارض ومغاربھا ورأیت ثلثة اعلام مضروبات علما بالمشرق
مشرق اور مغرب دیکھ لی اور تین نیزے گڑے ہوئے دیکھے ایک نیزہ مشرق میں

وعلما بالمغرب وعلما علی ظھر الکعبة فلما اخذنی المخاض فوضعت محمدا
اور ایک نیزہ مغرب میں اور ایک نیزہ کعبہ کی چھت پر پس جس وقت مجھکو درد زہ شروع ہوا اور جنی محمد

صلى الله عليه وسلم قال يا معشر يهود طلع نجم احمد الذي يولد في هذه الليلة
علیہ وسلم پیدا ہوے تو اس یہودی نے کہا اے جماعت یہود احمد کا ستارہ چمک آیا جو اس رات کو پیدا ہوگا
وعن عائشة قالت كان يهودي سكن مكة فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول
اور عائشہ سے روایت ہے کہتی ہیں ایک یہودی مکہ میں بستا تھا جب وہ رات آئی کہ جس میں رسول اللہ
الله صلى الله عليه وسلم قال يا معشر القريش هل ولد فيكم مولود قالوا لا نعلم
صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے تو اس یہودی نے پوچھا اے جماعت قریش کیا تم میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا ہمکو خبر نہیں
قال انظروا فانه ولد في هذه الليلة نبي هذه الامة بين كتفيه علامة فانصرفوا
یہودی نے کہا بہلا دیکھو تو اس واسطے کہ اس رات میں اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اسکے دونوں شانوں کے بیچ میں نشان ہے سو قریش گئے
فسألوا فقيل لهم ولد لعبد الله بن عبد المطلب غلام فذهب اليهودي
اور پوچھا پاچھا پس انکو کہا گیا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹا ہوا ہے پھر وہ یہودی انکے ساتھ
معهم الى امه فاخرجته لهم فلما راى اليهودي العلامة خر مغشيا عليه
حضرت کے ماں کے پاس گیا جب انہوں نے انکو دکھایا جب یہودی نے وہ نشان دیکھا تو غش کھا کر گر پڑا
وقال ذهبت النبوة من بني اسرائيل يا معشر قريش اما والله ليسطون
اور کہا اے جماعت قریش بنی اسرائیل میں سے نبوت نکل گئی یاد رکھو اللہ کی قسم تمکو بڑا ہی غلبہ
بكم سطوة يخرج خبرها من المشرق والمغرب رواه يعقوب بن سفيان
حاصل ہوگا اسکی خبر مشرق سے مغرب تک پھیل جاویگی اسکو یعقوب بن سفیان نے سند
باسناد حسن كما قاله في فتح الباري ومن عجائب ولادته ايضا ما روي
حسن سے روایت کیا ہے چنانچہ فتح الباری میں کہا ہے اور حضرت کی ولادت کے عجائب میں سے ہے جو مروی ہے کہ
من ارتجاج ايوان كسرى وسقوط اربعة عشر شرفة من شرفاته وغيض
کسریٰ کا ایوان ہل گیا اور اسکے کنگروں میں سے چودہ کنگرے گر گئے اور طبریہ کا
بحيرة طبرية وخمود نار فارس وكان لها الف عام لم تخمد رواه غير واحد
دریا خشک ہوگیا اور فارس کی آگ بجھ گئی اور یہ آگ ہزار برس سے کبھی نہیں بجھی تھی اسکو بہت لوگوں نے روایت کیا ہے
وهو مشهور وفي سقوط اربعة عشر شرفة اشارة الى انه يملك منهم
اور یہ مشہور ہے اور چودہ کنگرے گرنے میں یہ اشارہ ہے کہ انہیں سے کنگروں کی گنتی پر
بعدد الشرفات وقد ملك منهم في اربع سنين عشرة وقد ملك الباقون
ملوک ہوجاوینگے اور بیشک انہیں سے چار برس کی مدت میں دس ملوک ہوگئے اور باقی کے چار

عن ذلك دعوة ابي ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رأت وكذلك
لیئے باپ حضرت ابراہیم کی دعوت اور عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کے خواب کا اثر ہوں جو دیکھتے تھے اور نبیوں کی

امهات الانبياء يرين وان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت حين
مائیں اسی طرح دیکھا کرتی ہیں اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں صاحبہ نے جبکہ جنا تو

وضعته نورا اضاء له قصور الشام قال الحافظ ابن حجر صححه ابن حبان
ایک ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محل ظاہر ہوگئے حافظ ابن حجر کہتا ہے کہ اس حدیث کو ابن حبان نے

والحاكم وله طرق كثيرة والى هذا اشار العباس بن عبد المطلب في شعره
اور حاکم نے صحیح بتایا ہے اور اسکی روایتیں بہت طرح پر ہیں اور اسی مضمون کیطرف عباس بن عبد المطلب نے اپنے شعر میں اشارہ کیا ہے

حيث قال شعر وانت لما ولدت اشرقت الارض واضاءت بنورك الافق
چنانچہ یہ کہا ہے اور تو جب پیدا ہوا تو زمین روشن ہوگئی اور تیرے نور سے افق چمک گئی

فنحن في ذلك الضياء وفي النور وسبيل الرشاد نخترق ووجه تخصيص الشام
سو ہم اسی روشنی اور نور میں ہدایت کا رستہ چلتے ہیں اور شام کی خصوصیت کی وجہ

بنوره انها دار ملكه كما ذكر كعب ان في الكتب السابقة محمد رسول الله صلى
نور کے ساتھ یہ ہے کہ شام آپکا دار الملک ہے چنانچہ کعب نے ذکر کیا ہے کہ کتب سابقہ میں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم مولده بمكة ومهاجره بيثرب وملكه بالشام ولهذا اسرى به
اللہ علیہ وسلم کا مولد مکہ میں ہے اور ہجرت کا مقام یثرب یعنی مدینہ ہے اور آپکا ملک شام ہے اور اسی واسطے معراج کی شب حضرت

صلى الله عليه وسلم الى الشام الى البيت المقدس كما هاجر قبله ابراهيم عليه
صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کیطرف بیت المقدس تک لیگئے تھے جیسے پہلے ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے

السلام الى الشام وبها ينزل عيسى بن مريم وهي ارض المحشر والمنشر وجاء في الحديث
شام کیطرف ہجرت کر گئے تھے اور شام ہی میں عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور شام ہی حشر و نشر کی زمین ہے اور صحیح حدیث میں

الصحيح عليكم بالشام فانها خيرة الله من ارضه يجتبي اليه خيرته من عباده
آیا ہے کہ شام کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ شام تمام زمین میں خدا کی برگزیدہ ہے اور وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو وہاں اختیار کرتے ہیں

ومن عجائب ولادته صلى الله عليه وسلم ما اخرجه البيهقي وابو نعيم انه
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے عجائب میں سے یہ ہے جو بیہقی اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے

كان يهودي سكن مكة للتجارة فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله
کہ ایک یہودی تجارت کے واسطے مکہ میں رہتا تھا جب وہ رات آئی جس میں رسول اللہ

بجبرئيل ختنه حين طهر قلبه قال الذهبي وهذا منكر فائدة اعلم ان

تھا جبرئیل نے ختنہ کیا تھا جب کہ آپکا دل پاک کیا تھا اور ذہبی کہتا ہے یہ روایت منکر ہے فائدہ سمجھ لے کہ

الختان هو قطع القلفة التي تغشي الحشفة من الرجل وقطع بعض الجلدة

ختنہ اس چمڑے کا کاٹ ڈالنا ہے جو مردوں کے سر ذکر کو ڈھانکے ہوئے ہوتا ہے اور عورت کا کچھ وہ چمڑا قطع کرنا

التي في اعلى الفرج من المرأة ويسمى ختان الرجل اعذارا بالعين المهملة

جو اعلی فرج پر ہوتا ہے اور مردوں کے ختنہ کو تو اعذار کہتے ہیں عین مہملہ

والذال المعجمة والراء المهملة وختان المرأة خفضا بالخاء المعجمة

اور ذال معجمہ اور راء مہملہ سے اور عورت کے ختنہ کو خفض کہتے ہیں خاء معجمہ

والفاء والضاد المعجمة وقد اختلف العلماء هل هو واجب وسنة فذهب

اور فاء اور ضاد معجمہ سے اور علماء میں بیچ اختلاف ہے کہ ختنہ واجب ہے یا سنت ہے سو اکثر

اكثرهم الى انه سنة وليس بواجب وهو قول ابي حنيفة ومالك وبعض اصحاب

علماء کا تو یہ مذہب ہے کہ سنت ہے واجب نہیں ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعضے شافعی مذہب علماء کا یہی

الشافعي وذهب الشافعي الى وجوبه وهو مقتضى قول سحنون من المالكية وذهب

قول ہے اور امام شافعی کا مذہب وجوب کا ہے اور یہی مقتضی ہے مالکیوں میں سے سحنون کے قول کا اور بعضے

بعض اصحاب الشافعي الى انه واجب في حق الرجال وسنة في حق النساء

شافعی علماء کا یہ مذہب ہے کہ مردوں کے حق میں تو واجب ہے اور عورتوں کے حق میں سنت ہے

واحتج من قال انه سنة بحديث ابي المليح بن اسامة عن ابيه ان النبي

اور جو علماء سنت کہتے ہیں انکی حجت ابی الملیح بن اسامہ کی حدیث ہے جو انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال الختان سنة للرجال مكرمة للنساء رواه احمد في

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ختنہ مردوں کے واسطے سنت ہے اور عورتوں کے واسطے بزرگی ہے روایت کیا اسکو احمد نے اپنی مسند میں

مسنده والبيهقي واجاب من اوجبه بانه ليس المراد بالسنة هنا خلاف

اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور واجب کہنے والوں نے یہ جواب دیا ہے کہ اس حدیث میں سنت سے مراد وہ نہیں جو واجب کے

الواجب بل المراد به الطريقة واحتجوا على وجوبه بقوله تعالى ان اتبع

مقابل ہوتی ہے بلکہ سنت سے مراد طریقہ ہے اور اسکے وجوب پر اس آیت سے حجت پکڑی ہے کہ جل

ملة ابراهيم حنيفا وثبت في الصحيحين من حديث ابي هريرة قال قال

ابراہیم کے دین پر جو یکطرفہ تھا اور صحیحین میں ابو ہریرہ کی حدیث سے ثابت ہو گیا ہے کہ رسول اللہ

الى خلافة عثمان ذكره فى المواهب اللدنية ومن ذلك ما وقع من زيادة حراسة
عثمان کی خلافت تک معلوم ہوگئے انکو مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے اور واسطے ... یہ ہے جو شہب سے آسمان کی

السماء بالشهب وقطع رصد الشياطين ومنعهم من استراق السمع وولد صلى الله
نگہبانی زیادہ ہوگئی اور شیاطین کی کمین گاہ قطع ہوگئی اور بات چرانے سے شیاطین کو مانعت ہوئی اور حضرت صلی اللہ

عليه وسلم معذورا اى مختونا مسرورا اى مقطوع السرة كما روى من حديث ابى هريرة
علیہ وسلم معذور یعنی مختون اور مسرور یعنی ناف بریدہ پیدا ہوئے چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ

عنه صلى الله عليه وسلم وابن عمر عند ابن عساكر وهو فى الطبرانى فى الاوسط وابو نعيم
علیہ وسلم سے مروی ہے اور ابن عمر کی ابن عساکر کے پاس ہے اور طبرانی اوسط میں اور ابو نعیم اور

والخطيب وابن عساكر من طرق عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال من كرامتى
خطیب اور ابن عساکر نے کئی طریقوں سے روایت کیا ہے انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کے نزدیک

على ربى انى ولدت مختونا ولم ير احد سوءتى وصححه ايضا فى المختارة قال الحاكم
میری بزرگی ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا اور اسکو مختارہ میں بھی صحیح کہا ہے حاکم

فى المستدرك تواترت الاخبار انه عليه الصلوة والسلام ولد مختونا ولعله اراد
مستدرک میں کہتا ہے خبریں متواتر ہیں کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مختون پیدا ہوئے اور شاید تواتر

بتواتر الاخبار اشتهارها وكثرتها فى السير لا من طريق السند المصطلح عليه
اخبار سے کتب سیر میں شہرت اور کثرت مراد ہے نہ سند کا وہ طریقہ مراد ہے جس پر حدیث کے اماموں نے

عند ائمة الحديث وقد ضعفه بعضهم وبه صرح ابن القيم ثم قال ليس
اصطلاح مقرر کی ہے حالانکہ اسکو بعضوں نے ضعیف کہا ہے اور اسی کی تصریح ابن القیم نے کی ہے پھر کہا ہے

هذا من خصائصه صلى الله عليه وسلم فان كثيرا من الناس ولد مختونا وفى
یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص میں سے نہیں ہے کیونکہ اکثر لڑکے مختون پیدا ہوتے ہیں اور

الوشاح لابن دريد قال ابن الكلبى بلغنا ان آدم خلق مختونا واثنى
ابن درید کی وشاح میں ہے کہ ابن الکلبی کہتا ہے ہم نے سنا ہے کہ آدم مختون پیدا ہوئے اور انکے بعد

عشر نبيا من بعده خلقوا مختونين وآخرهم محمد صلى الله عليه وسلم وحكى انه
بارہ اور نبی مختون پیدا ہوئے اور ان میں سے پچھلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حکایت کرتے ہیں

ختنه جده عبد المطلب يوم سابعه وصنع له مادبة وسماه محمدا وقيل ان
انکا ختنہ انکے دادا عبد المطلب نے ساتویں دن کیا تھا اور انکے سبب ضیافت کی تھی اور حضرت کا نام محمد رکھا اور کہتے ہیں

الجوزي الاتفاق عليه وكذا اختلف ايضا في اي يوم من الشهر فقيل
اسپر علماء کا اتفاق نقل کیا ہے اور ایسا ہی بعد میں اختلاف ہے کہ مہینے کے کونسے دن پیدا ہوئے کوئی کہتا ہے کہ
انه غير معين وانما ولد يوم الاثنين من ربيع الاول من غير تعيين والجمهور
وہ تاریخ معین نہیں اتنا ہی ہے کہ ربیع الاول میں پیر کے دن کسی تاریخ میں پیدا ہوئے اور جمہور علماء
على انه يوم معين منه فقيل لليلتين خلتا منه وقيل لثمان خلت
اسپر ہیں کہ تاریخ معین ہے سو کوئی کہتا ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ اور کوئی کہتا ہے آٹھویں تاریخ
منه قال الشيخ قطب الدين القسطلاني وهو اختيار اكثر اهل الحديث
شیخ قطب الدین قسطلانی کہتا ہے کہ اکثر اہل حدیث نے یہی تاریخ اختیار کی ہے
ونقل عن ابن عباس وجبير بن مطعم وهو اختيار اكثر من له معرفة
اور ابن عباس اور جبیر بن مطعم سے منقول ہے کہ یہی تاریخ ان لوگوں نے اختیار کی ہے جو کہ اس حال کی
بهذا الشان واختاره الحميدي وشيخه ابن حزم وحكى القضاعي في
واقف ہیں اور حمیدی اور اسکے استاد ابن حزم نے بھی اختیار کیا ہے اور قضاعی نے
عيون المعارف اجماع اهل السير عليه ورواه الزهري عن محمد بن جبير
عیون المعارف میں اہل تاریخ کا اجماع اسی پر بیان کیا ہے اور یہی زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے
بن مطعم وكان عارفا بالنسب وايام العرب فقيل لعشر وقيل لاثني عشر وهو
روایت کیا ہے اور محمد نسب کے اور عرب کے حالات کا واقف تھا اور کوئی کہتا ہے دسویں تاریخ اور کوئی بارھویں تاریخ اور یہی
المشهور وعليه عمل اهل مكة في زيارتهم موضع مولده صلى الله عليه وسلم
مشہور ہے اور اہل مکہ کا عمل موضع مولد حضور علیہ السلام کی زیارت کرنے میں
في هذا الوقت قال الطيبي اتفقوا على انه ولد يوم الاثنين ثاني عشر ربيع
اسی وقت پر ہے طیبی کہتا ہے کہ اسپر اتفاق کیا ہے کہ حضرت صلعم پیر کے دن ربیع الاول کی بارھویں تاریخ
الاول انتهى وفي قوله اتفقوا نظر وفيه ما ذكرنا واختلفوا ايضا
پیدا ہوئے انتہی اور طیبی جو اتفاق کا قائل ہے اس میں نظر ہے جیسا اوپر گذرا ہے معلوم ہوتا ہے اس وقت میں جو
في الوقت الذي ولد فيه والمشهور انه يوم الاثنين فعن قتادة الانصاري
بھی اختلاف ہے اور مشہور یہی ہے کہ پیر کے دن پیدا ہوئے قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ
انه صلى الله عليه وسلم سئل عن صيام يوم الاثنين فقال ذلك يوم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پیر کے دن کے روزہ کو پوچھا فرمایا یہ وہ دن ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم اختتن ابراهيم عليه السلام وهو ابن ثمانين
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسّی برس کی عمر میں موضع
سنة بالقدوم ورواه وروى ابو داود من قوله صلى الله عليه وسلم للرجل
قدوم میں ختنہ کیا تھا اور ابو داؤد کی اس روایت سے جس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا اس شخص کو
الذي اسلم الق عنك شعر الكفر واختتن واحتج القفال على وجوبه بان
جو مسلمان ہوا تھا کہ کفر کا نشان دور کر اور ختنہ کر لے اور قفال ختنہ کے واجب ہونے پر یہ دلیل لایا ہے کہ
بقاء القلفة يحبس النجاسة ويمنع صحة الصلوة فيجب ازالتها واختلف
پوست ذکر کا باقی رہنا نجاست کو روک رکھتا ہے اور نماز کو فاسد کر دیتا ہے سو اس کا دور کرنا واجب ہے اور اس کے وقت
في وقته فقال القائلون بالوجوب وقته بعد البلوغ لانه محل الوجوب
میں اختلاف ہے سو واجب کہنے والے کہتے ہیں کہ ختنہ کا وقت بلوغ کے بعد ہے کیونکہ بلوغ وجوب کا محل ہے
وقال بعض اصحاب الشافعية يجب على الولي ان يختن الصبي قبل
اور بعضے شافعی مذہب والے کہتے ہیں کہ ولی پر واجب ہے کہ بچہ کا ختنہ قبل
البلوغ والظاهر ان من قال بالسنة فوقته عنده قبل البلوغ لان
البلوغ کرے اور ظاہر یہ ہے کہ جو علما سنت بتاتے ہیں تو ان کے نزدیک ختنہ کا وقت بلوغ سے پہلے ہے کیونکہ
ستر العورة واجب فلا يترك للسنة والله اعلم واختلف في عام ولادته
ستر عورت واجب ہے تو سنت کے واسطے ترک نہ کرنا چاہیے واللہ اعلم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صلى الله عليه وسلم فالاكثرون على انها عام الفيل وبه قال ابن عباس
کے سال ولادت میں اختلاف ہے سو اکثر علما تو اس قول پر ہیں کہ عام الفیل ہے اور یہی ابن عباس کا قول ہے
ومن العلماء من حكى الاتفاق عليه وقال كل قول يخالفه وهم والمشهور
اور بعضے اس سال کو متفق علیہ بیان کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو قول اس کے خلاف ہے وہ وہم ہے اور مشہور
انه ولد بعد الفيل بخمسين يوما واليه ذهب السهيلي في جماعة وقيل
یہ ہے کہ سال فیل کے بعد پچاس روز پیچھے پیدا ہوئے اور سہیلی کا مع جماعت یہی مذہب ہے اور کوئی کہتا ہے
بخمس وخمسين حكاه الدمياطي في اخرين واختلفوا ايضا في الشهر الذي
پچپن دن پیچھے یہ دمیاطی اور لوگوں کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کس مہینہ میں
ولد فيه والمشهور انه الربيع الاول وهو قول جمهور العلماء ونقل ابن
پیدا ہوئے ... ربیع الاول ... اکثر علما کا قول ... ابن جوزی ...

فيكم اهل البيت بثلث خصال نعرفه فقد اتى على من منها انه طلع
تم میں لے اہل بیت تین خصلت پر ہو جنکو میں جانتا ہوں سو دو انہیں خصلتوں پر ہو چکی ہیں ایک یہ کہ اسکا ستارہ
نجم البارحة وانه ولد اليوم وان اسمه محمد رواه ابو جعفر بن ابي شيبة
شب گذشتہ میں طالع ہوا اور وہ آج پیدا ہوا اور یہہ کہ اسکا نام محمد ہے اسکو ابو جعفر بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے
واخرجه ابو نعيم في الدلائل بسند فيه ضعف وقيل كان مولده عليه
اور ابو نعیم نے اسکو دلائل میں ایسی سند سے نقل کیا ہے کہ اسمین ضعف ہے اور کوئی کہتا ہو کہ حضرت علیہ الصلوة و
الصلوة والسلام عند طلوع الغفر وهو ثلثة انجم صغار ينزلها القمر
السلام کی پیدائش غفر کے طلوع کیوقت ہے اور غفر تین چھوٹے ستارے ہیں جنمین قمر نزول کرتا ہے
وهو مولد النبيين ووافق ذلك من الشهور نيسان وهو برج الحمل
اور نبیوں کی پیدائش کا یہی وقت ہے اور اسکے مطابق مہینوں میں نیسان تھا اور یہہ برج حمل
وكان لعشرين مضت منه وقيل ولد ليلا لما من حديث عائشة رض
اور اس مہینہ میں سے بیسوین تاریخ تھی اور کوئی کہتا ہے رات کیوقت پیدا ہوے کیونکہ عائشہ رض کی حدیث گذر چکی ہے
قال الشيخ بدر الدين الزركشي والصحيح ان ولادته عليه الصلوة والسلام
شیخ بدر الدین زرکشی کہتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ حضرت علیہ الصلوة والسلام کی پیدائش
كانت نهارا قال واما ما روى من تدلي النجوم فضعفه ابن دحية
دن میں تھی کہتا ہے اور وہ جو ستاروں کا گرنا مروی ہوا ہے اسکو ابن دحیہ نے ضعیف کر دیا ہے
لاقتضائه ليلا قال وهذا لا يصلح ان يكون تعليلا فان زمان
کیونکہ یہہ قول رات کو ہوتا ہے کہتا ہے اور یہہ علت ٹھیک نہیں ہو سکتی کیونکہ نبوت کے
النبوة صالح للخوارق ويجوز ان يسقط النجوم نهارا انتهى قال العبد
وقت خوارق ہوا ہی کرتے ہیں اور جائز ہے کہ ستارے دن کو ٹوٹیں انتہی عبد الضعیف
الضعيف يحتمل ان يكون سقوط النجوم في ليلة ولادته صبيحتها
کہتا ہے کہ یہہ ہو سکتا ہے کہ ستاروں کا ٹوٹنا اس رات کو ہوا ہو جسکی صبح کو پیدا ہوے
والاضافة في قولهم سقطت النجوم او نزلت الشهب في ليلة
اور انکے اس قول کی اضافت کہ ستارے ٹوٹے اور شہاب اترے حضرت صلی اللہ
مولده صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى ثم اذا قلنا انه ولد ليلا فذاك
علیہ وسلم کی پیدائش کی رات کیطرف اسی معنی سے ہو پھر اگر ہم یہہ کہیں کہ حضرت صلعم رات کو پیدا ہوے تو وہ

ولدت فيه وانزلت علي فيه النبوة رواه مسلم وهذا يدل على انه وله

جسمین میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھپر نبوت اتری ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت دن کو

نهارا وفي المسند عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ولد صلى الله عليه وسلم

پیدا ہوئے اور مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن

يوم الاثنين واستنبئ يوم الاثنين وخرج من مكة مهاجرا الى المدينة يوم

پیدا ہوئے اور پیر کے دن نبی ہوئے اور پیر کے دن مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت

الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين انتهى وكذا فتح مكة ونزول سورة المائدة

کی اور پیر کے دن حجر اسود کو اٹھایا تمام ہوا اور ایسے ہی مکہ کی فتح اور سورۂ مائدہ کا نزول

يوم الاثنين وقد روي انه ولد عند طلوع الفجر فعن عبد الله بن عمرو بن

پیر کے دن ہوا اور روایت ہے کہ حضرت صلعم طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے پس عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے

العاص قال كان بمر الظهران راهب يسمى عيصا من اهل الشام وكان

روایت ہے کہتا ہے کہ مر الظہران میں ایک نصرانی درویش تھا عیص نام شام کا رہنے والا وہ

يقول يوشك ان يولد فيكم يا اهل مكة مولود يدين له العرب ويملك

کہا کرتا تھا کہ تم میں اے مکہ والو ایک لڑکا پیدا ہونے کو ہے کہ عرب اسکا دین قبول کرینگے اور عجم کا

العجم وهذا زمانه فكان لا يولد بمكة مولود الا سال عنه فلما كان صبيحة

مالک ہو جاویگا اور اسکا یہی وقت ہے پھر وہ راہب جب مکہ میں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو اسکا حال پوچھا کرتا پھر جب

اليوم الذي ولد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج عبد المطلب

اس دن کی صبح کا وقت آیا جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عبد المطلب روانہ ہوا

حتى اتى عيصا فنادى فاشرف عليه فقال له عيص كن اباه فقد ولد

یہانتک کہ عیص کے پاس پہنچا پھر اسکو پکارا اس نے اوپر سے جھانکا پھر عیص نے کہا تو اسکا مربی ہو جا بیشک تم میں

فيكم ذلك المولود الذي كنت احدثكم عنه يوم الاثنين ويبعث يوم

وہ بچہ پیدا ہوا جسکا میں ذکر کیا کرتا تھا پیر کے دن پیدا ہوا ہے اور پیر کے دن

الاثنين ويموت يوم الاثنين قال ولد الليلة مع الصبح مولود قال

نبی ہوگا اور پیر کے دن وفات پاویگا عبد المطلب نے کہا آج رات صبح کے وقت ایک لڑکا پیدا ہوا ہے

فما سميته قال محمدا قال والله لقد كنت اشتهي ان يكون هذا المولود

اسکا کیا نام رکھا ہے کہا محمد کہا قسم ہے اللہ کی تمہارے گھر کی آرزو تھی کہ یہ مولود

کان هذا ابولهب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی فی النار
اس ابولہب کافر کا جسکی مذمت میں قرآن اترا ہے یہہ حال ہوکہ دوزخ کے اندر اسکا عوض ملا کہ

بفرحه لیلة مولد النبی صلی الله علیه وسلم فما حال المسلم من امته یسر
وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شب پیدائش کو خوش ہوا تھا پھر آپکی امت کے مسلمان کا حال کیا ہوگا جو حضرت

بمولده ویبذل ما تصل الیه قدرته فی محبته صلی الله علیه وسلم لعمری
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے خوش ہوتے ہیں اور آپکی محبت میں جہانتک انکی قدرت پہنچتی ہے خرچ کرتے ہیں قسم ہے

انما کان جزاؤه من الله الکریم ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم ولا
خدا کریم کیطرف سے اسکی اور کچھ جزا نہیں ہے کہ اسکو اپنے فضل عمیم سے جنت نعیم میں داخل کرے اور

زال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده صلی الله علیه وسلم ویعملون الولائم
اہل اسلام ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے مہینہ میں محفل کرتے ہیں اور کھانا پکاتے ہیں

ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون
اور اس مہینہ کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات دیتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور اچھے اچھے کار خیر میں

فی المبرات ویعتنون بقراءة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته
زیادتی کرتے ہیں اور حضرت صلعم کا مولود شریف پڑھتے ہیں اور ان پر ہر ایک فضل عمیم کی

کل فضل عمیم ومما جرب من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری
برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اسکا مجرب خاصہ یہہ ہے کہ وہ اس سال بھر امن امان ہے اور حاجت

عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم الله امرء اتخذ لیالی شهر مولده المبارک
روائی اور مقصود برآری کی بڑی بشارت ہے پس اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جو مولد مبارک کے مہینہ کی راتوں کو

اعیادا لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض وعناد واطنب ابن
عیدیں بنالیوے تاکہ اسپر جسکے دل میں مرض اور عناد ہے بڑی سخت علت ہو اور بیشک ابن حاج نے

الحاج فی المدخل فی الانکار علی ما احدثه الناس من البدع والاهواء
مدخل میں اسپر بڑا ہی انکار کیا ہے جو لوگوں نے بدعتیں اور ہوا ہوس اور حرام مزامیر ایجاد کئے ہیں

والغناء بالآلات المحرمة عند عمل المولد الشریف فالله تعالی یثیبه
گانا بجانا بروقت محفل مولود شریف کے نکالی کہ وہ بدعت ہے سو اللہ اسکو جزا دیوے

علی قصده الجمیل ویسلک بنا سبیل السنة فانه حسبنا ونعم
قصد جمیل پر اور ہمکو سنت کے رستہ پر چلنا نصیب کرے کیونکہ ہمارا کافی اور اچھا

الليلة افضل من ليلة القدر بلا شبهة لان ليلة المولد ليلة ظهوره
رات لیلۃ القدر سے بلا شبہ بہتر ہے کیونکہ سید الکونین کی رات تو حضرت صلے اللہ

صلی الله عليه وسلم وليلة القدر معطاة له وما شرف بظهور ذات المشرف
علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہوا اور شب قدر آپ کو عطا ہوئی ہے اور جو چیز کہ بسبب ظہور ذات پاک شرف

من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطيه ولان ليلة القدر شرفت بنزول الملائكة
الذات کی مشرف ہوئی ہو وہ اس چیز سے کہ وہ مشرف ہوئی ہے اس کو عطا ہونے کے سبب بہتر ہے اور اسلئے کہ شب قدر تو مشرف ہے کہ اس میں فرشتے

فيها وليلة المولد شرفت بظهوره صلى الله عليه وسلم ولان ليلة
اترتے ہیں اور سید الکونین کی رات میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی شرافت ہوا اور اسلئے کہ شب

القدر وقع التفضل فيها على امة محمد صلى الله عليه وسلم وليلة المولد
قدر کی فضیلت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر ہے اور سید الکونین کی رات

الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات فهو الذي بعثه الله
فضیلت تمام موجودات پر ہے پس محمد صلعم وہ ہیں کہ انکو اللہ

تعالى رحمة للعالمين وعمت به نعمته على جميع الخلائق من اهل السموات
تعالیٰ نے تمام عالم کی رحمت کے واسطے بھیجا ہے اور انکے سبب سے آسمان و زمین کی تمام خلائق پر اسکی نعمت

والارضين ذكر رضاعه صلعم وارضعته صلى الله عليه وسلم ثويبة
پوری ہوئی ہے دودھ پینے آپ صلعم کے دودھ پینے کا ذکر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے

عتيقة ابي لهب اعتقها حين بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم
جو ابولہب کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھی دودھ پلایا جب ثویبہ نے ابولہب کو حضرت صلعم کی پیدائش کا مژدہ سنایا تو اسکو آزاد کر دیا تھا

وقد رئي ابو لهب بعد موته في النوم فقيل له ما حالك قال في النار
اور ابولہب کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے کہا آگ میں ہوں

الا انه خفف عني كل ليلة اثنين وامص من بين اصبعي هاتين ماء
اتنا ہے کہ ہر پیر کی رات کو مجھ پر تخفیف ہو جاتی ہے اور ان دونوں انگلیوں میں سے پانی چوس لیتا ہوں

واشار الى راس اصبعه وان ذلك باعتاقي لثويبة عندما بشرتني
اور اپنی دونوں انگلیوں کے سرے کیطرف اشارہ کیا اور یہ تخفیف اسلئے ہے کہ میں نے ثویبہ کو جسوقت کہ اسنے مجھکو

بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضاعها له قال ابن الجزري فاذا
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی بشارت سنائی تھی آزاد کر دیا تھا اور اسنے حضرت کو دودھ پلایا تھا ابن الجزری کہتے ہیں جب

بل علیه بما شاء من اللبن فحولته الى الایسر فابى وكانت تلك حالته

اسپر متوجہ ہوے جتنے دودھ کو دل چاہا پھر پیتے انکو بائیں پستان کی طرف ... یہی طریقہ

وقال اهل العلم اعلمه الله تعالى ان له شريكا فالهمه العدل

اہل علم کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے انکو ... کہ انکا شریک ہے ... حلیمہ کہتی ہیں کہ

وروى اخوه ثم اخذته فما هو الا ان جئت به ركبي وقام

... اور انکا بھائی بھی سیر ہو گیا پھر میں نے انکو لیا ... اور میرا صاحب

صاحبي تعني زوجها الى شارف لنا تلك فاذا انها لحافل فحلب فشرب وشربت

شوہر ... اونٹنی کی طرف ... تو وہ دودھ سے بھری ہوئی ... پیا اور میں نے بھی پیا

حتى روينا وبتنا بخير ليلة قالت حليمة فودع الناس بعضهم بعضا

یہاں تک کہ ہم تازہ ہو گئے اور ... رات ... حلیمہ کہتی ہے ... ایک دوسرے سے رخصت ہوئے

وودعت انا ام النبي صلى الله عليه وسلم ثم ركبت اتاني واخذت محمدا بين

اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کو رخصت کیا پھر میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور محمد

يدي صلى الله عليه وسلم قالت فنظرت الى الاتان قد سجدت نحو الكعبة

صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا ... وہ کہتی ہیں ... گدھی کو دیکھا کہ ... کعبہ کی طرف تین بار

ثلاث سجدات ورفعت راسها الى السماء ثم مشت حتى سبقت دواب الناس

... اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پھر چلی ... لوگوں کی سواریوں سے

الذين كانوا معي فجعلن يتعجبن منها ويقلن ان لها لشانا عظيما قالت ثم

... ساتھ تھے ... وہ تعجب کرتے ... اسکی شان بہت بڑی ہے حلیمہ کہتی ہیں پھر

قدمنا منازل بني سعد ولا اعلم ارضا من ارض الله اجدب منها

بنی سعد کے منازل میں پہنچے اور ... کوئی جگہ اللہ کی زمین ... خشک ... نہ تھی

فكانت غنمي تروح عليه فقدمنا به شباعا لبنا فنحلب ونشرب وما

میری بکریاں ... سیر ہو کر ... دودھ ... ہم دوہتے اور پیتے ... اور کوئی

حلب انسان قطرة لبن ولا يجدها في ضرع حتى كان الحاضرون

انسان ... ایک بوند بھی ... اور نہ تھنوں میں پاتا تھا یہاں تک کہ میری قوم کے

من قومنا يقولون لرعاتهم اسرحوا حيث يسرح راعي غنم بنت

... لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے کہ ... جہاں ... بکریوں کا چرواہا چرایا کرتا ہے

الوکیل ثم تشرف وتسعد بارضاعه الحلیمة السعدیة قالت حلیمة

وکیل ہے پھر حلیمہ سعدیہ کے دودھ پلانے سے مشرف اور سعادتمند ہوئی حلیمہ کہتی ہیں

فیما رواه الطبرانی والبیهقی وابو نعیم وغیرهم قدمت مكة فی زمرة من بنی

چنانچہ انکو طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ میں بنی سعد کے زمرہ میں

سعد نلتمس الرضاع فی سنة شهباء فقدمت علی اتان لی ومعی

مکہ کو چلی ہم عورتیں سخت سال میں بچہ دودھ پلانے کو تلاش کرتی تھیں میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آئی اور میرے ساتھ

صبی وشارف لنا لا اجد فی ثديی ما یغنیه ولا فی شارفنا ما یغذیه

ایک بچہ تھا اور ہمارے پاس اونٹنی کلاں تھی نہ میں اپنے پستان میں اتنا پاتی تھی کہ اسکو سیر کرے اور نہ ہماری اونٹنی میں تھا کہ غذا کرے

فوالله ما علمت منا امراة الا وقد عرض علیها رسول الله صلی الله

پھر اللہ کی قسم ہم میں کوئی ایسی عورت معلوم نہیں کہ جس پر پیش نہ کئے گئے ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم فتاباه اذا قیل یتیم فوالله ما بقی من صواحبی امراة الا اخذت

پیش کئے گئے ہوں پر وہ انکار کرتی تھی جب کہا جاتا تھا کہ یہ یتیم ہیں پھر اللہ کی قسم میری ساتھیوں میں سے کوئی عورت باقی نہ رہی جس نے

رضیعا غیری فلما لم اجد غیره قلت لزوجی والله انی لاکره ان ارجع

دودھ پلانے والا بچہ نہ لیا پھر جب میں نے سوا آپکے اور نہ پایا تو میں نے اپنے شوہر سے کہا خدا کی قسم مجھے یہ خوش نہیں آتا کہ میں سب ساتھیوں

من بین صواحبی لیس معی رضیع لانطلقن الی ذلك الیتیم فلاخذنه

میں خالی ہاتھ چلوں کہ میرے پاس رضیع نہ ہو میں تو اس یتیم کیطرف جاتی ہوں اور البتہ اسکو لیتی ہوں

فذهبت فاذا انه مدرج فی ثوب ابیض من اللبن یفوح منه المسك

پھر میں گئی پس دیکھوں تو دودھ سے زیادہ سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں انہیں سے مشک کی خوشبو چلی آتی ہے

وتحته حریرة خضراء راقد علی قفاه یغط فاشفقت ان اوقظه من

اور انکے تلے سبز حریر بچھا ہے چت پڑے سوتے ہیں خراٹے لیتے ہیں ان کا حسن و جمال دیکھ کر مجھکو

نومه لحسنه وجماله فدنوت منه رویدا فوضعت یدی علی صدره

شفقت آئی کہ انکو جگاؤں پھر میں آہستہ آہستہ انکے پاس گئی اور میں نے اپنا ہاتھ آپکے سینہ پر رکھا

فتبسم ضاحکا وفتح عینیه ینظر الی فخرج من عینیه نور حتی دخل

پس آنحضرت نے ہنسکر تبسم کیا اور آنکھیں کھول دیں میری طرف دیکھنے کو تب آپکی آنکھوں سے ایک روشنی نکلی یہاں تک

خلال السماء وانا انظر فقبلته بین عینیه واعطیته ثدیی الایمن

کہ آسمان میں داخل ہوئی اور میں دیکھتی تھی پھر میں نے آنکھوں کے بیچ میں بوسہ لیا اور انکو داہنی پستان دی

ویحدثنی ویلهینی عن البکاء واسمع وجبته یسبح تحت العرش وقال

ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھکو رونے سے بہلاتا تھا اور میں اسکے گرنے کی آواز سنتا تھا کہ عرش کے تلے سجدہ کرتا تھا اور صابونی

الصابونی هذا حدیث غریب الاسناد والمتن وفی المعجزات حسن والمناغاة

کہتا ہے اس حدیث کی اسناد غریب ہیں اور معجزات میں اسکا متن حسن ہے اور مناغات

المحادثة وقد ناغت الام صبیها ای لاطفته وشاغلته بالمحادثة و

بات چیت ہے اور ناغت الام صبیها یعنی ماں نے اپنے بچہ سے مناغات کی یعنی اسپر لطف کیا اور اسکو باتوں اور کھیل میں

الملاعبة واخرج البیهقی وابن عساکر عن ابن عباس قال کانت

لگا دیا اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہا ہے کہ

حلیمة تحدث انها اول ما فطمت رسول الله صلی الله علیه وسلم

حلیمہ بیان کرتی تھی کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ چھڑایا تو آپ بولے

تکلم فقال الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا فلما

اور کہا اللہ بڑا ہے اور اللہ کی بڑی حمد ہے اور اللہ کی تسبیح ہے صبح اور شام پھر جب کچھ

ترعرع کان یخرج وینظر الی الصبیان یلعبون فیجتنبهم واخرج ابن سعد

بڑے ہو گئے تو باہر جاتے تھے اور لڑکوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے پر الگ رہتے اور ابن سعد نے

قال کانت حلیمة لا تدعه یذهب مکانا بعیدا فغفلت عنه یوما فخرج

روایت کی ہے کہ حلیمہ انکو چھوڑتی نہ تھی کہ کہیں دور چلے جاویں پھر ایک دن غافل ہو گئی سو وہ نکل گئے

مع اخته الشیماء فی الظهیرة الی البهم فخرجت حلیمة تطلبه حتی تجده

شیما کے ساتھ دوپہر کے وقت مویشی میں چلے گئے اور حلیمہ ڈھونڈتی نکلی یہاں تک کہ پایا

مع اخته فقالت فی هذا الحر فقالت اخته یا امه ما وجد اخی حرا

ساتھ بہن کے کہنے لگی کہ اس گرمی میں انکی بہن بولی اماں جی میرے بھائی نے گرمی نہیں پائی

رایت غمامة تظل علیه اذا وقف وقفت واذا سار سارت حتی انتهی الی هذا

میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ ٹھہرتے تھے تو ابر انپر سایہ کرتا تھا اور جب چلتے تھے تو ابر ساتھ چلتا تھا آخر اس جگہ

الموضع وکان صلی الله علیه وسلم یشب شبابا لا یشبه الغلمان قالت

آ پہنچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے نہیں بڑھتے حلیمہ

حلیمة فلما فصلته قدمنا به علی امه ونحن احرص شیء علی مکثه فینا

کہتی ہے جب میں نے انکو جدا کیا یعنی دودھ چھڑایا تو انکی ماں کے پاس لے آئی اور ہمکو بڑی آرزو تھی کہ ہمارے پاس رہیں

اِذ ہو یبیت فتروح اغنامہم جیاعا ما تبض بقطرۃ لبن فتروح اغنامی شباعا
جب ہالکہ بھوکی اونکی بکریان چرکو بھوکی پھرتی تھین دودہ کی بوند نہین دیتی تھین اور سیری کی بکریان دودہ سے

لبنا ولم تزل حلیمۃ تتعرف الخیر والسعادۃ وتفوز منہ بالحسنی وزیادۃ
بھری ہوئی ہوتی تھین اور حلیمہ ہمیشہ خیر اور سعادت دیکھتی رہی اور خوبیان حاصل کرتی رہی اور بڑھتی گئی

شعر لقد بلغت فی الہاشمی حلیمۃ ۔ مقاما علا فی ذروۃ العز والمجد
شعر بیشک حلیمہ ہاشمی کے سبب سے ایسے درجہ کو پہنچی کہ عزت اور بزرگی کے کنگرہ سے بڑھ گئی

وزادت مواشیہا واخصب ربعہا ۔ وقد عم ہذا السعد کل بنی سعد
اور اسکے مواشی بڑھ گئے اور اسکا گھر تر و تازہ ہو گیا اور بیشک یہ سعد ہر ایک بنی سعد سے بزرگ ہو گئی

قال ابن الجراح رایت فی کتاب الترقیص لابی عبد اللہ محمد بن المعلی
ابن الجراح کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ محمد بن المعلی ازدی کی کتاب ترقیص میں

الازدی ان فی شعر حلیمۃ مما کانت ترقص بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا ہے کہ حلیمہ کے شعر میں وہ ہیں جنسے حلیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا کرتی تھی

شعر یا رب اذا اعطیتہ فابقہ ۔ واعلہ الی العلی وارقہ ۔ وادحض اباطیل
شعر الٰہی اگر تو نے اسکو دیا ہے تو اسکو زندہ رکھ اور اسکو بلند درجہ پر پہنچا اور ترقی دے اور اسکی کرتب باطل

العدی بحقہ ۔ وکانت الشیماء اختہ من الرضاعۃ تحضنہ وترقصہ وتقو
دشمنوں کو کر دے اور حضرت صلعم کی رضاعی بہن شیما نام انکو گود میں لیتی اور کھلایا کرتی اور یہ کہا کرتی

شعر ہذا اخی لم تلدہ امی ۔ ولیس من نسل ابی وعمی ۔ فدیتہ من مخول
شعر یہ میرا بھائی ہے کہ اسکو میری ماں نے نہیں جنا اور نہ میرے باپ اور چچا کی نسل سے ہے میں اسپر اپنے ماموں اور چچا کو

معمی ۔ فانمہ اللہم فیما تنمی ۔ واخرج البیہقی والصابونی والخطیب وابن
قربان کرتی ہوں یا الٰہی اسکو بڑا کر جیسا تو بڑا کیا کرتا ہے اور بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر

عساکر وغیرہم عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ
وغیرہ نے عباس ابن عبد المطلب سے نقل کیا ہے عباس کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم دعانی للدخول فی دینک امارۃ لنبوتک رایتک فی المہد تناغی
علیہ وسلم تیری نبوت کی نشانی نے مجھکو تیرے دین میں داخل کر دیا میں نے تجھکو گہوارہ میں دیکھا کہ چاند سے

القمر وتشیر الیہ باصبعک فحیث اشرت الیہ مال قال انی کنت احدثہ
باتیں کرتا تھا اور اپنی انگلی سے اسکی طرف اشارہ کرتے تھے جدہر تو نے اشارہ کیا اودہر کو جھک جاتا تھا فرمایا میں

شهرا هو ونحن نجيه فوافق ذلك شهر رمضان وقد يفهم من بعض

الكتب انه كان في غار حراء فجر ذات ليلة فسمع السلام عليك فقال

وظننتها فجأة الجن فجئت مسرعا حتى جلست على خديجة فقالت

ما شأنك فاخبرتها فقالت ابشر فان السلام خير ثم خرجت مرة اخرى

فاذا بجبرئيل على الشمس جناح له بالمشرق وجناح بالمغرب الحديث

الرابعة ليلة الاسراء ويروى خامسة ولا يثبت وقد افردنا في ذلك

رسالة ولله الحمد وقد ورد في طرق الاحاديث المروية في هذا الباب

انه كان الغسل بماء زمزم وانه كان في طست من ذهب ليستفيد

منه ان ماء زمزم افضل او اطهر من ماء الجنة والا لما غسلوه به وسئل

هل غسل قلبه الشريف في الطست خاصة به او فعل لغيره من الانبياء

ايضا عليهم السلام فاجيب بانه ورد في خبر التابوت والسكينة انه

كان فيه الطست الذي غسلت فيه قلوب الانبياء ذكره الطبري

وعزاه عماد بن كثير في تفسيره لرواية السدي عن ابي مالك عن

لما نرى من بركته فكلمنا امه وقلنا لو تركته حتى يغلظ فانا نخشى
کیونکہ ہم انکی برکت دیکھتے تھے پھر ہمنے انکی ماں سے گفتگو کی اور کہا کاش کہ انکو چھوڑ دے یہانتک کہ قوی ہو جاویں

عليه وباء مكة ولم نزل بها حتى ردته معنا فرجعنا به فوالله انه
اوپر مکہ کی وبا کا ڈر ہے اور ہم یہی کہتے رہے یہانتک کہ انکو ہمارے ساتھ کر دیا ہم پھر انکو لے آئے پھر اللہ کی قسم کہ محمد تحقیق

بعد مقدمنا بشهرين او ثلثة مع اخيه من الرضاعة لفي بهم لنا
آنے سے دو یا تین مہینے کے بعد رضاعی بھائی کے ساتھ ہمارے گھر کے پیچھے بکریوں کے

خلف بيوتنا اذ جاء اخوه يشتد فقال ذاك اخي القرشي قد جاءه رجلان
مویشی میں تھے ناگاہ انکا بھائی دوڑتا آیا کہا وہ میرا قریشی بھائی اور انکے پاس دو شخص

عليهما ثياب بيض الحديث في باب شق صدره الشريف صلى الله عليه وسلم
سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے آخر حدیث تک جو باب شق سینہ شریف میں ہے صلی اللہ علیہ وسلم

فانطلقنا نرده الى امه قبل ان يظهر ما نتخوف حتى قدمنا به الى امه
سو ہم انکو لیچلے تاکہ انکی ماں کے پاس پہنچا دیں پہلے اس کے کہ جس سے ہم ڈرتے ہیں ظاہر ہو یہانتک کہ ہم انکو انکی ماں کے پاس لے آئے

واخبرناها بشانه فقالت اخشيتما عليه الشيطان فلا والله ما
اور ہمنے انکا حال کہدیا وہ بولی کیا تمکو انپر شیطان کا ڈر ہے سو قسم اللہ کی نہیں ہے

للشيطان عليه سبيل وانه لكائن لابني هذا شان فائدة
شیطان کو انپر کوئی راہ نہیں ہے اور بیشک میرے اس بچے کی ایک حالت ہونیوالی ہے فائدہ

كان شق الصدر الشريف المباركة المحمدي وغسل قلبه الاطهر
شق سینہ شریف بابرکت محمدی اور انکے پاکیزہ دل کا غسل

صلى الله عليه وسلم اربع مرات الاولى وهو صغير في بني سعد في بهم
صلی اللہ علیہ وسلم چار مرتبہ ہوا ہے پہلی بار جب وہ صغیر سن بنی سعد میں حلیمہ کی

حليمة والثانية وهو ابن عشر سنين وفي الحديث انه صلى الله عليه
مویشی میں تھے اور دوسری دفعہ جب کہ وہ دس برس کے تھے اور حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم قال ان ذلك اول ما ابتدأت به من امر النبوة وكان في الصحراء
وسلم نے فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ پہلے امر نبوت کا ابتدا کیا اور آپ جنگل میں تھے

والثالثة عند البعثة وكان صلى الله عليه وسلم نذر ان يعتكف
اور تیسری دفعہ بعثت کے قریب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منت مانی تھی کہ ایک مہینے آپ

اسناده مجاهيل وقال ابن كثير انه حديث منكر جدا وسنده مجهول
اسناد میں مجہول راوی ہیں اور ابن کثیر کہتا ہے کہ یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی سند مجہول ہے

وقد جزم بعض العلماء ان ابويه صلى الله عليه وسلم ناجيان وليسا
اور بعضے علما جزم کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ دونوں ناجی ہیں اور دوزخ

في النار والكلام في ابائه الشريفة طويل والسكوت في هذا الباب
میں نہیں ہیں اور حضرت صلعم کے ماں باپ میں بہت گفتگو ہے اور اس باب میں چپ رہنا

احوط ولقد احسن الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي حيث
احتیاط کی بات ہے اور بیشک حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی نے کیا خوب کہا ہے یہ جو

قال شعر حبى الله النبي مزيد فضل على فضل وكان به رؤفا فاحيى
کہا ہے شعر اللہ نے نبی کو بڑی بزرگی پر بزرگی بخشی اور اللہ تعالیٰ مہربان ہے پس انکی

امه وكذا اباه لايمان به فضلا لطيفا فسلم فالقديم بذا قدير
ماں اور ایسے ہی باپ کو زندہ کیا فضل لطیف سے ایمان لانے کیواسطے پس سلام پہنچ کیونکہ ذات قدیم اسپر قادر ہے

وان كان الحديث به ضعيفا ولقد اطنب بعض العلماء في الاستدلال
اگرچہ اسکی روایت حدیث ضعیف ہو اور بیشک بعض علما نے ان دونوں کے ایمان لانیکی استدلال میں

لايمانهما فالله تعالى يثيبه الجنة على قصده الجميل فالحذر الحذر من
بڑی گفتگو کی ہے سو اللہ تعالیٰ اسکو اس نیک ارادہ پر جنت کا ثواب دیے بچو بچو انکا نقص بیان کرنے سے

ذكرهما بما فيه نقص لان ذلك يوذي النبي صلى الله عليه وسلم لان العرف
یعنی ذکر کرنے سے جو عیب ہو کیونکہ یہ ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے کیونکہ یہ عادت

جار بانه اذا ذكر ابو الشخص بما ينقصه او وصف بوصف فيه نقص
جاری ہے کہ جب کسی کے باپ کا ذکر ساتھ نقص کے کیا جائے یا عیب اور نقص سے وصف کیا جاوے

تاذى ولده بذكر ذلك له عند المخاطبة وقد قال صلى الله عليه وسلم
تو اسکو ذکر کرنے میں گفتگو کے نزدیک اسکا بیٹا رنج اٹھاتا ہے اور بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لا توذوا الاحياء بسبب الاموات وللسيوطي رسائل في اثبات هذا
زندہ آدمیوں کو مردوں کی برائی کہکر مت ستایا کرو اور سیوطی کے اس مطلب کے اثبات میں کئی

المطلب فارجع اليها ثم مات جده عبد المطلب كافله وله مائة وعشرة
رسالے ہیں تو انکو دیکھ حضرت صلعم کے دادا عبد المطلب حضرت کے کفیل تھے ایک سو دس برس کی عمر میں

ابن عباس کذا فی المواهب اللدنية ولما بلغ صلى الله عليه وسلم اربع
ابن عباس سے کرتا ہے اسکو منسوب کیا ہے مواہب لدنیہ میں ایسا ہی ہے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چار برس
سنين وقيل خمسا وقيل ستا وقيل سبعا وقيل تسعا وقيل اثنى عشر سنة
کے ہوئے اور کوئی کہتا ہے پانچ برس کے اور کوئی کہتا ہے چھ برس کے اور کوئی کہتا ہے سات برس کے اور کوئی کہتا ہے نو برس اور کوئی کہتا ہے بارہ برس
وشهرا وعشرة ايام مات امه بالابواء وقيل بالحجون وفي القاموس
ایک مہینہ اور دس دن کے ہوئے تو ابوا میں حضرت کی والدہ مر گئیں اور کوئی کہتا ہے حجون میں اور قاموس میں ہے
ودار نابغة بمكة فيه مدفن امنة ام النبي صلى الله عليه وسلم واخرج
اور دار نابغہ مکہ میں ہے اسی میں آمنہ ام النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مدفن ہے اور ابن سعد
ابن سعد عن ابن عباس لما بلغ صلى الله عليه وسلم ست سنين خرجت به
ابن عباس سے نقل کرتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو آپکی والدہ صاحبہ
امه الى اخواله بني عدي بن النجار بالمدينة تزورهم ثم رجعت به الى مكة
آپکو ماموں بنی عدی بن نجار کیطرف ملنے کو مدینہ لے گئیں پھر مکہ کی طرف لیکر پلٹیں
فلما كانت بالابواء توفيت وقد روي ان امنة امنت به صلى الله
جب ابوا میں آئیں تو مر گئیں اور بیشک روایت ہے کہ آمنہ مرنے کے بعد حضرت
عليه وسلم بعد موتها فروى الطبراني بسنده عن عائشة رضي الله عنها
صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں سو طبرانی اپنی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے
ان النبي صلى الله عليه وسلم نزل الحجون كئيبا حزينا فاقام به ما شاء الله
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حجون میں رنجیدہ اور ملول پہنچے پھر وہاں جتنی کہ مشیت ایزدی تھی
عز وجل ثم رجع مسرورا قال سألت ربي عز وجل فاحيا لي امي فامنت بي
ٹھہرے پھر خوش ہوتے ہوئے مراجعت کی فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیا تو میری ماں کو میرے لئے زندہ کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں
ثم ردها وروى ابو حفص بن شاهين في كتاب الناسخ والمنسوخ
پھر انکو لوٹا دیا اور ابو حفص بن شاہین نے اپنی کتاب ناسخ والمنسوخ میں ایسا ہی روایت کیا ہے
نحوه وكذا روي من احاديث عائشة ايضا احياء ابويه صلى الله عليه
ایسے ہی حدیثیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ
وسلم حتى امنا به اورده السهيلي وكذا الخطيب قال السهيلي ان في
زندہ ہو کر ایمان لائے اسکو سہیلی لایا ہے اور ایسے ہی خطیب سہیلی کہتا ہے کہ اسکی روایت کے

عليه وسلم مشهورة قال ابن التين ان في شعر ابي طالب هذا دلالة على
علیہ وسلم کی حقیقت مشہور ہے ابن التین کہتا ہے کہ ابو طالب کے اس شعر میں یہہ دلالت ہے کہ ابو طالب
انه كان يعرف نبوة النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان يبعث لما اخبره
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بعثت سے پہلے حق جانتا تھا کیونکہ
به بحيرا بفتح الموحدة وكسر المهملة وسكون المثناة التحتية آخره
انکو بحیرا بار موحدہ کی فتح اور حاء مہملہ کی کسرہ اور یاء مثناۃ تحتانیہ کے سکون سے اور آخر میں
راء مقصورة وغيره من شانه وتعقبه الحافظ ابن حجر بان ابن اسحق
راء مہملہ مقصورہ یعنی بلا مد ہے وغیرہ حضرت کا حال کہہ چکے تھے اور انکے پیچھے حافظ ابن حجر پیدا ہوئے کہ ابن اسحق نے
ذكر ان انشاد ابي طالب لهذا الشعر كان بعد البعث ومعرفة ابي طالب
یہہ ذکر کیا ہے کہ ابو طالب کا یہہ شعر پڑھنا بعثت کے بعد تھا اور ابو طالب کا
بنبوته جاء في كثير من الاخبار وتمسك بها بعض الشيعة في انه كان
حضرت کی نبوت کو حق جانتا بہت خبروں میں آیا ہے اور بعضی شیعوں نے ان خبروں کے ساتھ تمسک کیا ہے کہ
مسلما وانه مات على الاسلام وان الحشوية تزعم انه مات كافرا
ابو طالب مسلمان تھا اور اسلام پر مرا ہے اور حشویہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر مرا
واستدلوا لدعواهم بما لا دلالة فيه انتهى كذا في المواهب وروي انه
اور اپنے دعوے پر ایسی چیز سے استدلال لائے ہیں جس میں کچھ دلالت نہیں ہوتی انتہی یہہ مواہب میں ہے اور روایت ہے کہ
صلعم كان يقول له عند موته يا عم قل لا اله الا الله كلمة استحل لك
حضرت صلعم ابو طالب سے موت کے وقت فرماتے تھے کہ چچا جی لا اله الا الله کلمہ پڑھ لو تاکہ میں تمہاری شفاعت
بها الشفاعة يوم القيمة فلما راى ابو طالب حرص رسول الله صلى الله
قیامت کے دن حلال سمجھوں جب ابو طالب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
عليه وسلم قال له والله يا ابن اخي لولا مخافة قريش ان يقولوا انما قلتها جزعا
حرص کو دیکھا تو آپ صلعم سے یہہ کہا بھتیجے اللہ کی قسم اگر مجھکو قریش کا یہہ خوف نہوتا کہ وہ کہینگے کہ موت سے
من الموت لقلتها لا اقولها الا لاسرك بها فلما تقارب من ابي طالب
ڈر کے کہا ہے تو البتہ کہہ لیتا میں کلمہ نہیں کہتا مگر تمہارے خوش کرنے کو جب ابو طالب کا
الموت نظر العباس اليه يحرك شفتيه فاصغى اليه باذنيه فقال
دم نکلنے لگا تو عباس نے انکی طرف دیکھا کہ ہونٹ ہلاتا ہے تب عباس نے اپنے کان لگا لئے اور کہا

سنة وقيل مائة واربعون سنة وكفله ابو طالب واسمه عبد مناف

مر گئے اور کوئی کہتا ہے ایک سو چالیس برس کی عمر میں اور آپکے کفیل کار ابو طالب ہو گئے اور ان کا نام عبد مناف تھا

وكان عبد المطلب اوصاه بذلك لانه كان شقيق عبد الله وقد

اور عبد المطلب انکو کفالت کی وصیت کر گیا تھا کیونکہ عبد اللہ کے عینی بھائی تھے اور

اخرج ابن عساكر عن جلهمة عن عرفطة قال قدمت مكة وهم في قحط

ابن عساکر نے جلہمہ سے اور انہوں نے عرفطہ سے نقل کیا ہے کہا ہے میں مکہ میں آیا جس وقت کہ وہ قحط رسیدہ تھے

فقالت قريش يا ابا طالب اقحط الوادي واجدب العيال فهلم فاستسق

قریش نے کہا اے ابو طالب جنگل میں قحط ہو گیا اور عیال کال میں مبتلا ہو گئے آؤ مینہ کی دعا کرو

فخرج ابو طالب ومعه غلام كانه شمس دجن تجلت عنه سحابة قتماء وحوله

سو ابو طالب نکلے اور انکے ساتھ ایک لڑکا تھا جیسے آفتاب برابر کہ اس سے ابر ابھی ہٹا ہے اور ان کے گرد

اغيلمة فاخذه ابو طالب فالصق ظهره بالكعبة ولاذ الغلام باصبعه

اور چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے سو ابو طالب نے اس لڑکے کو لیا اور اسکی پشت کعبہ سے لگا دی اور اس لڑکے نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا

وما في السماء قزعة فاقبل السحاب من ههنا وههنا واغدق واغدودق

اور اس وقت آسمان میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا پھر ادھر ادھر سے بادل آنے شروع ہو گئے پھر مینہ برسا اور خوب پانی برسا

وانفجر له الوادي وفي ذلك يقول ابو طالب شعر وابيض يستسقى الغمام

اور نالے بہ نکلے اور ابو طالب اسی حال میں کہتا ہے شعر اور گورا رنگ کہ اس کے چہرہ سے

بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل + والثمال بكسر المثلثة الملجأ و

مینہ مانگا جاتا ہو یتیموں کا فریاد رس اور رانڈوں کا پناہ دینے والا اور ثمال ثا کے زیر سے جائے پناہ اور

الغياث وقيل المطعم في الشدة والارامل المساكين من رجال ونساء

فریاد رس اور کھانا کھلانے والا سختی کے وقت اور ارامل مساکین مرد اور عورتیں

وهو بالنساء اخص واكثر استعمالا والواحد ارمل وارملة وهذا البيت

اور ارامل عورتوں سے خاص اور بہت مستعمل ہے اسکا واحد ارمل اور ارملہ ہے اور یہ بیت ابو طالب کے

من قصيدة لابي طالب ذكرها ابن اسحاق بطولها وله في مدحه

قصیدہ میں سے ہے اس قصیدہ کو ابن اسحاق نے سارا ذکر کیا ہے اور ابو طالب کے قصیدے حضرت

صلى الله عليه وسلم قصائد اخر وكفالته وحمايته رسول الله صلى الله

صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اور بھی ہیں اور ابو طالب کی ذمہ داری اور حمایت رسول اللہ صلی اللہ

ابراهيم وزرع اسمعيل وضئضئ معد وعنصر مضر وجعلنا حضنة
ذریت میں اور اسمعیل کی اولاد اور معد کی نسل اور مضر کے خاندان میں پیدا کیا اور ہمکو اپنے گھر کا

بيته وسوّاس حرمه وجعل لنا بيتا محجوجا وحرما آمنا وجعلنا
نگہبان اور اپنے حرم کا خدمت گزار بنایا اور ہمارے واسطے حج کرنیکا گھر اور امن کا مقام مقرر کیا اور ہمکو

الحكام على الناس ثم ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا يوزن برجل
لوگوں پر حاکم کر دیا پھر یہ محمد بن عبد اللہ میرا بھتیجا کسی شخص کے ساتھ وزن میں برابر نہیں کیا جاتا

الا رجح به ان كان في المال قل فان المال ظل زائل وامر حائل
کہ اس پر غالب ہو جاتا ہو اور اگرچہ مال میں کمتر ہے بیشک مال سایہ تو ڈھلنے والا ہے اور امر عاریتی ہے

ومحمد من عرفتم قرابته وقد خطب خديجة بنت خويلد وبذل لها
اور محمد جسکی قرابت کو تم جانتے ہو اور اسنے خدیجہ بنت خویلد سے شادی کی ہے

من الصداق ما عاجله وآجله من مالي كذا وهو والله بعد هذا له
اور اسکا مہر معجل اور مؤجل میرے مال سے اتنا اور کیا ہے اور اللہ کی قسم آگے کو اسکی

نبأ عظيم وخطر جسيم ولما بلغ اربعين سنة وقيل واربعين يوما
بڑی شان ہے اور بڑی عظمت ہے اور جب عمر چالیس برس کی پہنچی اور کوئی کہتا ہو اور چالیس دن کے

وقيل عشرة ايام وقيل شهرين يوم الاثنين لسبع عشرة خلت من
اور کوئی کہتا دس دن کے اور کوئی کہتا ہے دو مہینے کے پیر کے دن رمضان کی

شهر رمضان وقيل لاربع وعشرين ليلة وقال ابن عبد البر يوم
سترہویں تاریخ اور کوئی کہتا ہے چوبیسویں تاریخ اور ابن عبد البر کہتا ہے پیر کے

الاثنين لثمان من ربيع الاول سنة احدى واربعين من الفيل بعثه
دن ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ ہاتھی والے سن اکتالیس میں اللہ نے

الله رحمة للعالمين ورسولا الى كافة الثقلين اجمعين فرفع قدره
انکو عالم کی رحمت کے واسطے مبعوث اور تمام جن وانسان کی طرف رسول بنایا پس عالم کے لوگوں کی قدر رفیع

واعلى ذكره في العالمين فاقام بمكة ثلث عشرة سنة ثم امر بالهجرة
اور ذکر بلند کر دیا پھر مکہ میں تیرہ برس رہے پھر مدینہ مطہرہ

الى المدينة المطهرة فاقام بها عشر سنين فجاهد في سبيل الله
کی طرف ہجرت کا حکم ہوا دس برس رہے اللہ کی راہ میں جہاد کیا

یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بہا فقال لم اسمع کذا فی روایۃ ابن اسحٰق
بھتیجے اللہ کی قسم میرے بھائی نے کلمہ پڑھا وہ جو تو نے کہا تھا حضرت نے فرمایا میں نے تو نہیں سنا ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ

انہ اسلم عند الموت واجیب بانہ مخالف لما صح من موتہ علی ملۃ
مرتے وقت اسلام قبول کر لیا اور اسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ اس صحیح روایت کے برخلاف ہے کہ وہ عبد المطلب

عبد المطلب والکلام فیہ طویل واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل
کے ملت پر مرے ہیں اور اس میں گفتگو بہت دراز ہے اور اللہ حق کہتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے

ولما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنی عشرۃ سنۃ خرج مع عمہ
اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کے ہوئے تو اپنے چچا ابو طالب کے

ابی طالب الی الشام حتی بلغ بصری فراٰہ بحیرا الراھب واسمہ جرجیس
ساتھ شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ بصریٰ تک پہنچے تب انکو بحیرا راہب نے دیکھا اور اسکا نام جرجیس تھا

فعرفہ بصفتہ فقال وھو اخذ بیدہ ھذا سید العالمین ھذا یبعثہ
سو انکو علامات سے پہچان لیا اور حضرت کا ہاتھ پکڑ کر یہ کہا کہ یہ تمام عالم کا سردار ہے اسکو اللہ بھیجے گا تمام عالم کے واسطے

اللہ رحمۃ للعالمین فقیل لہ وما علمک بذلک فقال انکم حین اشرفتم
رحمت کے لئے مبعوث کریگا اس سے کسی نے پوچھا کہ تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوا جواب دیا جب تم اسکو عقبہ پر لیکر

بہ من العقبۃ لم یبق شجر ولا حجر الا خر لہ ساجدا ولا یسجدان الا لنبی
چڑھے تو کوئی درخت باقی رہا اور نہ پتھر مگر انکے سجدہ میں گر پڑا اور درخت اور پتھر سوا نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے

وانی لاعرفہ بخاتم النبوۃ فی سفل غضروف کتفہ مثل التفاحۃ
اور میں تو انکو بیشک خاتم النبوۃ سے جو مونڈھے کی نرم ہڈی کے نیچے سیب کی مثال ہے پہچانتا ہوں

وانا نجدہ فی کتبنا وتزوج صلعم خدیجۃ وھو ابن خمس وعشرین وکانت
اور ہم اپنی کتابوں میں بھی لکھا پاتے ہیں اور حضرت صلعم نے خدیجہؓ سے اس وقت بیاہ کیا کہ جب پچیس برس کے ہوئے اور خدیجہؓ کو

تدعی فی الجاھلیۃ بالطاھرۃ وکان لھا سن تزوجھا النبی صلی اللہ
جاہلیت میں طاہرہ کہا کرتے تھے اور خدیجہؓ کی عمر اس وقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

علیہ وسلم من العمر اربعون سنۃ واصدقھا عشرین بکرۃ وحضر ابوبکر
شادی کی چالیس برس کے تھے اور مہر بیس اونٹ مقرر کئے اور ابو بکرؓ اور مضر کے

ورؤساء مضر فخطب ابو طالب فقال الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ
سردار جمع ہوئے پھر ابو طالب نے خطبہ پڑھا الحمد للہ کی حمد ہے جسنے ہمکو ابراہیمؑ کی

نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین
ہم اُن لوگون کیواسطے مقرر کرینگے جو زمین مین بڑائی اور فساد کا ارادہ نہین کرتے اور آخرت کی خوبی پرہیزگارون کو ہے
وقال الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اور فرمایا ہے کیا دوزخ مین تکبر کرنیوالون کا ٹھکانا نہین ہے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم متی اجلک قال دنی الفراق والمنقلب الی اللہ والی جنۃ الماوی
وسلم آپکی اجل کب ہے فرمایا جدائی نزدیک آگئی اور واپسی اللہ کیطرف ہے اور جنۃ الماوی کیطرف
والی سدرۃ المنتہی والی الرفیق الاعلی والکاس الاوفی والحوض
اور سدرۃ المنتہی کیطرف اور رفیق الاعلی کیطرف ہے اور چھلکتے پیالون اور حوض
والعیش المہنی قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یغسلک قال
اور پسندیدہ عیش کیطرف بازگشت ہے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو کون نہلاویگا فرمایا
رجال اہل بیتی الادنی فالادنی قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففیم نکفنک
میرے گھر کے مرد نزدیک سے نزدیک ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو کفن کس کپڑے کا دین
قال فی ثیابی ہذہ ان شئتم او فی ثیاب مصر او حلۃ یمانیۃ قلنا یا رسول
فرمایا اگر تم چاہو تو میرے انہین کپڑون مین یا مصر کے کپڑون مین یا یمانی چادرون مین ہمنے عرض کیا یا رسول
اللہ من یصلی علیک منا وبکینا وبکی فقال مہلا رحمکم اللہ وجزاکم عن
اللہ آپکے نماز جنازہ کون پڑھاوے اور ہم رونے لگے اور آپ بھی روئے پھر فرمایا ٹھہرو کہ خدا رحمت کرے اور تمکو تمہارے نبی کیطرف سے
نبیکم خیرا اذا انتم غسلتمونی وکفنتمونی فضعونی علی سریری
اچھی جزا دے جب تم مجھکو نہلا چکو اور کفنا چکو تو مجھکو میرے اس تخت پر
ہذا علی شفیر قبری فی بیتی ہذا ثم اخرجوا عنی ساعۃ فان اول من
میرے گھر مین میری قبر کے کنارہ پر رکھدینا پھر میرے پاس سے ایک ساعت کو باہر چلے جانا کیونکہ پہلے پہل جو
یصلی علی حبیبی وخلیلی جبرئیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت معہ جنود
میری نماز پڑھیگا تو میرا حبیب اور دوست جبرئیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت تمام فرشتون کا لشکر
من الملائکۃ باجمعہم ثم ادخلوا علی فوجا فوجا فصلوا علی وسلموا تسلیما
ساتھ لیکر پڑھیگا پھر تم میرے پاس فوج فوج آنا اور میری نماز پڑھنا اور اچھی طرح سلام پہنچانا
ولا تؤذونی بتزکیۃ ولا رنۃ ولیبتدئ بالصلوۃ علی رجال اہل بیتی
اور مجھکو ستائش اور نوحہ کی ایذا نہ دینا اور چاہئیے کہ میری نماز میری اہل بیت کے مرد شروع کرین

ودعا الخلق ونور العالم بنور الايمان واليقين ولما كانت الحكمة في
اور خلقت کو اسلام کی طرف بلایا اور عالم ایمان اور یقین کے نور سے روشن کر دیا اور چونکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ
بعثته صلى الله عليه وسلم هداية الخلق وتتميم مكارم الاخلاق وتكميل
علیہ وسلم کی بعثت میں یہی حکمت تھی کہ خلقت کو ہدایت ہووے اور نیک اخلاق پورے ہو جاویں اور دین کی
مباني الدين فحين حصل هذا الامر وتم هذا المقصود رفعه الله تعالى
بنیاد کامل ہو جاوے پھر جب یہ امر حاصل ہو لیا اور یہ مقصود پورا ہو گیا تو انکو اللہ تعالیٰ نے
اليه في اعلى عليين وتوفاه الله وهو ابن ثلث وستين صلى الله عليه
اپنی طرف اعلیٰ علیین میں اٹھا لیا اور اسی سبب سے انکو وفات دی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے صلی اللہ علیہ
وسلم وعلى اله وصحبه واتباعه واحزابه اجمعين هذا الباب
وسلم اور رحمت ہو انکی آل اور اصحاب اور اتباع اور احزاب سب پر اور یہ دوسرا
الثاني في وفاته صلعم ونذكر فيه ما جاء من الاخبار في
باب حضرت صلعم کی وفات میں ہے اور ہم اسمیں وہ اخبار بیان کرینگے جو اسکے
اوله واخره والله الموفق ومما وقع قبل مرضه بشهر ما روي عن ابن
اول اور آخر کے حال میں آئی ہیں اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور حضرت صلعم کے مرض سے ایک مہینہ پہلے جو کہ واقع ہوا تو وہ ہے جو ابن مسعود
مسعود قال نعى لنا نبينا وحبيبنا صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر
روایت ہے کہا ہے کہ ہمکو ہمارے نبی اور حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی ایک مہینہ پہلے خبر دی ان
هو بابي وامي ونفسي له الفداء فلما دنى الفراق جمعنا في بيت امنا عائشة
پر باپ اور ماں اور میری جان قربان ہو وفات کی خبر سنادی تھی جب جدائی کا وقت نزدیک آیا تو ہمکو ام المومنین عائشہ کے گھر میں
وتشدد لنا فقال مرحبا بكم وحياكم الله بالسلام رحمكم الله حفظكم
جمع کیا اور فرمایا تمکو مرحبا اور خدا تمکو سلامتی سے زندہ رکھے تمکو خدا رحمت کرے تمکو محفوظ رکھے
جبركم الله رزقكم الله نفعكم الله آواكم الله قواكم الله وقاكم الله اوصيكم بتقوى الله
اور تمکو خدا [illegible] اور تمکو رزق دیوے اور نفع دیوے [illegible] اور تمکو بچاوے میں تمکو خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں [illegible]
اوصي بكم واستخلفه عليكم واحذركم اني لكم نذير مبين ان لا تعلوا
میں تمکو وصیت کرتا ہوں اور اسکو تمپر خلیفہ کرتا ہوں اور تمکو ڈراتا ہوں میں تمہارے واسطے کھلا ہوا ڈرانیوالا ہوں کہ اللہ پر
على الله في عباده وبلاده فانه قال لي ولكم تلك الدار الاخرة
اسکے بندوں اور شہروں میں سرکشی نہ کرو کیونکہ اسنے مجھ سے اور تمہارے حق میں فرمایا ہے یہ آخرت کا گھر

الحادية عشرة وكان ابتداء مرضه في بيت ميمونة وقيل زينب بنت
گیارہ تاریخ ہے اور مرض کی ابتدا میمونہ کے گھر میں ہوئی اور کوئی کہتا ہے زینب بنت

جحش وقيل ريحانة رضي الله عنهن وذكر الخطابي ان ابتداءه يوم
جحش کے گھر میں اور کوئی کہتا ہے ریحانہ رضی اللہ عنہن کے گھر میں اور خطابی نے بیان کیا ہے کہ مرض کی ابتدا پیر کے

الاثنين وقيل السبت وقيل الاربعاء قاله الحاكم وحكى في روضة قولين
دن ہوئی اور کوئی کہتا ہے شنبہ کے روز اور کوئی کہتا ہے بدھ کے دن یہ حاکم کا قول ہے اور روضہ میں دو قول نقل کیے ہیں

وفي مدته اختلاف فقيل اربعة عشر وقيل اثنا عشر يوما وعليه الاكثرون
اور مرض کی مدت میں اختلاف ہے کوئی چودہ دن کہتا ہے اور کوئی بارہ دن کہتا ہے اور اکثر علماء اسی پر ہیں

وقيل عشرة وبه جزم سليمان التيمي وقد جزم وهو احد الثقات بان
اور کوئی دس دن کہتا ہے اور سلیمان تیمی اسی کا یقین کرتا ہے اور یہ بھی یقین کیا ہے اور وہ ثقات میں سے ہے کہ

ابتداء مرضه يوم السبت الثاني والعشرين من صفر ومات يوم الاثنين
مرض کی ابتدا شنبہ کے دن ۲۲ صفر کی بائیسویں تاریخ ہوئی اور پیر کے دن

لليلتين خلتا من الربيع الاول وفي الاكتفاء ولما قفل رسول الله صلى
ربیع الاول کی دوسری تاریخ وفات پائی اور اکتفا میں ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم من حجة الوداع اقام بالمدينة بقية ذي الحجة والمحرم
علیہ وسلم حجۃ الوداع سے کوچ کر آئے تو مدینہ میں ماہ ذی الحجہ کے باقی دن اور ماہ محرم

وصفر وضرب على الناس وبعث اسامة بن زيد الى الشام وامره ان
اور ماہ صفر ٹھہرے رہے اور لوگوں کو تنبیہ کی اور اسامہ بن زید کو شام کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ

يوطئ الخيل تخوم البلقاء والداروم من ارض فلسطين فتجهز الناس
فلسطین کی سرزمین سے بلقا اور داروم کے حدود تک گھوڑے روند آئیں پس لوگوں کو سامان

واوعب مع اسامة المهاجرون الاولون وكان آخر بعث بعثه رسول الله
جنگ دیا اور اسامہ کے ساتھ مہاجرین اولین جمع کر دیے اور یہ آخری لشکر ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم فبينا الناس على ذلك ابتدأ صلوات الله وسلامه
علیہ وسلم نے روانہ کیا پس لوگ اسی پر آمادہ تھے کہ رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ کو

عليه بشكواه الذي قبضه الله تعالى فيه الى ما اراد به من رحمته
وہ مرض شروع ہوا جس میں انکو اللہ تعالی نے اٹھا لیا ارادہ کے موافق رحمت اور کرامت کی طرف

تخوم بالضم الفصل ابن الارضين من العالم والحدود ۱۲ ق
ملک فلسطین نام شہر
اوعب جمع کردن ۱۲

ونساءهم ثم انتم بعد ثم اقرؤا السلام على من غاب عني من اصحابي واقرؤا السلام
پھر انہیں سے عورتیں پھر بعد اسکے تم پھر ان پر جو میرے یار غائب ہیں انہیں سلام پہنچا اور ان پر سلام کہنا

على من يتبعني على ديني من يومي هذا الى يوم القيامة قلنا يا رسول الله صلى الله
جو آج کے دن سے قیامت کے دن تک میرے دین پر باقی رہینگے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم من يدخلك قبرك قال اهلي مع الملئكة كثيرة يرونكم من حيث لا
علیہ وسلم آپ کو قبر میں کون اتاریگا فرمایا میری اہل فرشتوں کے ساتھ بہت ہیں وہ تمکو دیکھتے ہیں اس طرح کہ تم انکو

ترونهم وفي انوار التنزيل والمدارك عن ابن عباس رض انه قال اخر اية نزل
نہیں دیکھتے اور انوار التنزیل اور مدارک میں ابن عباس رضی سے منقول ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ سب سے پچھلی آیت

بها جبرئيل واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت
جو جبرئیل لیکر آیا یہہ ہے ڈرو اوس دن سے جسمیں تم اللہ کی طرف پھیر کر جاؤگے پھر ہر ایک جان پورا دیا جاویگی جو اسنے کمایا

وهم لا يظلمون وقال ضعها على راس مائتين وثمانين اية من البقرة وعاش
اور وہ ظلم نہیں کیے جاوینگے اور فرمایا کہ اس آیت کو سورہ بقرہ میں دو سو اسی آیتوں کے بعد لکھ دے اور اسکے بعد

رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدها احدا وعشرين يوما وقيل احدى وثمانين
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکیس دن جیتے رہے اور کوئی کہتا ہے اکیاسی

يوما وقيل ثلث ساعات وفي تفسير الزاهدي وعن ابن عباس رض وقال ختم الوحي
دن اور کوئی کہتا ہے تین گھڑی اور تفسیر زاہدی میں ہے کہ ابن عباس رضی سے روایت ہے اور یہہ کہا کہ وحی ختم وعید پر

بالوعيد **ذكر ابتداء مرضه صلى الله عليه وسلم وكيفيته** روي انه
ختم ہوئی ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتداء مرض کا اور اسکی کیفیت کا روایت ہے کہ انکو

ابتدا به صداع في اواخر صفر لليلتين بقيتا منه يوم الاربعاء في بيت
صفر کی اٹھائیسویں تاریخ بدھ کے دن میمونہ کے گھر میں پہلے درد سر

ميمونة رض وقيل لليلة وقيل بل في مفتتح ربيع الاول وفي الوفا مرض في صفر
شروع ہوا اور کوئی کہتا ہے انتیسویں اور کوئی کہتا ہے بلکہ ربیع الاول کے ابتدا میں اور وفا میں ہے کہ صفر کی

بعشر بقين منه وتوفي صلى الله عليه وسلم لاثني عشر ليلة خلت من
بیسویں تاریخ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ربیع الاول کی

الربيع الاول انتهى وذكر رزين عن ابي حاتم شهر الربيع الاول من السنة
بارھویں تاریخ ہوئی انتہی اور رزین ابی حاتم سے نقل کرتا ہے اور ربیع الاول سن

الله صلى الله عليه وسلم من البقيع فوجدني وانا اجد صداعا في راسي وانا

اقول وارأساه فقال بل انا والله يا عائشة اقول وارأساه قالت وكان

يسليه رسول الله بالمزاح على نحو تسمعه فقال وما ضرك لو مت

قبلي فقمت عليك فكفنتك وصليت عليك ودفنتك فقلت والله

لكأني بك وقد فعلت ذلك فرجعت الى بيتي فاعرست ببعض نسائك

من آخر ذلك اليوم فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فتتام به

وجعه وهو يدور على نسائه حتى اشتد به وهو في بيت ميمونة فدعى

نساءه يستأذنهن في ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج رسول الله

صلى الله عليه وسلم يمشي بين رجلين من اهله احدهما الفضل بن عباس

ورجل آخر عاصبا راسه يخط قدماه حتى دخل بيتي قال عبيد الله

ان الرجل الآخر هو علي بن ابي طالب ثم غمر رسول الله صلى الله عليه

وسلم واشتد به وجعه وفي رواية بعد ان قال وارأساه فذهب فلم

يلبث الا يسيرا حتى جيء به محمولا في كساء فدخل علي وبعث الى النساء

وكرامته في ليال بقين من صفر او في اول شهر ربيع الاول فكان اول
ماہ صفر کے آخری راتوں میں یا ماہ ربیع الاول کے اوائل میں قبض کر لیا سو اسکی اول

ما ابدأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكر انه خرج الى بقيع الغرقد
ابتدا جسکا تذکرہ ہے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بقیع غرقد کیطرف

من جوف الليل فاستغفر لهم ثم رجع الى اهله فلما اصبح ابتدأ بوجعه
تشریف لے گئے پس انکے واسطے مغفرت کی دعا کی پھر گھر چلے آئے جب صبح ہوئی تو اسی دن

في يومه ذلك حدث ابو مويهبة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثني
مرض شروع ہو گیا ابو مویہبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولی روایت کرتا ہے کہ مجھکو

رسول الله صلى الله عليه وسلم من جوف الليل فقال يا ابا مويهبة اني قد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بلایا پس فرمایا اے ابو مویہبہ مجھکو

امرت ان استغفر لاهل هذا البقيع فانطلق معي فانطلقت معه فلما
حکم ہوا ہے کہ اس گورستان والوں کے واسطے مغفرت کی دعا کروں تو میرے ساتھ چل ... جب

وقف عليهم قال السلام عليكم يا اهل المقابر ليهن عليكم ما اصبحتم
وہاں جاکر کھڑے ہوئے فرمایا السلام علیکم اے اہل قبور تمہاری صبح خوش گوار ہو

فيه مما اصبح الناس فيه اقبلت الفتن كقطع الليل المظلم يتبع آخرها
[illegible]

اولها ثم اقبل علي فقال يا ابا مويهبة اني قد اوتيت مفاتيح خزائن الدنيا
[illegible]

والخلد فيها ثم الجنة فخيرت بين ذلك وبين لقاء ربي فقلت بابي
[illegible]

انت وامي فخذ مفاتيح خزائن الدنيا والخلد فيها ثم الجنة فقال لا والله
[illegible]

يا ابا مويهبة لقد اخترت لقاء ربي والجنة ثم استغفر لاهل البقيع ثم
[illegible]

انصرف فبدأ به وجعه الذي قبضه الله فيه وقالت عائشة رضي الله عنها
[illegible]

امر بذلك وتخوفنا ان يكون بك ذات الجنب فقال انها من الشيطان ولم
کہا تھا اور ہمکو خوف ہوا کہ شاید آپکو مرض ذات الجنب ہو فرمایا ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور
يكن الله عز وجل يسلطها علي ولا يرميني بها ولكن هذا عمل النساء لا
اللہ عز وجل نے ذات الجنب کو میرے اوپر مسلط نہیں کیا اور نہ مجھ کو شیطان سے کچھ ایذا ہو سکے یہ سب عورتوں کا کام ہے گھر
يبقى احد في البيت الا لُدّ الا عمي العباس فان عمي لم يتناول فلد وكلهم
میں کوئی باقی نہیں رہیگا سوا چچا عباس کے کہ دوا پلایا جاویگا کیونکہ میرا قول انکو شامل نہیں ہے سو سب کو دوا دیگئی
ولدت ميمونة وكانت صائمة بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرج رسول
اور میمونہؓ نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق دوا پی حالانکہ روزہ سے تھیں پھر رسول اللہ
الله صلى الله عليه وسلم الى بيت عائشة رض وكان يومها بين العباس وعلي والفضل
صلے اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے گھر آئے کیونکہ وہ انہیں کا دن تھا عباس اور علی کے سہارے سے چلے گئے اور فضل
يمسك بظهره ورجلاه تخطان حتى دخل على عائشة فلم يزل عندها مغلوبا
کمر کو تھامے ہوئے تھے اور آپکے دونوں قدم گھسٹتے جاتے تھے یہانتک کہ عائشہؓ کے ان چلے گئے پھر نہیں رہا پاس مغلوب
لا يقدر على الخروج من بيتها الى غيره ثم ان وجعه اشتد فقالت عائشة جعل
انکے گھر سے کسی دوسری جگہ جانیکی قدرت نہیں رہتی تھی پھر حضرت کا مرض غالب ہو گیا عائشہؓ کہتی ہیں کہ بیماری کا
يشتكي ويتقلب على فراشه فقلت له لو صنع هذا بعضنا لوجدت عليه
حال ہو گیا اور بستر پر لوٹتے تھے میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی ایسا کرتا تو آپ اسپر غصہ کرتے
فقال ان المؤمنين يشدد عليهم انه لا يصيب المؤمن نكبة من شوكة
پس فرمایا بیشک مومنین پر شدت ہوا کرتی ہے شان یہ ہے کہ مومن کو کوئی کانٹے کی خلش یا اس سے زیادہ
فما فوقها الا رفع الله له بها درجة وحط عنه بها خطيئة وقالت ما رأيت
نہیں پہنچتی ہے مگر اللہ تعالی اسکے سبب سے مومن کا درجہ بلند اور اسکی خطا معاف کر دیتا ہے اور عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کسی
احدا كان اشد عليه الوجع من رسول الله صلعم وروي انه لا يكاد يقر يده
شخص کو نہیں دیکھا کہ اسپر مرض رسول اللہ صلعم سے زیادہ سخت ہوا ہو اور روایت ہے کہ یہ حال تھا کہ تپ کی گرمی کی وجہ سے ہاتھ
من شدة الحمى فقال انا معاشر الانبياء اشد بلاء من الانبياء كما يشتد علينا البلاء كذلك
آپکے بدن پر نہیں ٹھہر سکتا تھا پس فرمایا کہ انبیاء سے زیادہ سخت بلا میں کوئی نہیں آتا اور جیسے ہم پر بلا سخت ہوتی ہے ویسے ہی
يضاعف لنا الاجر عن عبد الله بن مسعود رض قال دخلت على النبي صلى الله عليه
ہمارا ثواب دوچند ہوتا ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

To: www.al-mostafa.com

فقال انی قد اشتکیت وانی لا استطیع ان ادور بینکن فاذن فلاکن

کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ تم میں دورہ کروں پس مجھکو اجازت دیدو

عند عائشة فکنت اوضیه ولم اوضئ احدا قبله وروی ان رسول الله

عائشہ کے پاس ہونے کی پھر میں حضرت کو وضو کرایا کرتی اور نہیں کسیکو آپ سے پہلے کبھی وضو کرایا تھا اور روایت ہے کہ رسول

صلی الله علیه وسلم کان یتسال فی مرضه این انا غدا یرید یوم عائشة

صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں ہونگا مقصود عائشہ کا دن تھا

فاذن له ازواجه یکون حیث یشاء وکان فی بیت عائشة حتی مات

سو حضرت کے ازواج نے یہ اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں رہیں اور عائشہ کے گھر رہتے تھے یہاں تک کہ انہیں کے گھر میں

فی بیتها وفی روایة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یحمل فی ثوب یطاف

وفات پائی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں اٹھا لیجاتے تھے اور ازواج مطہرات کو

به علی نسائه وهو مریض یقسم بینهن قالت عائشة ثم تمادی به

گھر گھر اٹھائے پھرتے تھے اور انہیں تقسیم پوری کرتے تھے عائشہ کہتی ہیں کہ پھر آپکا مرض طول

وجعه وهو فی ذلک یدور علی نسائه حتی اجتمعن برسول الله صلی الله

پکڑ گیا اور حضرت اسی حالت میں اپنی ازواج پر دورہ کرتی تھی یہاں تک کہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم فی بیت میمونة فلما راوا ما به اجتمع رای اهل البیت ان یلدوه

کے ساتھ میمونہ کے گھر میں جمع ہوئیں جب انہوں نے آپکا یہ حال دیکھا تو سب اہل بیت کی رائے متفق ہوئی کہ آپ کو دوا پلائیں

وتخوفوا ان یکون به ذات الجنب ففعلوا وفی روایة عن عائشة قالت

اور سبب کا یہ خوف ہوا کہ شاید آپ کو ذات الجنب ہو سو یہی کیا اور ایک روایت میں عائشہ سے ہے وہ کہتی ہیں کہ

کانت یاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخاصرة فاخذته یوما واغمی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کوکھ پکڑ لیا کرتے تھے سو ایک روز پکڑ لی اور آپ پر ایسی غشی

علیه حتی ظننا انه هلک فلددناه ثم فرج عن النبی صلی الله علیه وسلم وق

طاری ہوئی کہ ہمنے یہ گمان کیا کہ ہلاک ہو گئے سو ہمنے دوا پلائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بخود تخفیف ہو گئی اور دوا

لدوه فقال من صنع لی هذا فهبنه فاعتللن بالعباس فاتهمن جمیع من

پلا چکے تھے آپ نے فرمایا میرے ساتھ یہ کسنے خوبی کی ہے سو وہ ڈر گئیں اور عباس کا بہانہ کیا اور

فی البیت العباس سببا ولم یکن له فی ذلک رای فقالوا عمک العباس

گھر میں جو تھے عباس کو سبب ٹھیرا دیا حالانکہ انہیں کچھ رائے نہیں تھی اور کہا کہ یہ آپ کے چچا عباس نے

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال جاء ابو بکر فقال یا رسول اللہ ائذن لی فامرضک فاکون
اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دو کہ تمہاری بیمارداری کروں اور میں ہی

الذی اقوم علیک قال یا ابا بکر ان لم احمل ازواجی وبناتی واہل بیتی
آپکی خدمت پر قائم رہوں حضرت نے فرمایا اے ابو بکرؓ اگر میں اپنی ازواج اور بیٹیوں اور اہل بیت کو

علاجی ازددت مصیبتی علیہم عظیما وقد وقع اجرک علی اللہ ومما وقع
اپنے علاج کی خدمت نہ دوں تو انپر میری مصیبت بہت بڑھ جائیگی اور تیرا ثواب اللہ پر ثابت ہوچکا اور مرض کے

فی مرضہ انہ خطب الناس فی مرضہ وقال فی خطبتہ ان اللہ تبارک و
واقعات میں سے ہے کہ حضرتؐ نے اپنی مرض میں لوگوں کو خطبہ سنایا اور خطبہ میں فرمایا بیشک اللہ تبارک و

تعالی خیر عبدا بین الدنیا وبین ما عندہ فاختار ذلک العبد ما عند
تعالی نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ دنیا لے یا جو کچھ اللہ کے پاس ہے سو اس بندہ نے وہ اختیار کیا جو اللہ کے

اللہ فبکی ابو بکر فعجبنا من ابی بکر ان اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
پاس ہے تب ابو بکرؓ رو پڑے اور ہمنے ابو بکرؓ کے رونے سے تعجب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ

وسلم عبد خیرہ اللہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المخیر وکان ابو بکر
اللہ تعالی نے کسی بندہ کو اختیار دیا ہے اور حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے تھے اور ابو بکرؓ ہم سب سے

اعلمنا وانہ اعتق فی مرضہ اربعین نفسا وروی ان رسول اللہ صلی
دانا تر تھے اور یہ بھی کہ اپنے مرض میں چالیس بردے آزاد کئے اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم کان لم یشتک شکوی الا سال اللہ تبارک وتعالی العافیۃ
علیہ وسلم کبھی نہیں بیمار ہوئے مگر اللہ تبارک و تعالی سے عافیت کی دعا مانگی

حتی کان فی مرضہ الذی توفی فیہ فانہ لم یدع بالشفاء بل طفق
یہاں تک کہ اس مرض میں کہ جسمیں وفات پائی بیمار ہوئے سو اس مرض میں صحت کی دعا نہ مانگی بلکہ اپنے نفس کو

نفسہ وشرع یقول یا نفس ما لک تلوذین کل ملاذ ومما وقع فی مرضہ
عتاب فرمایا اور کہنا شروع کیا اے نفس تجھے کیا ہے کہ ہر جگہ پناہ ڈھونڈھتا ہے اور مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ

انہ اسر الی فاطمۃ حدیثا فبکت ثم اسر الیہا حدیثا فضحکت فسألت
آپنے حضرت فاطمہؓ کے کان میں کوئی بات کہی وہ رونے لگیں پھر کچھ پوشیدہ کہا سو وہ ہنسنے لگیں عائشہؓ

عائشۃ فسألتہا عن ذلک فقالت ما کنت لافشی سر رسول اللہ صلی
کہتی ہیں میں نے پوچھا وہ کیا بات ہے سو فاطمہؓ نے جواب دیا میں وہ نہیں ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید

[illegible]

وسلم وهو يوعك وعكاً شديداً فقلت يا رسول الله انك لتوعك وعكاً
خدمت میں حاضر ہوا اور آپکو بہت شدت سے گرم بخار ہو رہا تھا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو بڑی شدت سے
شديداً قال اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قلت ذلك بان لك
گرم تپ ہے فرمایا ہاں مجھکو اتنی گرم تپ ہے جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ہوتی ہے میں نے عرض کیا یہ اسلئے کہ آپکو دوہرا ثواب ہے
اجرين قال اجل ذلك كذلك ما من مسلم يصيبه اذى شوكة فما فوقها
فرمایا ہاں ایسا ہی ہے کوئی مسلمان نہیں ہے کہ اسکو کانٹے کی یا اس سے زیادہ تکلیف ہوتی ہو
الا كفر الله بها سيئاته كما تحط الشجرة ورقها رواه البخاري وعن عائشة
مگر اللہ اسکے سبب اسکے گناہ دور کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور عائشہ سے روایت
قالت لما اشتد وجعه قال صبوا علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي
کہتی ہیں جب حضرت کا مرض سخت ہو گیا تو فرمایا میرے اوپر سات مشکیں جنکے سر بند ہوں نہ کھولے گئے ہوں ڈالو شاید کہ
استريح فاعهد الى الناس قالت عائشة فاجلسناه في مخضب لحفصة
مجھکو راحت ہو پس لوگوں سے عہد کروں عائشہ کہتی ہیں پھر ہمنے حضرت کو حفصہ کے مسی لگن میں
من نحاس وسكبنا عليه الماء حتى طفق يشير الينا ان قد فعلتن ثم خرج
بٹھایا اور ان پر پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ ہماری طرف اشارہ کرنا شروع کیا کہ بس ہو چکا پھر نکلے
فقام يومئذ خطيبا فحمد الله واثنى عليه واستغفر للشهداء الذين
اور اس دن خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد و ثنا کی اور ان شہیدوں کیلئے جو احد کے دن
قتلوا يوم احد ذكر امتداد مرضه صلى الله عليه وسلم كانت
مارے گئے تھے مغفرت کی دعا مانگی ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی امتداد کا حضرت کے
مدة علته اثني عشر يوما وقيل ثلاثة عشر يوما وقال رسول الله صلى
بیماری کی مدت کے بارہ دن ہیں اور کوئی تیرہ دن کہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
الله عليه وسلم في مرضه سدوا هذه الابواب الشوارع الى المسجد الا باب
وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا یہ دروازے جو مسجد میں آتے جاتے ہیں سب بند کرو مگر دروازہ
ابي بكر فاني لا اعلم رجلا احسن يدا عندي في الصحابة من ابي بكر
ابوبکر کا کیونکہ میں صحابہ میں سے اپنے اوپر احسان کرنے والا ابوبکر سے زیادہ کسی کو نہیں جانتا
وفي رواية سدوا عني كل خوخة في هذا المسجد غير خوخة ابي بكر رض
اور ایک روایت میں ہے کہ میری طرف سے ساری کھڑکیاں اس مسجد کی بجز کھڑکی ابوبکر کے بند کر دو

سلہ وعکا بخار کی تپ ۱۲ سلہ مخضب لگن ۱۲ سلہ قرب مشک ۱۲ سلہ مختصر

مرضه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن زمعة اخرج وقل لابي بكر
بیماری میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زمعہ کو فرمایا جا اور ابوبکر سے کہہ کہ

يصلي فخرج فلم يجد على الباب الا عمر في جماعة ليس فيهم ابو بكر فقال يا عمر
نماز پڑھاوے سو عبد اللہ بن زمعہ باہر نکلا اور دروازہ پر سوا عمر کے نہ پایا وہ بھی جماعت میں تھے کہ ان میں ابوبکر نہ تھے عبد اللہ بن زمعہ نے کہا اے عمر

صل بالناس فلما كبر وكان رجلا صيتا سمع النبي صلى الله عليه وسلم صوته
لوگوں کو نماز پڑھاوے جب عمر نے اللہ اکبر کہا اور وہ بلند آواز تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آواز سنی

فقال يابى الله والمسلمون الا ابا بكر ثلث مرات قال فقال عمر لعبد الله
تب فرمایا اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہیں مگر ابوبکر کے واسطے تین مرتبہ فرمایا راوی کہتا ہے کہ پھر عمر نے عبد اللہ بن

بن زمعة بئس ما صنعت كنت ارى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرك
زمعہ سے کہا تو نے کیا برا کیا میں تو یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو یہ فرمایا ہے کہ

ان تامرني قال لا والله وما امرني ان امر احدا وروي ان بلالا اذن فوقف
مجھکو کہدے عبد اللہ بن زمعہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم مجھکو یہ نہیں فرمایا تھا کہ کسی کو کہوں اور روایت ہے کہ بلال نے اذان کہی پھر

على الباب فقال السلام عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمك الله
دروازہ پر کھڑا ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھکو اللہ رحمت کرے

فقال مر ابا بكر يصلي بالناس فخرج بلال ويده على راسه وهو ينادي
آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہہ کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے سو بلال باہر چلا اور ہاتھ اسکا اسکے سر پر تھا اور وہ پکارتا تھا

واغوثاه وانقطاع رجاه وانكسار ظهراه ليتني لم تلدني امي واذا ولدت
ہائے فریاد اور رجا کا قطع ہونا اور کمر کا ٹوٹ جانا کاش کہ مجھکو میری ماں نہ جنتی اور اگر جنتی تو کاش کہ

لم اشهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ودخل المسجد وقال يا ابا بكر
میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال نہ دیکھتا اور مسجد میں گیا اور کہا اے ابوبکر

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تتقدم فلما نظر ابو بكر الى مقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھکو فرماتے ہیں کہ تو پیش امام ہو جب ابوبکر نے رسول اللہ

المسجد من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان رجلا رقيقا لم يتمالك
صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد خالی دیکھی حالانکہ وہ مرد نرم دل تھے نہ تھم سکے

ان خر مغشيا فضج المسلمون فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم الضجيج
آخر غش کھا کر گر پڑے تب مسلمانوں نے غل کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غل سنا اور

عليه وسلم حتى اذا قبض سألتها فقالت انه اسرّ الي فقال ان جبريل كان

انھوں نے دونوں آخر جب حضرت نے وفات پائی تو بیٹی فاطمہؓ سے پوچھا جواب دیا کہ حضرت نے چپکے کان میں فرمایا تھا بیشک جبرئیل ہر سال مجھ

يعارضني بالقرآن في كل عام مرة وانه عارضني العام مرتين ولا اراه الا

سے قرآن کا ایکبار دور کیا کرتا تھا اور امسال جبرئیل نے دوبارہ دور کیا ہے اور میں نہیں جانتا مگر بیشک

حضر اجلي وانك اول اهل بيتي لحوقا بي ونعم السلف انا لك فبكيت لذلك

میری اجل آگئی ہے اور بیشک تو میری اہل بیت میں سے مجھ سے اول ملنے والی ہے اور میں تیرے لیے کیا اچھا میر منزل ہوں تو میں اسلئے روئی

ثم قال الا ترضين ان تكوني سيدة نساء هذه الامة او نساء المؤمنين

پھر فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی کہ تو اس امت کے سب عورتوں کی سردار رہو یا یہ فرمایا مومنین کی عورتوں کی سردار ہو

فضحكت لذلك ومما وقع في مرضه انه صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالناس

پس میں اسلئے ہنس پڑی اور مرض میں کے واقعات میں سے یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایام مرض میں لوگوں کی

في مدة مرضه وانما انقطع ثلثة ايام وقيل سبع عشرة صلوة فلما اذن

امامت کیا کرتے تھے اور صرف تین روز امامت بازرہی اور کوئی کہتا ہے سترہ نمازوں میں پھر جب

بالصلوة في وقت امتنع وهي صلوة العشاء قال مروا ابا بكر فليصل

نماز کیلئے اذان ہوئی تو امامت نہیں ہوئی اور وہ عشاء کی نماز تھی تو فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو

بالناس وعن الزهري قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن زمعة مر الناس

نماز پڑھا دے اور زہری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زمعہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کہہ کہ

فليصلوا فخرج عبد الله بن زمعة فلقي عمر بن الخطاب فقال صل بالناس

نماز پڑھ لیں سو عبد اللہ بن زمعہ باہر آیا پس عمر بن خطابؓ سے ملا اور کہا لوگوں کو نماز پڑھا دو سو

فصلى عمر بالناس فجهر بصوته وكان جهير الصوت فسمع رسول الله صلى

پس عمرؓ نے امام ہو کر نماز شروع کی پس اپنی آواز بلند کی اور وہ بلند آواز تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ

الله عليه وسلم صوته فقال اليس هذا صوت عمر فقالوا بلى يا رسول الله صلى

وسلم نے انکی آواز سنی اور فرمایا کیا یہ آواز عمرؓ کی نہیں ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم فقال يابى الله ذلك والمؤمنون ليصل بالناس ابو بكر كذا

علیہ وسلم تب فرمایا اس سے اللہ اور مومنین انکار کرتے ہیں چاہیے کہ ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا دے منتقی

ذكر في المنتقى وفي شرح المواقف ان بلالا اذن بالصلوة في زمان

میں اسی طرح مذکور ہے اور شرح مواقف میں ہے کہ حضرت کے زمان مرض میں بلالؓ نے نماز کی اذان

لیتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قم کما انت فجاء رسول

تو رک گیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے انکی طرف یہ اشارہ کیا تو جیسے کھڑا ہے کھڑا رہ پھر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان رسول اللہ صلی اللہ

صلے اللہ علیہ و سلم آکر ابو بکرؓ کے بائیں طرف بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یصلی بالناس قاعدا وابو بکر قائما یقتدی ابو بکر بصلوۃ النبی

علیہ وسلم تو لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور ابو بکرؓ کھڑے تھے ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلوۃ ابی بکر وفی سیرۃ ابن ہشام

سلم کی نماز کے مقتدی ہو گئے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کے مقتدی تھے اور سیرۃ ابن ہشام میں ہے

فلما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفرج الناس فعرف ابو بکر ان

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ سرکنے لگے پس ابو بکرؓ سمجھ گئے کہ

الناس لم یصنعوا ذلک الا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنکص عن

لوگوں نے یہ حرکت نہیں کی مگر صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے تو سوا اپنی نمازگاہ سے

مصلاہ فدفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہرہ وقال صل بالناس

پیچھے ہٹنے لگے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی کمر میں اشارہ کیا اور فرمایا کہ نماز پڑھا دے

وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جنبہ فصلی قاعدا عن یمین ابی بکر

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو کی طرف بیٹھ گئے اور ابو بکرؓ کے داہنی طرف بیٹھ کر نماز پڑھی

فلما فرغ من الصلوۃ قال ابو بکر یا رسول اللہ انی اراک قد اصبحت

پھر جب نماز پڑھ چکے ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکو دیکھتا ہوں کہ آج

بنعمۃ من اللہ وفضل کما نحب والیوم یوم بنت خارجۃ افآتیہا قال نعم ثم دخل

اور فضل سے اب اچھے ہو گئے جیسا ہم چاہتے ہیں آجکا دن بنت خارجہ کی باری کا ہے کیا انکے پاس چلا جاؤں فرمایا ہاں پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرج ابو بکر الی اہلہ بالسنح والمرویات

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور ابو بکرؓ اپنی اہل کی طرف سنح کو چلے گئے اور روایتیں

متعارضۃ فی ان الامام کان ابا بکر وروی عن ابن عباس انہ قال لم

ایک دوسرے کی باہم تعارض کرتی ہیں اس مطلب میں کہ ابو بکرؓ ہی امام تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

یصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف احد من امتہ الا خلف ابی بکر وصلی

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے بجز ابو بکرؓ کے کسی کے پیچھے پوری نماز نہیں پڑھی اور

وقال یا فاطمة ما هذه الضجة قالت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ضجة

پوچھا فاطمہؓ یہ کیا غل ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں مسلمان

المسلمین لفقدك فدعا بعلی وابن عباس فاتکأ علیهما وخرج الی المسجد

اپنے وفات کرتے ہیں پھر حضرت نے علیؓ اور ابن عباسؓ کو بلایا اور دونوں پر سہارا لگایا اور مسجد کیطرف تشریف لیگئے

وصلی ثم قال یا معشر المسلمین انتم فی وداع الله وکنفه والله خلیفتی

اور نماز پڑھی پھر فرمایا اے مسلمانوں تم اللہ کی رخصت اور اللہ کی پناہ میں ہو اور اللہ کی پرہیزگاری

علیکم بتقوی الله وحفظ طاعته فانی مفارق الدنیا وعن عائشة رض

اور اسکی طاعت کی حفاظت سے میرا خلیفہ ہے کیونکہ میں اب دنیا کو چھوڑنے والا ہوں اور عائشہؓ سے روایت ہے

قالت لما ثقل رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء بلال یؤذنه بالصلوة فقال

کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری ہوگئے تو بلالؓ آیا نماز کیواسطے اطلاع کرتا تھا آپ نے فرمایا

مروا ابا بکر فلیصل بالناس قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا بکر

ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ابوبکرؓ

رجل اسیف وانه متی یقوم مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا

مرد نرم دل ہے اور جب وہ آپکی جگہ کھڑا ہوگا تو لوگوں تک آواز نہ پہنچا سکے گا آپ عمرؓ کو فرماویں تو اچھا ہو پھر حضرت نے فرمایا

ابا بکر فلیصل بالناس قالت فقلت لحفصة قولی له فقالت له حفصة

ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے عائشہؓ کہتی ہیں پھر میں نے حفصہؓ سے کہا تو عرض کر تب حفصہؓ نے عرض کیا

یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا بکر رجل اسیف وانه متی یقوم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ابوبکرؓ تو مرد نرم دل ہے اور وہ جب آپکی جگہ

مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال انکن صواحب یوسف مروا

کھڑا ہوگا تو لوگوں کو نہ سنا سکیگا کاش کہ آپ عمرؓ کو کہیں تب حضرت نے فرمایا تم یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو ابوبکرؓ سے

ابا بکر فلیصل بالناس فامروا ابا بکر فلما دخل فی الصلوة وجد النبی

کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے راوی کہتا ہے پس ابوبکرؓ سے کہدیا جب ابوبکرؓ نے نماز شروع کی تو نبی

صلی الله علیه وسلم من نفسه خفة فقام یهادی بین رجلین ورجلاه

صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس میں خفت معلوم ہوئی تب کھڑے ہوئے دو شخصوں کے سہارے چلے اور آپکے دونوں

یخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابوبکر حسه ذهب

قدم مبارک زمین پر گھسٹتے تھے یہانتک کہ مسجد میں داخل ہوئے جب ابوبکرؓ نے آہٹ پائی تو پیچھے ہٹنے کا

[illegible]

امرني [illegible] وروى هذه الرواية ابو داؤد والدارمي معناه فقال المغيرة ثم

ركب وركبت فانتهينا الى القوم وقد قاموا الى الصلوة ويصلي بهم

عبد الرحمن بن عوف وقد ركع بهم ركعة فلما احس بالنبي صلى الله عليه

وسلم ذهب يتأخر فأومى اليه فادرك النبي صلى الله عليه وسلم احدى الركعتين

معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التي سبقتنا

رواه مسلم ذكره في المشكوة وروى عن رافع بن عمرو بن عبيد عن ابيه انه

قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم عن الخروج امر ابا بكر ان يقوم

مقامه فكان يصلي بالناس وربما خرج النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما

دخل ابو بكر في الصلوة فيصلي خلفه ولم يصل خلف احد غيره الا انه

صلى الله عليه وسلم صلى خلف عبد الرحمن بن عوف ركعة واحدة في سفر

وفي اسد الغابة عن الحسن البصري عن علي بن ابي طالب قال قدم رسول الله

صلى الله عليه وسلم ابا بكر وصلى بالناس وانا شاهد غير غائب وانا صحيح

غير مريض ولو شاء ان يقدمني لقدمني فرضينا لدنيانا من رضي الله

خلف عبد الرحمن بن عوف في سفر ركعة واحدة عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے ایک سفر میں صرف ایک رکعت پڑھی ہے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف اپنے باپ سے
عن ابيه انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر غزوة فذهب النبي صلى الله عليه وسلم
روایت کرتا ہے کہ وہ ایک سفر جہاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کو
لحاجته فاقاموا الصلوة وتقدم عبد الرحمن فجاء النبي صلى الله عليه وسلم
تشریف لے گئے لوگوں نے نماز شروع کر دی اور عبد الرحمن آگے کھڑے ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
عبد الرحمن قد صلى بهم ركعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم صلى مع الناس
عبد الرحمن ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ ان کے پیچھے
خلفه واتم الذي فاته وقال ما قبض نبي حتى يصلي خلف صالح من امته كذا في
نماز پڑھی اور جو رہ گئی تھی پوری کر لی اور فرمایا کسی نبی نے وفات نہیں پائی جب تک کہ اپنی امت میں سے کسی نیک کے پیچھے نماز نہ پڑھ لی ہو
الصفوة وعن المغيرة بن شعبة انه غزى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
صفوۃ میں ہے اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ وہ جنگ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزوة تبوك قال المغيرة فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط
کے ساتھ جہاد کو گیا مغیرہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے قضاء حاجت
فحملت معه اداوة قبل الفجر فلما رجع اخذت اهريق على يديه من الاداوة
کی طرف متوجہ ہوئے سو میں آپ کے ساتھ پانی کا برتن لے چلا جب آپ لوٹ کر تشریف لائے تو میں حضرت کے دونوں ہاتھوں پر
فغسل يديه ووجهه وعليه جبة من صوف فذهب يحسر عن ذراعيه
پانی ڈالنا شروع کیا سو آپ نے دونوں ہاتھ اور منہ دھویا اور آپ صوف کا جبہ پہنے تھے سو اپنی کلائیوں کو نکالنے لگے
فضاق كم الجبة فاخرج يديه من تحت الجبة والقى الجبة على منكبيه وغسل
جبہ کی آستینیں تنگ تھیں تب آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے اندر سے نکال لئے اور جبہ کندھوں پر ڈال لیا اور
ذراعيه ثم مسح بناصيته وعلى العمامة ثم اهويت لانزع خفيه فقال
دھوئے پھر ناصیہ پر اور عمامہ پر مسح کیا پھر میں آپ کے موزے نکالنے کو جھکا فرمایا
دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما وفي رواية عن المغيرة
رہنے دو ان کو کیونکہ میں نے پاکی پر پہنے تھے سو آپ نے موزوں پر مسح کر لیا اور مغیرہ سے ایک روایت میں ہے کہ
قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم نسيت قال بل انت نسيت بهذا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا مجھ کو میرے رب کا

حتى انفقها عن سهل بن سعد قال كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہاں تک کہ خرچ کر دیے اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

سبعة دنانير ووضعها عند عائشة فلما كان في مرضه قال يا عائشة

سات دینار تھے اور وہ عائشہؓ کے پاس رکھ چھوڑے تھے جب آپ صلعم بیمار ہوئے تو فرمایا اے عائشہ

ابعثي بالذهب ثم اغمي عليه وشغل عائشة ضمارها حتى قال ذلك ثلث

وہ دینار لا دے پھر بیہوش ہو گئے اور عائشہؓ اس بیماری کی خدمت میں لگ گئیں یہاں تک کہ آپ نے یہی تین دفعہ

مرات كل ذلك يغمى عليه وتشغل عائشة ما به فبعثت بها الى علي فتصدق

فرمایا اور ہر بار بیہوش ہو گئے اور عائشہؓ [illegible] مشغول رہیں پھر وہ دینار علیؓ کے پاس بھیج دیے علیؓ نے خیرات کر دیے

بها ثم امسى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الاثنين في جديد الموت

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی شب کو موت کی سختی میں مبتلا ہو گئے

فارسلت عائشة الى امراة من النساء بمصباحها فقالت اقطري لنا في مصباحنا

پس عائشہؓ نے عورتوں میں سے کسی ایک کے پاس اپنا چراغ بھیجا اور کہا ہمارے واسطے ہمارے چراغ میں

من عكة السمن فان رسول الله صلى الله عليه وسلم في جديد الموت

اپنے پاس سے تیل ڈال دے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت کی سختی میں ہیں

في رواية قال لعائشة وهي مسندة الى صدرها يا عائشة ما فعلت

ایک روایت میں ہے کہ عائشہؓ سے فرمایا [illegible] اے عائشہ [illegible]

بذلك الذهب قالت هو عندي قال فانفقيه فغشي على رسول الله صلى الله

سونا کیا کیا عرض کیا وہ میرے پاس ہے فرمایا اس کو خیرات کر دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

عليه وسلم وهو على صدرها فلما افاق عليه الصلوة والسلام قال انفقت

غشی طاری ہو گئی اور حضرت عائشہؓ کے سینہ پر تھے جب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو افاقہ ہوا تو پوچھا

تلك الذهب يا عائشة قالت لا فدعا بها ووضعها على كفه فقال ما ظن

وہ سونا خیرات کر دیا عرض کیا نہیں پھر وہ دینار منگالئے اور ہاتھ میں لیکر فرمایا محمد کو کیا خیال ہے

محمد ان لو لقي الله وهذه عنده فانفقها كلها ومات من ذلك

کہ جا ملے اللہ سے تو یہ سونا اس کے پاس ہو پھر وہ سب خیرات کر دیے اور [illegible]

اليوم ومما وقع في مرضه انه صلعم خير عند موته قالت عائشة كنت

وفات پائی [illegible] [illegible] حضرت عائشہؓ [illegible]

ورسوله لدينا ومما وقع في مرضه انه صلى الله عليه وسلم اشتد وجعه

اور اسکے رسول نے ہمارے دین کے واسطے پسند کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی واقعات مرض میں سے ہے کہ جمعرات کے دن

يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ائتني

آپکے مرض نے سختی کی تو ارادہ کیا کہ ایک نوشتہ لکھدیں سو عبد الرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ میرے پاس شانہ کی

بكتف ولوح اكتب لابي بكر كتابا لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن

ہڈی یا تختی لاؤ کہ میں ابو بکر کے واسطے نوشتہ لکھدوں کہ اسپر اختلاف نہ ہووے جب عبد الرحمن

ليقوم قال ابى الله والمؤمنون ان يختلف عليك يا ابا بكر عن ابن عباس

کھڑا ہونیکو ہوا تو فرمایا اللہ اور مومن انکار کرتے ہیں کہ اے ابو بکر تجھپر اختلاف کریں ابن عباس سے روایت ہے کہ

لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال منهم عمر بن الخطاب

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت نزدیک آیا اور گھر میں بہت لوگ تھے از انجملہ عمر بن الخطاب تھے

قال النبي صلى الله عليه وسلم هلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمکو ایسا نوشتہ لکھدوں کہ بعد اسکے تم گمراہ نہو پس عمر نے کہا کہ

رسول الله صلعم قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف

رسول اللہ صلعم پر مرض کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمکو کتاب اللہ کافی ہے پس اہل بیت

اهل البيت فاختصموا منهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله

اختلاف اور خصومت کرنے لگے بعضے وہ کہ کہتے تھے لوح لے آؤ کہ رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم كتابا لا تضلوا بعده ومنهم من يقول ما قال عمر

علیہ وسلم تمہارے واسطے ایسا نوشتہ لکھدیں کہ پھر تم گمراہ نہوگے اور بعضے وہ کہ وہی قول کہتے تھے جو عمر کہتے تھے

فلما اكثر اللغط والاختلاف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا

جب غل غپاڑا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ

فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى

پھر ابن عباس کہا کرتے تھے بیشک مصیبت سی مصیبت ہے جو کہ درمیان رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغطهم

علیہ وسلم اور آنکے اس نوشتہ لکھنے میں حائل ہوگئے یعنی ان لوگوں کا اختلاف اور شور و غل

رواه البخاري ومما وقع في مرضه كان له سبعة دنانير فاتوفي

اسکو بخاری نے روایت کیا ہو اور مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ملکیت میں سات دینار تھے سو وفات ہونے لگی

فيمسح بها وجهه ويقول لا اله الا الله ان للموت سكرات ثم نصب يديه
پھر منہ پر پھیر لیتے تھے اور کہتے جاتے تھے لا الہ الا اللہ بیشک موت کی کربت ہوتی ہے پھر ہاتھ کھڑے کئے

فجعل يقول في الرفيق الاعلى حتى قبض ومالت يده واخرج الحاكم وابن
اور کہنا شروع کیا فی الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ روح نکل گئی اور آپکا ہاتھ جھک گیا اور حاکم نے اور ابن سعد نے

سعد من طرق انه صلى الله عليه وسلم مات وراسه في حجر علي وطرق
کئی طور سے نقل کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپکا سر مبارک علیؓ کی گود میں تھا اور حاکم کے تمام

كلها كما قال الحافظ ابن حجر لا تخلو عن شيء فلا يلتفت اليه ومما وقع
طریقے جیسے کہ حافظ ابن حجر کہتا ہے شبہ سے خالی نہیں ہیں سو اسکے طرف کچھ التفات نہیں ہے اور جو واقعات

في مرضه انه كشف الستر يوم الاثنين فنظر الى الناس وهم في صلوة
مرض میں سے یہ ہے کہ حضرت نے پیر کے دن پردہ اٹھایا اور لوگوں کی طرف جب کہ صبح کی نماز پڑھتے تھے

الفجر عن انس ان ابا بكرؓ كان يصلي بهم في وجع رسول الله صلى
دیکھا انسؓ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دنوں میں

الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف
وفات پائی نماز پڑھایا کرتے تھے یہاں تک کہ جب پیر کا دن آیا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے

في الصلوة وكشف النبي صلى الله عليه وسلم ستر الحجرة ينظر الينا وهو
ہوئے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ کا پردہ اٹھاکر ہماری طرف کھڑے ہوئے

قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم فهممنا ان نفتتن من الفرح
دیکھنے لگے گویا آپکا چہرہ مصحف کا ورق تھا پھر تبسم فرمایا سو ہم نے خوشی کے مارے قصد کیا کہ

برؤية النبي صلى الله عليه وسلم فنكص ابو بكرؓ على عقبيه ليصل الصف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر نماز توڑ دیں تب ابو بکرؓ ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے کہ صف میں ملجاویں

وظن ان النبي صلى الله عليه وسلم خارج الى الصلوة فاشار الينا النبي
اور خیال کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لاتے ہیں سو نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم ان اتموا صلوتكم وارخى الستر فتوفي من يومه
علیہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز پوری کرلو اور پردہ ڈالدیا پھر اسی دن وفات پائی

ومما وقع في مرضه ما روي ان ابن عباسؓ وعليا خرجا من عنده
اور حضرت کے مرض کی واردات میں سے یہ بھی مروی ہے کہ ابن عباسؓ اور علیؓ دونوں آپکے پاس سے

[illegible]

اسمع انه لا يموت نبي حتى يخير بين الدنيا والاخرة فسمعت رسول الله

سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی وفات نہیں پاتا جب تک کہ اس کو دنیا اور آخرت میں اختیار نہ دیا جائے سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم في اخر مرضه يقول مع الذين انعمت عليهم من النبيين

علیہ وسلم کو سنا کہ حضور مرض میں یہ فرماتے تھے کہ ان کے ساتھ جن پر تو نے انعام کیا انبیاء

والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا فظننت انه

اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور وہ کیسے اچھے رفیق ہیں تب میں سمجھی کہ حضور کو

خير وفي رواية مع الرفيق الاعلى في الجنة مع الذين انعم الله عليهم من

اختیار ملا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ فرمایا جنت میں رفیق اعلیٰ کے ساتھ ان کے ہمراہ جن پر اللہ نے انعام کیا

النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا وهما

انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور وہ کیا اچھے رفیق ہیں اور

وقع في مرضه استعمال السواك قبل موته روي عن عائشة انها كانت

حضرت کے مرض کی وارداتوں میں سے موت سے پہلے سواک کا استعمال کرنا عائشہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ

تقول ان من نعم الله علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي

بیشک مجھ پر خدا کی نعمت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں

وفي يومي وبين سحري ونحري وفي رواية بين حاقنتي وذاقنتي وان

اور میری باری کے دن اور میری گود اور سینہ میں وفات کی اور ایک روایت میں ہے بین حاقنتی و ذاقنتی اور یہ نعمت ہے کہ

الله عز وجل جمع بين ريقي وريقه عند موته وقد دخل علي عبد الرحمن بن

اللہ عز وجل نے حضرت کے موت کے وقت میرا اور حضرت کا آب دہن جمع کر دیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر

ابي بكر وبيده سواك وانا مسندة رسول الله صلى الله عليه وسلم فرايته

میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں سواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لئے ہوئے تھی تو حضرت کو

ينظر اليه فعرفت انه يحب السواك فقلت آخذه لك فاشار برأسه

دیکھا کہ ان کی طرف دیکھتے ہیں تو میں سمجھی کہ حضرت کو سواک کا ملنا پسند ہے تو میں نے عرض کیا آپ کے واسطے سواک لے لوں سر سے اشارہ کیا

ان نعم فتناولته فاشتد عليه فقلت الينه لك فاشار براسه ان نعم

کہ ہاں سو میں نے وہ لے کر دی پس آپ کو سخت معلوم ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ نرم کر دوں تب سر سے اشارہ کیا کہ ہاں

فلينته فامره وبين يديه ركوة او علبة يدخل يديه في الماء

بس میں نے وہ نرم کر دی پھر آپ نے اس کو لے کر منہ میں پھرائی اور آپ کے سامنے کوزہ یا ڈبیا تھا [illegible] ہاتھ پانی میں ڈال کر [illegible]

يا جبريل مغموماً واجدني يا جبريل مكروباً ثم جاءه من الغد فقال يا محمد ان

[illegible]

الله عز وجل يقرئك السلام ويقول كيف تجدك قال اجدني يا امين الله

[illegible]

وجعاً ثم جاءه في اليوم الثالث ومعه ملك الموت فقال يا محمد

[illegible]

الله عز وجل يقرئك السلام ويقول كيف تجدك قال

[illegible]

اجدني يا امين الله وجعاً من هذا معك قال هذا ملك الموت وهذا

[illegible]

آخر عهدي بالدنيا بعدك وآخر عهدي بها ولن اترحم على هالك من ولد آدم

[illegible]

بعدك ولن اهبط الى الارض الى احد بعدك فوجد النبي صلى الله عليه وسلم

[illegible]

سكرة الموت وعنده قدح فيه ماء فكلما وجد سكرة من ذلك

[illegible]

الماء ومسح به وجهه ويقول اللهم اعني على كربات الموت وعن [illegible]

[illegible]

ان رسول الله صلعم قال في وجعه الذي مات فيه ما زالت اكلة

[illegible]

خيبر تعاودني فهذا اوان انقطاع ابهري قال ابن اسحق ان كان

[illegible]

المسلمون ليرون ان رسول الله صلعم مات شهيداً مع ما اكرمه الله من النبوة

[illegible]

اورده في الشفاء وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible]

رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه فلقیهما رجل فقال کیف اصبح رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مرض کی حالت میں باہر نکلے تہیں آتے کوئی شخص ملا تو پوچھا یا ابوالحسن رسول اللہ
الله صلی الله علیه وسلم یا ابا الحسن فقال اصبح بارئا فقال العباس لعلی
صلے اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا ہے جواب دیا اچھے ہیں پھر عباسؓ نے علیؓ سے کہا
انت بعد ثلث عبد العصا ثم خلا به فقال انه یخیل لی انی اعرف
تو تین روز کے بعد کسی کا ہو نیوالا ہے پھر الگ ہو کر آپنے کہا میرے خیال میں ایسا ہے کہ میں عبد المطلب
وجوه بنی عبد المطلب عند الموت وانی خائف ان لا یقوم رسول الله صلی
کی اولاد کے بشرہ کو موت کے وقت پہچانتا ہوں اور مجھکو خوف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
الله علیه وسلم من وجعه فاذهب بنا الیه فلنسأله فان یک هذا الامر
اپنی بیماری سے نجات نپاوینگے سو ہمکو لے چل انکے پاس تاکہ ہم آپ سے پوچھیں اگر یہ امارت ہماری طرف
الینا فعلمنا ذلك وان لا یکن الینا امرناه ان نستوصی بنا خیرا فقال
پہونچے تو ہم اسکو معلوم کرلیں اور اگر ہماری طرف نپہونچے تو اپنے تئیں اچھی وصیت کرالیں تب علیؓ نے
له علی رایت اذا جئناه فلم یعطناها اتری الناس یعطوناها والله
آپنے کہا دیکھو تو جب ہم انکے پاس جاینگے اور وہ ہمکو عطا نہ کیا تم جانتے ہو کہ لوگ ہمکو وہ دینگے اللہ کی قسم
لا اسألها ایاه ابدا ومما جری فی مرضه نزول جبریل علیه السلام
میں تو آپ سے کبھی نہیں پوچھونگا اور حضرت کے مرض کی اور باتوں میں سے جبریل علیہ السلام کا موت
ثلثة ایام قبل موته برسالة من الله یقول له کیف تجدك وکان ذلك
سے پہلے اللہ کیطرف سے رسالت پر تین دن تک آنا پوچھتے تھے آپ کو کیسا پاتے ہو اور جبریل کا آنا
فی یوم السبت والاحد والاثنین واستیذان ملك الموت علیه یوم الاثنین
شنبہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو ہوا اور ملک الموت کی پروانگی لینی پیر کے دن تھی
روی عن ابی هریرة ان جبریل اتی النبی صلی الله علیه وسلم فی مرضه
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مرض موت میں
الذی قبض فیه فقال ان الله تبارك وتعالی یقرئك السلام ویقول
جسمیں وفات پائی آئے اور عرض کیا اللہ تبارک تعالیٰ آپ کو سلام پہنچاتا ہے اور پوچھتا ہے
کیف تجدك قال اجدنی وجعا یا امین الله وفی بعض الروایات اجدنی
[illegible] اے جبریل [illegible]

حین حضرہ الموت الصلوۃ وما ملکت ایمانکم حتی جعل رسول اللہ صلی اللہ
جب نزع کا وقت آیا تو یہ کہتی تھی نماز قائم اور لونڈی غلاموں کی رعایت کرو یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یغرغر بہا فی صدرہ ولا یقبض بہا لسانہ وروی انہ استاذن
علیہ وسلم کے سینہ میں آواز بھرائی تھی اور مسکن تھے آپ کی زبان بات کہنے سے رکی تھی اور روایت ہے کہ ملک الموت نے اذن

علیہ ملک الموت وعندہ جبرئیل فقال جبرئیل یا احمد ہذا ملک الموت یستاذن
لے حضرت سے اجازت لی اور آپکے پاس جبرئیل تھا اور جبرئیل نے عرض کیا یا محمد یہ ملک الموت ہے آپ پر آنیکی اجازت

علیک ولم یستاذن علی آدمی کان قبلک ولا یستاذن علی آدمی بعدک
اور کسی آدمی پر آپ سے پہلے اجازت نہیں لی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت لیگا

قال ائذن لہ فدخل ملک الموت فوقف بین یدیہ فقال یا رسول
فرمایا اسکو آنے دو تب ملک الموت داخل ہوا پھر حضرت کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ

یا احمد ان اللہ ارسلنی الیک وامرنی ان اطیعک فی کل ما تامرنی ان
یا احمد اللہ تعالی نے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھکو حکم ہے کہ آپکی اطاعت کروں جو فرماؤ سو کروں اگر آپ

امرتنی ان اقبض نفسک قبضتہا وان امرتنی ان اترکہا ترکتہا قال
فرماتے ہیں کہ آپکی روح پاک قبض کروں تو قبض کرلوں اور اگر آپ فرمائیں چھوڑ دوں تو چھوڑ دوں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اوتفعل یا ملک الموت قال بذلک امرت ان اطیعک
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت کیا تو کریگا عرض کیا مجھکو یہی حکم ہے

فی کل ما تامرنی قال جبرئیل علیہ السلام ان اللہ قد اشتاق الیک قال
کہ جو کہو سو ہی کروں جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا بیشک اللہ تعالی آپکا مشتاق ہے فرمایا

فامض یا ملک الموت لما امرت بہ قال جبرئیل علیہ السلام یا رسول اللہ
اے ملک الموت وہ کر جو تجھکو حکم ہوا ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ

ہذا آخر موطئی الارض انما کنت حاجتی من الدنیا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ
یہ میرا زمین پر آنا آخری ہے دنیا میں سے میرا مقصود آپ ہی تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم وفی الاکتفاء قالت عائشۃ توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وفات پائی اور اکتفاء میں ہے کہ عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ اور

بین سحری ونحری فی نوبتی لم اظلم فیہ احدا فمن سفہی وحداثۃ
[illegible]

يتعوذ بهذه الكلمات أذهب الباس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء
ان کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ دیتے تھے ان تکلیف کو دور کر اے پروردگار لوگوں کے اور شفا دے تو ہی شافی ہے کوئی شفا نہیں

إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه قالت فلما ثقل رسول الله
بجز تیری شفا کے ایسی شفا دے کہ بیماری کو نہ چھوڑے یہ روایت بخاری و مسلم میں ہے عائشہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه أخذت بيده فجعلت أمسحه
علیہ وسلم اپنے مرض میں جس میں کہ وفات پائی بھاری ہو گئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر ملنا شروع کیا

بها وأقولها فنزع يده مني ثم قال رب اغفر لي وألحقني بالرفيق الأعلى
اور وہی کلمات پڑھنے لگی سو اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا پھر فرمایا الٰہی مجھکو بخش دے اور مجھکو رفیق اعلیٰ میں پہنچا دے

وكان هذا آخر ما سمعته من كلامه أخرجاه في الصحيحين وقال السهيلي
اور یہ آخر کا بول ہے جو سنے حضرت کے کلام میں سے یہ صحیحین میں منقول ہے اور سہیلی کہتا ہے کہ

وجدت في بعض كتاب الواقدي أن أول كلمة تكلم بها النبي صلى الله
میں نے واقدی کی کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ پہلا لفظ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم وهو مسترضع عند حليمة الله أكبر وآخر كلمة تكلم بها الرفيق
بولے اس حال میں کہ حلیمہ کے پاس دودھ پیتے تھے اللہ اکبر ہے اور پچھلا کلمہ جو آپ بولے تو رفیق

الأعلى وروى الحاكم من حديث أنس أن آخر ما تكلم به صلى الله عليه وسلم
اعلیٰ ہے اور حاکم انس کی حدیث سے روایت کرتا ہے کہ پچھلا بول جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بولے یہ تھے

جلال ربي الرفيع كذا في المواهب اللدنية وعن عائشة أنها قالت آخر ما
جلال ربی الرفیع جلال بڑے رب کا ترجمہ مواہب لدنیہ میں یوں ہی ہے اور عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ

عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن قال لا يترك بجزيرة العرب دينان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری عہد یہ ہے کہ فرمایا کہ جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہ چھوڑے جاویں

وقالت أم سلمة كانت عامة وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم عند موته
اور ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی علی العموم وصیت موت کے وقت یہ تھی کہ

الصلوة وما ملكت أيمانكم حتى جعل يلجلجها في صدره وما يفيض بها
نماز قایم رکھو اور لونڈی اور غلاموں کا حق ملحوظ رکھو یہانتک کہ سینہ میں آواز پھرتی تھی اور زبان نہ چلتی

لسانه كذا في الاكتفاء وعن أنس كانت وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور یہی بات کرتی تھی ایسا اکتفا میں ہے اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۶۵ برس [illegible] ۶۲ [illegible] ۶۳ [illegible]

من كل فائت الحديث ثم ذهب الرجل فقال أبو بكر علي بالرجل فنظروا

فائت شدہ کا بدلہ ہے تمام حدیث کا بعد وہ شخص چلا گیا تب ابو بکر نے کہا اس شخص کو پکڑ کے لاؤ پس لوگوں نے دیکھا

يمينا وشمالا فلم يروا أحدا فقال أبو بكر لعل هذا الخضر جاء يعزينا

داہنے اور بائیں پس کسی کو نہ پایا پھر ابو بکر نے کہا شاید یہ خضر ہیں ہماری تعزیت کو آئے تھے

ورواه ابن أبي الدنيا من حديث علي بن أبي طالب وتكلموا فيه

اور اسکو ابن ابی الدنیا نے علی بن ابی طالب رض کی حدیث سے روایت کیا ہے اور کلام کیا ہے اس میں

وقد رواه الشافعي في الأم والبيهقي في ذكر الخضر كذا في المواهب اللدنية

اور شافعی نے اسکو ام میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے خضر کا ذکر میں ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے

ذكر سنه صلى الله عليه وسلم عن ابن عباس قال أنزل على رسول الله

ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم وهو ابن أربعين وأقام بمكة ثلاث عشرة سنة وبالمدينة

پر اس وقت وحی اتری کہ وہ چالیس برس کے تھے اور مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں

عشر سنين وتوفي وهو ابن ثلاث وستين سنة أخرجاه في الصحيحين وكذا

دس برس اور وفات اس وقت پائی کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے اور یہی قول

الصحيح عن أبي بكر وعمر وعائشة ثلاث وستون وعن أنس أنه توفي

صحیح روایت ابو بکر اور عمر اور عائشہ سے تریسٹھ برس کی ہے اور انس سے روایت ہے کہ وفات ہوئی

وله ستون سنة وفي رواية خمس وستون وصحح أبو حاتم في تاريخه

تب وہ ساٹھ برس کے تھے اور ایک روایت میں ہے پینسٹھ برس کے اور اسکو ابو حاتم نے اپنی تاریخ میں صحیح کہا ہے

وفي تاريخ ابن عساكر ثنتان وستون سنة ونصف وفي كتاب ابن أبي خيثمة

اور تاریخ ابن عساکر میں باسٹھ برس اور چھ مہینے ہیں اور ابن ابی خیثمہ کی کتاب میں ہے

إحدى أو اثنتان لا أراه بلغ ثلاثا وستين وجمع بين الأقاويل بأن من

اکسٹھ یا باسٹھ برس میں نہیں جانتا کہ تریسٹھ کو پہنچے ہوں اور تمام اقوال کو جمع کیا ہے کہ جس نے

قال خمسا وستين حسب السنة التي ولد فيها والسنة التي قبض

پینسٹھ برس کہے ہیں اس نے ولادت کا سال اور وفات کا سال دونوں حساب میں لیے ہیں

فيها ومن قال ثلاثا وستين وهو المشهور أسقطهما ومن قال ستين

اور جس نے تریسٹھ برس کہے ہیں اور یہی مشہور ہے اس نے ان دونوں سال کو ساقط کیا ہے اور جس نے ساٹھ برس کہے

سجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض وهو فی حجری ثم وضعت
یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس حال مین وفات کی کہ وہ میری گود مین تھے پھر مینے آپکا

رأسه علی وسادته وقمت ألتدم مع النساء واضرب وجهی ولما توفی
سر مبارک آپ کے بالین پر رکھدیا اور عورتون کے ساتھہ روتے ہوئے اٹھی اور منہ پیٹنے لگی اور جب رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء التعزیة یسمعون الصوت والحس
صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو تعزیت والے آئے وہ لوگ آواز اور زمزمہ آواز سنتے تھے

ولا یرون الشخص السلام علیکم یا اهل البیت ورحمة اللہ وبرکاته
اور کوئی نظر نہین آتا تھا کہ السلام علیکم یا اہل بیت اللہ کی رحمت اور اسکی برکتین

کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامة ان فی اللہ عزاء
ہر جان ہے سو مرنے والی ہے اور یہی ہے کہ تمہارا ثواب قیامت کے دن پورا ہوگا بیشک اللہ کی ذات مین تسلی ہے

من کل مصیبة وخلفا من کل هالک ودرکا من کل فائت فباللہ فثقوا
مصیبت کی تعزیت ہے اور ہر ایک ہلاک کا عوض ہے اور ہر ایک فائت کا پانیوالا ہے پس اللہ ہی پر بھروسا کرو

وایاه فارجوا فان المصاب من حرم الثواب السلام علیکم ورحمة اللہ
اور اسی سے امیدوار رہو اور مصیبت زدہ وہی ہے جو ثواب سے محروم رہا اور تمپر سلام اور اللہ کی رحمت

وبرکاته فقال علی اتدرون من هذا هو الخضر علیه السلام کذا فی المشکوة نقلا
اور برکات تب علی رضی اللہ عنہ بولے کیا جانتے ہو یہہ کون ہے یہہ خضر علیہ السلام ہین یہہ مشکوۃ مین دلائل النبوۃ

من دلائل النبوة وروی عن انس قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ
سے منقول ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

علیه وسلم اجتمع اصحابه حوله یبکون فدخل علیهم رجل طویل شعر
وفات ہوئی تو آپکے گرد صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہو کے روتے تھے پاس ایک شخص آیا اسکی بال مونڈھون تک

المنکبین فی ازار ورداء یتخطی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
دراز تھے لنگی اور چادر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین گھسا پھلانگتا آتا تھا

حتی اخذ بعضادتی باب البیت فبکی علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم
یہانتک کہ گھر کے دروازہ کی چوکھٹ پکڑی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رویا پھر

اقبل علی اصحابه فقال ان فی اللہ عزاء من کل مصیبة وعوضا
اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر کہا بیشک اللہ ہی سے ہر ایک مصیبت کی تعزیت ہے اور

تسبيح الملائكة دهش الناس كما روي عن غير واحد من الصحابة وطاشت

فرشتوں کی تسبیح بلند ہوئی تو تمام لوگ مدہوش متحیر ہو گئے چنانچہ کئی صحابہؓ سے روایت ہے اور انکے ہوش و

عقولهم وأقحموا واختلطوا فمنهم من خبل ومنهم من أصمت ومنهم من

حواس اڑ گئے اور پراگندہ عقل ہو گئے اور بعضوں کو جنون ہو گیا اور کوئی چپ رہ گیا اور کوئی

أقعد إلى الأرض فكان عمر رضي الله عنه ممن خبل وجعل يصيح ويقول إن رجالا من

زمین پر پڑا رہ گیا سو عمرؓ انہیں میں تھے جنکو جنون ہو گیا اور چیخنا شروع کیا یہ کہتے تھے بعضے منافق لوگ یہ

المنافقين يزعمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات وإنه والله ما مات

کہتے ہیں کہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم مر گئے اور وہ بیشک الله کی قسم نہیں مرے

ولكنه ذهب إلى ربه كما ذهب موسى بن عمران فقد غاب عن قومه أربعين

پر وہ اپنے رب کے پاس گئے ہیں جیسے موسیٰ بن عمران گئے تھے بے شک اپنی قوم سے چالیس رات

ليلة ثم رجع إليهم بعد أن قيل قد مات والله ليرجعن رسول الله صلى الله

غائب رہے پھر آئے پاس اپنے بعد اس کے کہ کہے گئے تھے کہ موسیٰ مر گئے الله کی قسم رسول الله صلی الله علیہ وسلم

عليه وسلم كما رجع موسى فليقطعن أيدي رجال وأرجلهم زعموا أن رسول

الله پھر آئیں گے جیسے موسیٰ پھر آئے اور کاٹیں گے ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں جو کہتے ہیں کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم مات وفي بعض الروايات أن عمر قائم بسيفه وقال

الله صلی الله علیہ وسلم مر گئے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ عمرؓ نے تلوار کا قبضہ ہاتھ میں لیا اور کہا

لا أسمع أحدا يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا ضربته بسيفي

کسی سے یہ نہ سنونگا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم مر گئے نہیں تو اس کو تلوار سے مار ڈالونگا

هذا وأما عثمان بن عفان فخرس حتى جعل يذهب به ويجاء ولا يتكلم إلا بعد

اور یہ کہ عثمان بن عفانؓ سو گونگے ہو گئے یہاں تک کہ ان کو کوئی لیجاتا اور لے آتا اور نہیں بولتے مگر

الغد وأقعد علي فلم يستطع حراكا وأضني عبد الله بن أنيس فمات

دن بعد اور علیؓ بیٹھے رہ گئے حرکت نہیں کر سکتے تھے اور عبد الله بن انیس بیمار ہو گئے پھر

كمدا ولم يكن فيهم أثبت وأحزم من أبي بكر والعباس وفي رواية وكان

مر گئے اور ان میں ثابت قدم اور ہوشیار ابو بکرؓ و عباسؓ سے زیادہ کوئی نہیں تھا اور ایک روایت میں

أثبتهم أبا بكر جاء وعيناه تهملان وزفراته تتردد وغصصه تتصاعد

ثابت قدم ابو بکرؓ تھے آئے اور دونوں آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور سانس اور آہ

اسقط الکسور ومن قال اثنین ونصفا کانہ اعتمد علی حدیث فی الاکلیل

جسنے کسر کو ساقط کیا اور جسنے ڈھائی برس کہے تو اسنے اس حدیث پر عمل کیا ہے جو اکلیل میں مذکور ہے کہ

وفیہ کلام لم یکن نبی الا عاش نصف عمر اخیہ الذی قبلہ وقد عاش

اور اسمیں گفتگو ہے کوئی نبی نہیں گذرا ہے مگر اپنے بھائی پہلے نبی کی آدھی عمر جیا ہے اور بیشک

عیسی علیہ السلام خمسا وعشرین سنۃ ومائۃ ومن قال احدی او اثنین

عیسی علیہ السلام ایک سو پچیس برس جیتے تھے اور جسنے اکسٹھ یا باسٹھ برس کہے ہیں

فشک ولم یتیقن وکل ذلک انما نشأ من الاختلاف فی مقامہ بمکۃ بعد

سو اسکو شک واقع ہوا یقین نہیں کہا ہے اور یہ تمام اقوال اسی اختلاف پر مبنی ہے کہ بعثت کے بعد مکہ میں

البعثۃ واللہ اعلم کذا فی سیرۃ مغلطای

کتنا رہے واللہ اعلم یہ سیرت مغلطائی میں ہے

ذکر وقت وفاتہ

ذکر حضرت صلعم کی وفات کے وقت کا

صلعم توفی یوم الاثنین بلا خلاف ونصف النہار لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت

حضرت صلعم پیر کے دن بلا خلاف دوپہر کو ربیع الاول میں

من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ من الہجرۃ ضحی فی مثل الوقت الذی

گیارہ ہجری کی بارہویں تاریخ چاشت کے وقت جیسے وقت مدینہ میں داخل ہوئے تھے

دخل فیہ وعن ابن عباس ولد صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واستنبی

وفات پائی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے اور پیر کے

یوم الاثنین وخرج مہاجرا من مکۃ الی المدینۃ یوم الاثنین ودخل

دن نبوت ہوئی اور پیر کے دن مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور پیر کے دن مدینہ میں

المدینۃ یوم الاثنین ورفع الحجر یوم الاثنین وقبض یوم الاثنین وقبض

داخل ہوئے اور حجر اسود کو پیر کے دن اٹھایا اور پیر کے دن وفات پائی اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی کساء ملبد قال ابو بردۃ اخرجت الینا عائشۃ کساء

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پیوند دوختہ میں ہوئی ابو بردہ کہا ہے عائشہ نے ہمکو کپڑا پیوند لگا ہوا

ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین

اور موٹی ازار نکال کر دکھائی پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کپڑوں میں وفات پائی

وفی الاکتفاء ولما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارتفعت الرنۃ علیہ و

بنت خارجة وكان عليه السلام اذن له في الذهاب اليها فسل عمر بن الخطاب سيفه

[illegible]

وتوعد من يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل ابو بكر

[illegible]

من السنح حين بلغه الخبر الى بيت عائشة فدخل فكشف عن وجه

[illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم فجثى يقبله ويبكي ويقول توفي والذي

[illegible]

نفسي بيده صلوات الله عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے خدا کی صلوات تجپر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اطيبك حيا وميتا ذكره الطبري في الرياض وفي بعض الروايات فوضع

کیا ہی پاکیزہ ہو جیتے جی اور مرے پر [illegible]

الى د عن وجهه ووضع فاه على فيه واستنشا الريح ثم سجاه اى يسم

[illegible]

ريح الموت وروى عن عائشة ان ابا بكر اقبل على فرس من مسكنه بالسنح

[illegible]

منازل بني الحارث بن الخزرج بعوالي المدينة بينه وبين منزل

[illegible]

النبي صلى الله عليه وسلم ميل قال حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم الناس

[illegible]

حتى دخل على عائشة فتيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مغشى

[illegible]

بثوب حبرة فكشف وجهه ثم اكب عليه فقبله وبكى ثم قال بابي انت وامي والله

[illegible]

لا يجمع الله عليك موتتين اما الموتة الاولى التي كتبت عليك

[illegible]

[illegible]

وترفع فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فأكب عليه فكشف الثوب عن وجهه

وقال طبت حيا وميتا وانقطع لموتك ما لم ينقطع لاحد من الانبياء

فعظمت عن الصفة وجللت عن البكاء ولو ان موتك كان اختيارا

لجدنا لموتك بالنفوس اذكرنا يا محمد صلى الله عليه وسلم عند ربك ولنكن

من بالك وفي رواية لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في انه

هل مات ام لا فقال انس لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى الناس

فقام عمر بن الخطاب في المسجد خطيبا فقال لا اسمعن ان محمدا صلى

الله عليه وسلم قد مات ولكن ارسل اليه كما ارسل الى موسى بن عمران فلبث

عن قومه اربعين ليلة والله لارجو ان يقطع ايدي رجال وارجلهم

يزعمون انه قد مات قال عكرمة ما زال عمر يتكلم ويوعد الناس حتى

ازبد شدقاه فقال العباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأسن

كما يأسن الناس وانه قد مات فادفنوا صاحبكم ولما توفي رسول

الله صلى الله عليه وسلم كان ابو بكر غائبا بالسنح يعني العالية عند زوجته

حتی تلاها ابوبکر وفی صحیح البخاری لما تکلم ابوبکر جلس عمر فحمد الله

یہاں تک کہ ابوبکر نے یہ آیت پڑھی اور صحیح بخاری میں ہے کہ ابوبکر نے جب گفتگو شروع کی تو عمر بیٹھ گئے پس ابوبکر نے

ابوبکر واثنی علیه وقال الا من کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات

اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا سنو صاحبو جو شخص محمد کی پرستش کرتا تھا سو بیشک محمد مر گئے

ومن کان یعبد الله فان الله حی لا یموت وقال انک میت وانهم

اور جو شخص اللہ کی پرستش کرتا تھا سو اللہ بیشک زندہ ہے نہیں مرے گا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے بیشک تو مرنے والا ہے اور بیشک وہ

میتون وقال وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الآیة

مرنے والے ہیں اور یہ فرمایا ہے اور نہیں ہیں محمد مگر پیغامبر کہ اس سے پہلے بہت پیغامبر گذر چکے ہیں آخر آیت تک

قال فنشج الناس یبکون وفی حدیث ابن عمر عند ابن ابی شیبة ان ابابکر

راوی کہتا ہے پھر لوگوں کی [illegible] بندھ گئی اور ابن عمر کی حدیث میں ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہ ابوبکر

مر بعمر وهو یقول ما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یقتل الله

عمر کے پاس سے نکلے [illegible] کہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے یہاں تک کہ اللہ مارے منافقین کو

المنافقین وفی روایة حتی یفنی المنافقین قال وکانوا اظهروا الاستبشار

ہلاک کر دے اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ فنا کر دے منافقوں کو راوی کہتا ہے اور منافق بہت خوشیاں منا رہے تھے

ورفعوا رءوسهم فقال ایها الرجل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور سر اٹھا رہے تھے پس ابوبکر نے کہا اے شخص بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قد مات الم تسمع الله یقول انک میت وانهم میتون وقال وما جعلنا

مر گئے کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک تو مرنے والا ہے اور بیشک وہ مرنے والے ہیں اور اللہ نے فرمایا اور نہیں کیا ہم نے

لبشر من قبلک الخلد ثم اتی المنبر الحدیث وعن انس بن مالک انه سمع

تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر ابوبکر منبر پر چڑھے آخر حدیث تک اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا

عمر بن الخطاب حین بویع ابوبکر فی مسجد رسول الله صلی الله علیه

عمر بن خطاب سے جس وقت بیعت ہوئی ابوبکر کی بیچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے

وسلم واستوی علی منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم تشهد ثم قال اما بعد

واقع ہوئی اور بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا اما بعد

فانی قلت لکم امس مقالة وانها لم تکن کما قلت والله انی ما وجدت

بیشک میں نے کل ایک بات کہی تھی وہ بات ایسی نہیں تھی جیسے کہ میں نے کہی تھی اللہ کی قسم میں نے وہ بات [illegible]

فقد متها رواه البخاري اختلف في قول ابي بكر رض لا يجمع الله عليك
سو چکھ چکا ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے ابو بکر رض کے اس قول کی تفسیر میں کہ تجپر اللہ دو موت جمع نہیں کریگا
موتتين فقيل هو على ظاهره اشار بذلك الى الرد على من زعم انه
اختلاف ہے کوئی کہتا ہے اسکو یہی ظاہر معنی ہیں یعنی یہ اشارہ ہے بطرف رد اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ آپ
سيحيى فيقطع ايدي رجال لانه لو صح ذلك للزم ان يموت موتة اخرى
زندہ ہو کر آوینگے پھر لوگوں کے ہاتھ کاٹینگے کیونکہ اگر یہ قول صحیح ہو تو لازم آوے کہ دوبارہ مرین
فاخبر انه اكرم على الله من ان يجمع عليه موتتين كما جمعهما على غيره
سو ابو بکر رض نے خبر دی کہ حضرت کا درجہ اللہ کے نزدیک زیادہ بزرگ ہے کہ اُنپر دو موت جمع کرے جیسے کہ اوروں پر جمع کی ہے
كالذين خرجوا من ديارهم وهم الوف وكالذي مر على قرية وقيل
اُن لوگوں کے مانند جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے اور مانند اس شخص کے جو ایک گاؤں پر گزرا اور کوئی کہتا ہے
اراد انه لا يموت موتة اخرى في القبر كغيره اذ يحيى ليسأل ثم يموت
اس سے یہ مراد ہے کہ دوبارہ قبر میں موت نہوگی جیسے اوروں کو ہوتی ہے کہ زندہ کیا جاتا ہے تاکہ اس سے سوال ہو پھر مر جاتا ہے
وقيل لا يجمع الله موتك وموت شريعتك وقيل كنى بالموت الثاني
اور کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالی تیری موت اور تیری شریعت کی موت جمع نہیں کریگا اور کوئی کہتا ہے کہ موت ثانی سے
الكرب اي لا تلقى بعد كرب هذا اليوم كربا اخر قاله في فتح الباري وعن
کرب مراد لی ہے یعنی آج کے کرب کے بعد اور کوئی کرب نہیں ہوگی یہ فتح الباری کا قول ہے اور ابن
ابن عباس رض ان ابا بكر خرج وعمر يكلم الناس فقال اجلس يا عمر فابى
عباس رض سے روایت ہے کہ ابو بکر رض باہر آئے اس وقت عمر رض لوگوں سے باتیں کرتے تھے پس ابو بکر رض نے کہا اے عمر بیٹھ جا
عمر ان يجلس فاقبل الناس الى ابي بكر وتركوا عمر فقال ابو بكر من كان
عمر رض نے بیٹھنے سے انکار کیا پھر وہ لوگ عمر رض کو چھوڑ کر ابو بکر رض کیطرف متوجہ ہوگئے پس ابو بکر رض نے کہا تم میں سے
منكم يعبد محمدا فان محمدا صلى الله عليه وسلم قد مات ومن كان يعبد
جو کوئی محمد کی پرستش کرتا تھا سو محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی اللہ کی پرستش
الله فان الله حي لا يموت قال الله تعالى وما محمد الا رسول قد خلت من
کرتا تھا سو اللہ تعالی زندہ ہے کبھی نہیں مریگا اللہ تعالی فرماتا ہے اور نہیں ہے محمد مگر پیغمبر کہ اس سے پہلے بہت پیغمبر
قبله الاية قال والله فكان الناس لم يعلموا ان الله انزل هذه الاية
[illegible]

فلم ار الا سعد الذابح فعلمت ان النبي صلى الله عليه وسلم قد قبض

تو سوائے سعد ذابح کوئی ستارہ نظر نہ آیا پس میں جان گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی

او هو ميت فقدمت المدينة ولاهلها ضجيج بالبكاء كضجيج الحجيج

یا وہ قریب الموت ہیں لہذا میں مدینہ میں آیا اور دیکھا کہ وہاں کے لوگ رو رو کر شور مچا رہے تھے جیسے حاجیوں کی آواز

اذا اهلوا بالاحرام فقلت مه فقيل قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم

جب احرام باندھ کر لبیک پکارتے ہیں میں نے پوچھا کیا ہے کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی

وفي حيوة الحيوان للدميري عن الواقدي عن شيوخه انهم قالوا لما

اور دمیری کے حیوۃ الحیوان میں ہے واقدی اپنے شیوخ سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب

شك في موت النبي صلى الله عليه وسلم وضعت اسماء بنت عميس

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں شک پیدا ہوا تو اسماء بنت عمیس نے

يدها بين كتفيه فقالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رفع

اپنا ہاتھ حضرت کے کندھوں کے بیچ میں رکھا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ختم نبوت

الخاتم من بين كتفيه وكان هذا الذي عرف به موت النبي صلى

کندھوں میں سے خاتم نبوت اٹھ گئی یہی بات تھی جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

الله عليه وسلم اخرجه البيهقي وابو نعيم وروي عن ام سلمة انها قالت

موت معلوم ہوئی اس کو بیہقی اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے اور ام سلمہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ

وضعت يدي على صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات فمر بي

میں نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر رکھا جس روز وفات ہوئی سو مجھ پر

جمع آكل الطعام واتوضأ ما يذهب ريح المسك من يدي واخرج

جمعے گزر گئے کہ میں کھانا کھاتی ہوں اور وضو کرتی ہوں پر میرے ہاتھ سے مشک کی خوشبو نہیں جاتی اور ابو نعیم

ابو نعيم عن علي قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم صعد ملك

علی سے نقل کرتا ہے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ملک الموت

الموت باكيا الى السماء والذي بعثه بالحق لقد سمعت صوتا ينادي

روتا ہوا آسمان پر چڑھ گیا قسم ہے اس ذات کی جس نے نبی کو برحق بھیجا ہے میں نے آواز سنی

من السماء يا محمداه كل المصائب تهون عند هذه المصيبة وفي سنن ابن ماجه

کوئی پکارتا ہے یا محمداہ تمام مصائب حضرت کی مصیبت کے سامنے آسان ہیں اور سنن ابن ماجہ میں ہے

المقالة التي قلت لكم في كتاب الله ولا في عهد رسول الله صلى الله عليه
جو تمہیں کہی تھی وہ کتاب اللہ میں پائی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وسلم ولكني كنت ارجو ان يعيش رسول الله صلى الله عليه وسلم يدبرنا
سنت میں ولیکن میں یہی امید کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے تک جیتے رہیں

اي يكون آخرنا موتا او كما قال فاختار الله عز وجل لرسوله الذي عنده
اور ہم سے پیچھے موت پاویں یا کوئی اور لفظ کہا سو اللہ عز وجل نے اپنے رسول کیلئے وہی پسند کیا جو ان کے پاس

على الذي عندكم وهذا الكتاب الذي هدى الله به رسوله فخذوا
ہے بہ نسبت اس کے جو تمہارے پاس ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس سے اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت کی ہے اسکو لے لو

به تهتدوا كما هدى به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو نصر كأنه
تاکہ تم ہدایت پاؤ جیسے کہ ہدایت ہوئی ساتھ اس کتاب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو نصر کہتا ہے گویا کہ عمرؓ وہ

قال ما قال لعظيم ما ورد عليه وخشي الفتنة وظهور المنافقين فلما
تمام قول اپنی سخت مصیبت کے سبب تھا اور فتنے کے ظہور اور منافقوں کے غلبہ سے خوف کیا پھر جب

شاهد قوة يقين الصديق الاكبر رض وتفوهه بقول الله عز وجل كل
صدیق اکبرؓ کے یقین کی قوت دیکھی اور انکا قایل ہوا اللہ کی اس بات کا ہر ایک

نفس ذائقة الموت وقوله انك ميت وانهم ميتون انتهى واخرج
جان موت کو چکھنے والی ہے اور اللہ کے اس فرمانے کا بیشک تو مرنے والا ہے اور بیشک وہ بھی مرنے والے ہیں بس ختم ہوا اور روایت کی ابن

ابن عساكر عن ابي ذويب الهذلي قال بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم
عساکر نے ابو ذویب ہذلی سے نقل کرتا ہے کہتا ہے کہ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عليل فاوجس اهل الحي خيفة وبت بليلة طويلة حتى اذا كان
بیمار ہیں سو اہل حی خوف سے دھڑک گئے اور میری رات دراز ہو گئی یہاں تک کہ جب فجر

قرب السحر نمت فهتف هاتف وهو يقول شعر خطب اجل اناخ
ہو نزدیک تھی تو میں سو گیا پس اتفاقاً ایک آواز دینے والے کو سنا اور وہ یہ کہتا تھا شعر بڑا سخت حادثہ ہے کہ اسلام کو

بالاسلام بين النخيل ومقعد الاطام قبض النبي محمد فعيوننا تسكب
پہنچا ہے [illegible] نخلستان میں اور سنگین مکانات کی نشستگاہ میں محمد نبی صلعم کی وفات ہوئی سو ہماری آنکھیں

الدموع عليه بالاسجام فوثبت من نومي فزعا فنظرت الى السماء
بہتے آنسو ٹپکاتی ہیں اس موت پر بہت جاری ہو کر تب میں اپنی نیند سے ڈر کر اچھل پڑا اور آسمان کی طرف نگاہ کی

فانه كان طاهرا فقال العباس الا بلى وقال اهل البيت صدق فلا

کیونکہ حضرت علیہ السلام پاک ہیں عباسؓ نے فرمایا ہاں اور اہل بیت نے کہا کہ آواز سچی ہے پس مت

تغسلوه فقال العباس لا ندع سنة لصوت لا ندري ما هو وغشيهم

نہلاؤ پھر عباسؓ نے جواب دیا کہ ہم سنت کو اس آواز کی وجہ سے جس کو ہم نہیں جانتے کیا ہے ترک نہیں کریں گے اور نیند دوبارہ

النعاس ثانية فناداهم مناد فانتبهوا به وهو يقول اغسلوا رسول الله

غالب ہوگئی پھر ان کو کسی پکارنے والے نے آواز دی پھر ہوشیار ہو گئے وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقال اهل البيت الا الا فقال الا نعم وقد كان

علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت نہلاؤ تو اہل بیت نے کہا سنو یہی ہے پھر عباسؓ نے کہا سنو جی ہاں اور عباسؓ نے

العباس ادخل الكلبة للغسل فقعد متربعا واقعد عليا متربعا متواجهين

جب کلبہ میں نہلانے کے واسطے گئے تھے تو آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے تھے اور علیؓ کو آلتی پالتی مار کر اپنے سامنے بٹھایا تھا

واقعدا النبي صلى الله عليه وسلم على حجورهما فنودوا ان اضجعوا رسول

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں نے گودوں میں اٹھا لیا تھا تب ان کو آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم على ظهره ثم اغسلوه واستروا فشار واعتزل الضفير

علیہ وسلم کو چت لٹا دو پھر نہلاؤ اور پردہ کر لو سو وہ تختہ سے الگ ہو گئے

واضجعاه فغربا رجل الضفير وشرقا راسه ثم اخذوا في غسله وعليه

اور آپ کو لٹا دیا اور تختہ کی پائنتی غربیہ کی طرف اور سر کا نا شرقی کی طرف پھر نہلانا شروع کیا اس حال میں کہ

قميصه وسحول مفتوح الشق ولم يغسلوه الا بالماء القراح وطيبوه

حضرتؐ پر قمیص اور سحول ایسا جو آگے سے کھلا ہوا تھا اور صرف خالص پانی سے نہلایا اور کافور سے

بالكافور ثم اعتصروا قميصه وسحوله وحنطوا مساجده ومفاصله

خوشبودار کر دیا پھر حضرتؐ کا قمیص اور سحول نچوڑ ڈالا اور مساجد اور مفاصل کو خوشبو لگا دی

ووضئوا منه وجهه وذراعيه وكفيه ثم ادرجوا اكفانه على قميصه وسحوله

اور انہی پانی سے وضو کرا دیا یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں کفوں سے پھر قمیص اور سحول کے اوپر کفن پہنا دیا

وجمروه عودا ونشرا ثم احتملوه حتى وضعوه على سريره وسجوه

اور کفنی میں عود کی دھونی دی پھر آپ کو اٹھایا یہاں تک کہ تخت پر لٹا دیا اور ڈھانپ دیا اور ابن

عن ابن عباس انه كان يقول استروا نبيكم ستركم الله قالت عائشة

عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے نبی کو پردہ میں رکھو خدا تمہاری پردہ پوشی کرے گا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

انه صلی الله علیه وسلم قال فی مرضه ایها الناس ان احد من الناس او من

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا لوگو اگر کوئی شخص یا کوئی

المؤمنین اصیب بمصیبة فلیتعز بمصیبتی فی غیر المصیبة التی

مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو چاہئے کہ میری مصیبت میں جو دوسرے کی وجہ سے اسکو پہنچے

تصیبه لغیری فان احدا من امتی لن یصاب بمصیبة بعدی اشد علیه

میری مصیبت کی تعزیت کرے کیونکہ میری امت میں سے کوئی شخص میرے بعد ہرگز ایسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا کہ اس پر میری مصیبت

من مصیبتی ذکر غسله صلی الله علیه وسلم ولما

سے سخت تر ہو ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کا اور جب

فرغ الناس من بیعة ابی بکر رض وجمعهم الله وما اهتم به اصحابه بعد

لوگ ابوبکر رض کی بیعت سے فارغ ہوئے اور اللہ نے انکو متفق کر دیا اور اس امر سے کہ جسکا اصحاب نے حضرت صلی اللہ

موته صلی الله علیه وسلم وتقرر الامر علی ابی بکر رض اقبلوا علی تجهیز

علیہ وسلم کی موت کے بعد اہتمام کیا تھا فارغ ہوئے اور خلافت ابوبکر رض پر ٹھہر گئی تو نبی صلی اللہ

النبی صلی الله علیه وسلم والاشتغال به روی انه سئل ابن عباس رض کیف

علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین اور غسل کا ر بار پر متوجہ ہوئے روایت ہے کہ کسی نے ابن عباس رض سے پوچھا کہ نبی

کان غسل النبی صلی الله علیه وسلم قال ضرب العباس کلة من یمان

صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر نہلایا تھا جواب دیا کہ عباس رض نے اپنا سراپردہ یمنی

یمانیة صفاق فصارت سنة فینا وفی کثیر من صالحی الناس ثم

باریک گزیشتہ کا قائم کیا پھر یہ طریقہ ہمارے درمیان اور اکثر صلحا لوگوں میں جاری ہو گیا پھر

اذن لرجال من بنی هاشم قعدوا بین الحیطان والکلة ثم دخل العباس

بنی ہاشم کے مردوں کو جو کلہ اور دیواروں کے بیچ میں بیٹھے تھے اجازت دی پھر عباس کلہ میں

الکلة ودعا علیا والفضل وابا سفیان بن الحارث واسامة بن زید

داخل ہوئے اور علی رض اور فضل رض اور ابوسفیان بن الحارث رض اور اسامہ بن زید کو بلایا

فلما اجتمعوا فی الکلة القی علیهم النعاس وعلی من وراء الکلة فی البیت

جب یہ سب کلہ کے اندر جمع ہو گئے تو ان سب پر اور ان پر جو کلہ سے باہر گھر میں تھے نیند طاری ہو گئی

فناداهم مناد انتبهوا به وهو یقول لا تغسلوا النبی صلی الله علیه وسلم

تب انکو کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ وہ ہوشیار ہو گئے اور وہ یہ کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مت نہلاؤ

وقال يا علي أنشدك الله وحظنا من رسول الله فقال له علي ادخل فحضر

[illegible]

فغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ير منه شيئا وقيل كان

[illegible]

يصب الماء قال فاسند علي إلى صدره وعليه قميص وكان العباس والفضل

[illegible]

وقثم يقلبونه مع علي وكان أسامة وشقران يصبان الماء عليه

[illegible]

وأعينهم معصوبة من وراء الستر لحديث علي لا يغسلني أحد إلا أنت

[illegible]

وفي رواية أوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغسلني أحد غيري فإنه

[illegible]

لا يرى أحد عورتي إلا طمست عيناه كذا في المواهب وفي الشفا

[illegible]

وعن علي غسلت رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وسكن

[illegible]

[illegible] وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

وقد روى ابن النجار أنه قال [illegible]

[illegible]

رضي الله تعالى عنها لما ارادوا غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا
کہتی ہیں جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کا ارادہ کیا تو آپس میں
فيه فقالوا والله ما ندري انجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم كما نجرد
تو ان میں اختلاف ہوا کہنے لگے واللہ کی قسم ہم نہیں جانتے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں جیسے ہم
موتانا او نغسله وعليه ثيابه فلما اختلفوا القى الله عليهم النوم حتى
اپنے مردوں کے کپڑے اتار لیتے ہیں یا کپڑوں سمیت نہلادیں جب یہ اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نیند ان پر مسلط کردی یہاں تک کہ
ما منهم رجل الا وذقنه في صدره وكلمهم متكلم من ناحية البيت
ان میں جو شخص تھا اس کی ٹھوڑی سینہ پر تھی اور کسی کہنے والے نے گھر کے کونہ میں سے کہا
لا يدرون من هو ان اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقاموا الى
یہ خبر نہیں کہ کون تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت نہلاؤ پھر وہ رسول اللہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم وغسلوه وعليه قميصه وفي المشكوة يصبون
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور قمیص سمیت نہلایا اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ڈالتے تھے
الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص رواه البيهقي في دلائل النبوة وكانت
اوپر پانی کرتے کے اور قمیص سے ملتے جاتے تھے اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور
عائشة تقول لو استقبلت من امري ما استدبرت ما غسل رسول
عائشہ کہا کرتی تھیں اگر اپنے حال کی مجھ کو پہلے سے خبر ہوتی جو پیچھے ہوئی تو رسول صلی اللہ
الله صلى الله عليه وسلم الا نساءه وروي عن علي وله ان الذين تولوا
علیہ وسلم کو سوا آپ کی بیبیوں کے اور کوئی نہ نہلاتا اور علی سے روایت ہے کہ جو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
غسله صلى الله عليه وسلم ابن عمه علي بن ابي طالب وعمه العباس بن عبد المطلب
کے نہلانے کے متولی ہوئے وہ یہ تھے آپ کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب اور آپکا چچا عباس بن عبد المطلب
وابناه الفضل وقثم وحبه اسامة بن زيد ومولاه شقران ولما اجتمع القوم
اور عباس کے دونوں بیٹے فضل اور قثم اور آپ کے محبوب اسامہ بن زید اور آپکا غلام شقران اور جب یہ لوگ رسول اللہ
لغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم نادى من وراء الباب اوس بن خولي
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کو جمع ہوئے تو دروازے کے باہر سے اوس بن خولی
الانصاري احد بني عوف بن الخزرج وكان بدريا علي بن ابي طالب
انصاری نے جو بنی عوف بن خزرج میں کا ایک شخص بدری تھا علی بن ابی طالب کو پکارا

ايكهوكيه وعن ابن عباس رض ان النبي صلى الله عليه وسلم كفن في ريطتين

[illegible]

وبرد نجراني وعن عائشة رض قالت كفن النبي صلى الله عليه وسلم في ثلثة

[illegible]

اثواب بيض سحولية يمانية من اليمن من كرسف ليس فيها قميص

[illegible]

ولا عمامة قالت دخلت على ابي بكر في مرضه ثم نظرت الى ثوب عليه

[illegible]

كان يمرض فيه به ردع من زعفران قال اغسلوا ثوبي هذا وزيدوا

[illegible]

عليه ثوبين فكفنوني فيها قلت هذا خلق قال ان الحي احق بالجديد

[illegible]

من الميت انما هو للمهنة رواه البخاري وفي موطا الامام ابي عبد الله

[illegible]

مالك بن انس رض كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلثة اثواب حبرة

[illegible]

وسيوار بيض ولابن ابي داؤد في ثلثة اثواب نجرانية وقيل للاكليل كفن

[illegible]

في سبعة اثواب فيها بانه ليس فيها قميص ولا عمامة ...

[illegible]

وفي حديث تفرد به يزيد بن ابي زياد وهو ضعيف في حفظه ...

[illegible]

وقيل ... كذا في سيرة مغلطاي وفي حديث عروة عن عائشة

[illegible]

قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلثة اثواب سحولية بيض

[illegible]

سرّ الجنة فما صبّ علی بدنه فتوضأ وبرق فیها کذا فی تاریخ المدینة

پانی جو رکا تھا اس کو چوس لیا پھر وضو کیا اور اس میں تھوک دیا یہ سمہودی کی تاریخ مدینہ

السمهودی وجعل علی علی یده خرقة وادخلها تحت القمیص کذا فی

میں ہے اور علی نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پیچھے کو قمیص کے نیچے ڈالا یہ

سیرة مغلطای وروی ان الغسلة الاولی کانت بالماء القراح والثانیة

سیرت مغلطائی میں ہے اور روایت ہے کہ پہلا تریڑا خالص پانی کا تھا اور دوسرا تریڑا

بالماء والسدر والثالثة بالماء والکافور وروی جعفر بن محمد قال

بیری کے پتوں سے پانی کا اور تیسرا پانی اور کافور کا اور جعفر بن محمد روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ

کان الماء یستنقع فی جفون النبی صلی الله علیه وسلم وکان علی یحسوه

پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پلک چشم میں جمع ہوجاتا تھا اور علی اس کو پیتے جاتے تھے

وفی شواهد النبوة سئل علی عن سبب فهمه وحفظه قال لما غسلت

اور شواہد النبوۃ میں ہے کسی نے علی سے سبب فہم اور حافظہ کا پوچھا جواب دیا کہ جب میں نے نبی

النبی صلی الله علیه وسلم اجتمع ماء فی جفونه فرفعته بلسانی وابتلعته

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلایا تھا تو حضرت کی پلک چشم میں جو پانی جمع ہوا سو زبان سے اٹھا لیتا تھا اور نگل جاتا

فادری قوة حفظی منه ویقال ان علیا والفضل ارادا غسل رسول الله

سو میں اپنے حافظہ کی قوت اسی کی برکت سے جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ علی اور فضل رسول اللہ صلی اللہ

صلی الله علیه وسلم فنودی علی ان ارفع طرفك الی السماء اورده فی

علیہ وسلم کو نہلانے بیٹھے سو علی کو آواز آئی کہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف کر یہ شفا میں

الشفاء ذکر تکفینه صلی الله علیه وسلم فلما فرغوا من غسله صلی الله علیه وسلم

لایا ہے ذکر حضرت صلعم کے کفن پہنانے کا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلا چکے تو

جففوه ثم صنع به ما یصنع بالمیت ثم ادرج فی ثلثة اثواب ثوبین

بدن مبارک خشک کر دیا پھر ان کے ساتھ وہی کیا جو میت کے ساتھ کرتے ہیں پھر تین کپڑوں میں لپیٹ دیا دو کپڑے

ابیضین وبرد حبرة وفی الاکتفاء قال الترمذی فذکروا لعائشة رضی

سفید تھے اور ایک یمنی چادر دھاری دار اور اکتفا میں ہے کہ ترمذی کہتا ہے کہ لوگوں نے عائشہ سے اس قول کو

قولهم فی ثوبین وبرد حبرة فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه

کہ دو کپڑوں میں اور یمنی چادر میں ذکر کیا عائشہ نے کہا ہاں چادر لائے تھے پر لوگوں نے پھیر دیا

وعائشة وابن عمر وجابر بن عبد الله بن مغفل في تكفين النبي صلى الله
اور ابن عمرؓ اور جابر بن عبد اللہ بن مغفل رضے سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تکفین کے باب میں منقول ہے

عليه وسلم في ثلثة اثواب ليس فيها قميص ولا عمامة وعن عبد الله محمد بن
حدیثیں آئی ہیں کہ تین کپڑے تھے نہ ان میں قمیص تھا اور نہ عمامہ اور عبد اللہ محمد بن

عقيل عن ابن الحنفية عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في
عقیل ابن حنفیہ سے اور وہ علی رضے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سات کپڑوں میں

سبعة اثواب كما روى هذا الحديث احمد في مسنده وذكر ابن حزم ان
کفن دیئے گئے اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور ابن حزم ذکر کرتا ہے کہ اسمیں

الوهم فيه من ابن عقيل او ممن بعده وقد اختلف في معنى قوله ليس
ابن عقیل سے یا اسکے بعد کسی اور سے وہم واقع ہوا ہے اور اس کے معنی میں لیس فیہا قمیص

فيها قميص ولا عمامة فالصحيح ان معناه انه ليس في الكفن قميص ولا عمامة
ولا عمامہ میں اختلاف ہے صحیح تو یہ ہے کہ اسکے معنی یہی ہیں قمیص ہرگز نہیں تھا اور نہ عمامہ تھا

اصلا والثاني ان معناه انه كفن في ثلثة اثواب خارج عن القميص
اور دوسرے یہ بھی ہیں اسکے معنی ہیں کہ نبی صلعم تین کپڑوں میں علاوہ قمیص اور عمامہ کے

والعمامة قال الشيخ تقي الدين ابن دقيق العيد الاول الاظهر في
کفن دیے گئے شیخ تقی الدین بن دقیق العید کہتا ہے کہ اول معنی مراد ہونے میں

المراد وذكر النووي في شرح صحيح مسلم ان الاول قال هو تفسير العلماء
ظاہر ہیں اور نووی صحیح مسلم کی شرح میں ذکر کرتا ہے بیشک اول معنوں کے جمہور علما قائل ہیں

وقال هو الصواب الذي يقتضيه ظاهر الحديث وقال الثاني ضعيف
اور کہتا ہے کہ صواب یہی ہے جسکو ظاہر حدیث تقاضا کرے اور کہتا ہے کہ دوسرے معنی ضعیف ہیں

فلم يثبت انه صلى الله عليه وسلم كفن في قميص وعمامة انتهى قالوا
سو یہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کفن میں قمیص اور عمامہ تھا انتہی کہتے ہیں کہ

ويترتب على هذا الاختلاف في تفسير الحديث اختلافهم في انه
اسی اختلاف پر جو اس حدیث کی تفسیر میں واقع ہوا ہے یہ اختلاف بھی ہے کہ آیا

هل يستحب ان يكون في الكفن قميص وعمامة ام لا فاختلفوا

أخرجه النسائي من رواية عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عروة
اسکو نسائی نے نقل کیا ہے عبد الرزاق کی روایت سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ عروہ سے
واتفق عليه الأئمة الستة من طريق هشام بن عروة عن عائشة
اور اسپر چھوں امام متفق ہیں ہشام بن عروہ کے طریق سے جو عائشہ رض سے مروی ہے
بزيادة من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة وفي رواية البيهقي
اتنا زیادہ ہے کہ روئی کے کہ انمیں نہ قمیص تھا اور نہ عمامہ اور بیہقی کی روایت میں ہے
في ثلاثة أثواب سحولية جدد السحولية بفتح السين وضمها قال النووي
تین کپڑے سحولی نئے سحولیہ سین کے زبر اور ضمہ سے ہے نووی کہتا ہے کہ
والفتح أشهر وهو رواية الأكثرين فبالفتح منسوب إلى السحول وهو
فتح مشہور اور اکثر راویوں کی یہی روایت ہے سو فتح سے سحول کیطرف منسوب ہے
القصار لأنه يسحلها أي يغسلها أو إلى سحول وهو قرية باليمن
کہ دھوبی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ کپڑے کو دھوتا ہے یا سحول کیطرف منسوب ہے جو یمن میں ایک قریہ ہے
وأما الضم فهو جمع سحل وهو الثوب الأبيض النقي لا يكون إلا من
اور ضمہ سے سو وہ سحل کی جمع ہے سفید صاف کپڑے کو کہتے ہیں جو کہ روئی ہی کا ہووے
قطن وفيه شذوذ لأنه نسب إلى الجمع وقيل إن اسم القرية ههنا بالضم
اور اس میں شذوذ ہے کیونکہ جمع کیطرف نسبت کی ہے اور کوئی کہتا ہے یہاں قریہ کا نام ضمہ سے ہے
والكرسف بضم الكاف وإسكان الراء وضم السين المهملة والفاء القطن
اور کرسف کاف کے ضمہ اور راء کے سکون اور سین مہملہ کے ضمہ سے آخر میں فا روئی کو کہتے ہیں
وقال الترمذي روي في كفن النبي صلى الله عليه وسلم روايات مختلفة
اور ترمذی کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں مختلف روایتیں آئی ہیں
وحديث عائشة أصح الأحاديث في ذلك والعمل عليه عند أكثر أهل
اور عائشہ رض کی حدیث اس باب میں سب احادیث سے اصح ہے اور اکثر علما صحابہ وغیرہم کے
العلم من الصحابة وغيرهم وقال البيهقي في الخلافيات قال أبو عبد الله
نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے اور بیہقی خلافیات میں کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ یعنی
يعني الحاكم تواترت الأخبار عن علي بن أبي طالب وابن عباس رض

وفي رواية صلى عليه علي والعباس وبنو هاشم ثم دخل المهاجرون ثم
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت پر نماز پڑھی علی اور عباس نے اور بنو ہاشم نے نماز پڑھی پھر مہاجر آئے پھر

الانصار ثم الناس يصلون عليه افرادا لا يؤمهم احد ثم النساء ثم الغلمان
انصار آئے پھر اور لوگ جدا جدا نماز پڑھتے تھے انکا امام کوئی نہیں تھا پھر عورتوں نے نماز پڑھی پھر لڑکوں نے

قيل انه اوصى بذلك لقوله صلى الله عليه وسلم اول من يصلي علي
کہتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی وصیت کی تھی اس حدیث کے موافق کہ پہلے جو میری نماز پڑھیگا تو جبرئیل ہے

ثم جبرئيل ثم ميكائيل ثم اسرافيل ثم ملك الموت مع جنوده ثم
پھر جبرئیل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت مع اپنے لشکر کے پھر

الملائكة ثم ادخلوا افواجا بعد فوج الحديث وفيه ضعف بل كانوا يدخلون
اور فرشتے پھر تم گروہ گروہ آنا حدیث ہے اور اس حدیث میں ضعف ہے بلکہ وہ داخل ہوتے تھے

ويخرجون قال ابن الماجشون لما سئل كم صلي عليه صلوة قال اثنان
اور نکلتے جاتے تھے ابن الماجشون نے کہا ہے جب یہ پوچھا گیا کتنے بار حضرت پر نمازیں ہوئیں کہا بہتر

وسبعون صلوة فقيل من اين لك هذا قال من الصندوق الذي تركه
بہتر بار نمازیں ہوئیں پھر کسی نے کہا تمکو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہا اس صندوق میں سے جسکو مالک نے

مالك بخطه عن نافع عن ابن عمر كذا في سيرة مغلطاي وفي حديث
اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا چھوڑا تھا نافع ابن عمر سے روایت کرتا ہے یہ سیرت مغلطائی میں ہے اور ابن ماجہ کی

ابن ماجه لما فرغوا من جهازه يوم الثلثاء وضع على سريره في بيته ثم
حدیث میں ہے کہ جب حضرت کی تجہیز سے منگل کے روز فارغ ہو چکے تو حضرت صلعم کو آپکے گھر میں تابوت پر رکھا پھر

دخل الناس عليه ارسالا يصلون عليه حتى اذا فرغوا ادخل النساء
وہاں لوگ گروہ گروہ آئے کہ نماز پڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب مرد فارغ ہو چکے تو عورتیں آئیں

حتى اذا فرغن ادخل الصبيان ولم يؤم الناس على رسول الله صلى
جب عورتیں بھی پڑھ چکیں تو لڑکے آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ میں کسیکو

الله عليه وسلم احد وفي رواية ان اول من صلى عليه الملائكة افواجا ثم
امام نہیں کیا اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے جو حضرت پر نماز پڑھی تو فرشتوں نے گروہ گروہ پھر

اهل بيته ثم الناس فوجا فوجا ثم نساؤه آخرا وروي انه لما صلى اهل
اہل بیت نے پھر گروہ گروہ اور لوگوں نے پڑھی پھر اہل بیت کی عورتوں نے پیچھے اور روایت ہو کہ جب اہل بیت نے نماز پڑھی

في زيادة القميص والعمامة على اللفائف الثلاثة لتصير خمسة فذكر الحنابلة
قمیص اور عمامہ بڑھانے میں تاکہ مکمل پانچ ہو جاویں اختلاف کیا ہے سو حنبلی علماء کہتے ہیں کہ

انه مكروه وقال الشافعية انه جائز غير مستحب وقال المالكية انه يستحب
مکروہ ہے اور شافعی علماء کہتے ہیں جائز غیر مستحب ہے اور مالکی علما کہتے ہیں مردوں اور

للرجال والنساء وهو في حق النساء آكد وقالوا والزيادة الى السبع غير
عورتوں دونوں کے واسطے مستحب ہے اور عورتوں کے حق میں زیادہ چاہیے اور کہتے ہیں سات تک بڑھانا مکروہ

مكروهة وما زاد عليها سرف وقال الحنفية ان الاثواب الثلاثة ازار و
نہیں ہے اس سے جو زیادہ ہوگا وہ اسراف ہے اور حنفی علما کہتے ہیں کہ وہ تین کپڑے ازار یعنی تہبند اور

قميص ولفافة وفي الحديث دلالة على ان القميص الذي غسل فيه نزع
کفنی اور دوپٹہ کی چادر ہے اور حدیث میں یہ دلالت ہے کہ قمیص جس میں حضرت کو نہلایا تھا کفن

عنه عند تكفينه قال النووي في شرح مسلم وهذا هو الصواب الذي
دیتے ہوئے اتار دیا تھا نووی شرح مسلم میں کہتا ہے یہی صواب ہے جس پر کچھ اور بعینہ اعتراض

لا يتجه غيره واما الحديث الذي في سنن ابي داود عن ابن عباس ان النبي
متوجہ نہیں ہوتا اور رہی وہ حدیث جو سنن ابو داؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم كفن في ثلاثة اثواب الحلة ثوبان وقميصه الذي توفي
صلے اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں کا کفن دیئے گئے حلہ دو کپڑے ایک وہ قمیص جس میں وفات پائی

فيه فحديث ضعيف لا يصح الاحتجاج به لان يزيد بن زياد احد رواته مجمع
سو یہ حدیث ضعیف ہے اس سے حجت قائم کرنی صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ یزید بن زیاد کے راویوں میں اول ہے کہ ضعف پر

على ضعفه ولا سيما وقد خالف برواية الثقات ذكر الصلاة عليه
اجماع ہو چکا ہے خاص کر اس روایت میں جو ثقات کی روایت کے مخالف ہو حضرت صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم روي عن محمد انه صلى على النبي بغير
وسلم کے نماز جنازہ کا ذکر محمد سے روایت ہے کہ نبی صلعم پر جنازہ کی نماز بغیر

امام وفي رواية افرادا لا يؤمهم احد يدخل المسلمون زمرا فيصلون
امام کے ہوئی اور ایک روایت میں ہے جدا جدا تھی کوئی امام نہیں تھا مسلمان جوق جوق آتے تھے پس نماز پڑھتے تھے

عليه ويخرجون فلما صلي عليه نادى عمر بن الخطاب خلوا الجنازة واهلها
اور چلے جاتے تھے جب نماز پڑھ چکے تو عمر بن الخطاب نے آواز دی جنازہ کو اہل جنازہ کو چھوڑ دو

صلى الله عليه وسلم وروي ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا

علیہ وسلم کے واسطے [illegible] اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اختلاف کیا

في موضع دفنه صلى الله عليه وسلم بمكة او بالمدينة في البقيع او القدس

موضع دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] مکہ میں یا مدینہ میں بقیع کے اندر یا قدس میں

حتى قال ابو بكر رضي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم يقبر نبي الا

یہاں تک کہ ابو بکر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا [illegible] کوئی نبی دفن نہیں کیا گیا مگر

حيث يموت وفي رواية ما قبض الله نبيا الا في موضع الذي يجب

اسی جگہ جہاں [illegible] اور ایک روایت میں ہے [illegible] کسی نبی کو وفات نہیں دی مگر اسی جگہ [illegible]

ان يدفن فيه فاخروا فراشه واحفروا له تحت فراشه ونزل في قبره

کہ اس جگہ دفن ہو [illegible] حضرت کے بستر کو ہٹاؤ اور [illegible] اور حضرت صلعم کی قبر میں

علي بن ابي طالب والعباس والفضل وقثم ابنا العباس وكان قثم اخر

علی بن ابی طالب اور عباس اور فضل اور قثم جو عباس کے دونوں بیٹے اترے اور قثم [illegible]

الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم لانه اخر من صعد من قبره واما

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] حضرت کی قبر سے [illegible] نکلا تھا اور [illegible]

قصة المغيرة وطرح خاتمه في القبر ونزوله فيه لاخراجه فغير صحيح

مغیرہ کا قصہ اور خاتم کا [illegible]

والله اعلم وشقران مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال اوس

واللہ اعلم اور شقران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی اور [illegible] اوس

ابن خولي لعلي بن ابي طالب يا علي انشدك بالله وحظنا من رسول الله

ابن خولی نے علی بن ابی طالب سے کہا اے علی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم فقال له انزل فنزل مع القوم وكانوا خمسة وفي رواية

علیہ وسلم سے [illegible] پھر وہ قوم کے ساتھ اترا [illegible] اور ایک روایت میں

عن علي نزل في حفرة النبي صلى الله عليه وسلم هو والعباس وعقيل بن

علی سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] وہ یعنی علی اور عباس اور عقیل بن

ابي طالب واسامة بن زيد وابن عوف واوس بن خولي فهم الذين

ابی طالب اور اسامہ بن زید اور ابن عوف اور اوس بن خولی [illegible]

لم يدر الناس ما يقولون فسألوا ابن مسعود فأمرهم أن يسألوا عليا فقال

تو لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ کیا پڑھیں تو انہوں نے ابن مسعود سے پوچھا انہوں نے انکو کہا کہ علی سے پوچھو پھر علی نے انکو کہا

لهم قولوا إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه

یہ پڑھو بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو اس پر

وسلموا تسليما لبيك اللهم ربنا وسعديك صلوات الله البر الرحيم والملائكة

اور سلام بھیجو سلام ہم حاضر ہیں یا الٰہی ہمارے رب با رحمت ہو اور خدا کی رحمتیں جو نیکی والا اور مہربان ہے اور مقرب

المقربين والنبيين والصديقين والشهداء والصالحين وما سبح لك من شيء

فرشتوں کی اور نبیوں کی اور صدیقوں کی اور شہیدوں کی اور صلحا کی اور جو چیز پاکی بیان کرتی ہے تیری

يا رب العالمين على محمد بن عبد الله خاتم النبيين وسيد المرسلين وإمام

اے پروردگار عالم کے محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین اور مرسلین کے سردار اور متقیوں کے

المتقين ورسول رب العالمين الشاهد البشير الداعي إليك بإذنك السراج

پیشوا اور رب العالمین کے رسول پر جو حاضر ہو بشارت دینے والا تیرے حکم سے تیری طرف بلانے والا چراغ

المنير وعليه السلام ذكره الشيخ زين الدين المراغي في كتاب تحقيق النصرة

روشن اور انپر سلام ہے اسکو شیخ زین الدین مراغی نے اپنی کتاب تحقیق النصرہ میں ذکر کیا ہے

ذكر دفنه وكيفية قبره صلى الله عليه وسلم

ذکر حضرت کے دفن کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی کیفیت

كان في المدينة حفاران أحدهما يلحد والآخر لا يلحد فدعا العباس

مدینہ میں دو شخص قبر کھودنے والے تھے ایک تو لحد بنایا کرتا تھا اور دوسرا لحد نہیں بنایا کرتا تھا تو عباس نے

رجلين فقال ليذهب أحدكما إلى أبي عبيدة بن الجراح وهو كان

دو آدمی بلائے اور کہا تم میں سے ایک تو ابو عبیدہ بن جراح کے پاس جائے یہ وہ تھے کہ

يضرح لأهل مكة وليذهب الآخر إلى أبي طلحة الأنصاري وهو كان يلحد

مکے والوں کے لیے گور کھودا کرتا تھا اور دوسرا ابو طلحہ انصاری کے پاس جائے اور یہ مدینہ والوں

لأهل المدينة ثم قال العباس اللهم خر لرسولك فذهبا فلم يجد صاحب

کے لیے لحد تیار کیا کرتا تھا پھر عباس نے کہا الٰہی اپنے رسول کے واسطے اچھا کر پھر وہ دونوں گئے سو جو شخص

أبي عبيدة أبا عبيدة ووجد صاحب أبي طلحة أبا طلحة فلحد لرسول الله

ابو عبیدہ کے پاس گیا تھا اسنے تو ابو عبیدہ کو نہ پایا اور ابو طلحہ والے شخص نے ابو طلحہ کو پایا سو اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

المشكوة عن جابر وكان الذي رش الماء على قبره صلى الله عليه وسلم بلال
مشکوۃ میں جابر سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا وہ بلال
بن رباح بقربة بدأ من قبل رأسه حتى انتهى الى رجليه رواه البيهقي
ابن رباح تھا ایک مشک سے [illegible] سر سے شروع کر کے پاؤں تک پہنچ گیا اسکو بیہقی نے
في دلائل النبوة وعن سفيان التمار انه راه مسنما وفي صحيح البخاري عن
دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور سفیان بن تمار سے روایت ہے کہ اسنے قبر شریف کو مسنم دیکھا اور صحیح بخاری میں
[illegible] ابي بكر بن عياش انه راى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما اى
ابوبکر بن عیاش سے روایت ہے کہ اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسنم دیکھا ہے یعنی
مرتفعا زاد ابو نعيم في المستخرج وقبر ابي بكر وعمر كذلك واسند الى الشعبي
اونچی ابو نعیم نے مستخرج میں اتنا بڑھایا ہے اور ابوبکر و عمر کی قبر کو بھی ایسی ہی [illegible]
ان السنة تسنيم القبور وهو قول ابي حنيفة ومالك واحمد والمزني وكثير
کہ قبروں کو مسنم کرنا مستحب ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد اور مزنی اور اکثر
من الشافعية وبعض قدماء الشافعية استحب التسطيح ويحتمل ان
شافعیوں کا ہے اور بعض قدماء شافعی مذہب تسطیح کو مستحب جانتے ہیں اور یہ احتمال ہے کہ
يكون في الاول مسطحا فقد روى ابو داود والحاكم انه كشفت عائشة
اول وہلہ میں مسطح ہو [illegible] بیشک ابو داود اور حاکم نے روایت کی ہے [illegible]
للقاسم بن محمد عن قبره صلى الله عليه وسلم وعن قبري صاحبيه
قاسم بن محمد کے [illegible] زیارت کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور [illegible] دونوں یاروں کی قبر کھولی
رضي الله عنهما فاذا ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة
رضی اللہ عنہما تین قبریں تھیں نہ بہت اونچی اور نہ زمین سے ملی ہوئی [illegible]
الحمراء وفي رواية حمراء وبيضاء ورفع قبره من الارض قدر شبر وهذا
[illegible] اور ایک روایت میں سرخ اور سفید اور زمین سے بقدر ایک بالشت کے اونچی کر رکھی [illegible]
كان في خلافة معاوية فكانها كانت في الاول مسطحة ثم لما بني جدار
امیر معاویہ کی خلافت میں ہوا ہے گویا وہ قبریں اول حال میں مسطح تھیں پھر جب قبر کی
القبر في امارة عمر بن عبد العزيز على المدينة من قبل الوليد بن عبد الملك
دیوار بنائی عمر بن عبد العزیز کی امارت کے وقت جبکہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے مدینہ کے امیر تھے

[illegible]

تولوا کفنه والاول اصح وقد کان شقران حين وضع رسول الله صلى الله
جو حضرت کے کفن کے سوا تھی اور پہلی روایت بہت صحیح ہے اور جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں
عليه وسلم في حفرته اخذ قطيفة حمراء نجرانية اصابها يوم خيبر وكان
اتارا تو چادر نجرانی سرخ رنگ جو خیبر کی لڑائی میں ہاتھ آئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها ويفرشها فطرحها تحته فدفنها معه
علیہ وسلم اسکو اوڑھتے تھے اور بچھاتے تھے شقران نے لیکر حضرت صلعم کے تلے بچھا دی اور اسکو حضرت کے ساتھ
في قبره فقال والله لا يلبسها احد بعدك وبني في قبره اللبن يقال تسع
قبر میں دفن کر دیا اور کہا اللہ کی قسم اسکو آپکے بعد کوئی اوڑھ نہ سکیگا اور حضرت کی قبر میں نو اینٹیں کچی لگائی گئیں کہتے ہیں کہ نو
لبنات قيل فلما فرغوا من وضع اللبنات اخرجوا القطيفة قال ابو عمر و
اینٹیں کہتے ہیں کہ جب کچی اینٹیں لگا چکے تو وہ چادر نکال لی گئی یہ ابو عمرو اور حاکم کا
والحاكم قال النووي وقد نص الشافعي وجميع اصحابه وغيرهم من العلماء
قول ہے نووی کہتا ہے کہ شافعی اور اسکے اصحاب وغیرہ علما نے صاف کہا ہے کہ
على كراهة وضع قطيفة او نحو ذلك تحت الميت في القبر وقد شذ البغوي
قطیفہ وغیرہ کا میت کے نیچے قبر کے اندر بچھانا مکروہ ہے اور ہمارے علما میں سے صرف بغوی
من اصحابنا فقال لا باس بذلك لهذا الحديث والصواب كراهة ذلك
الگ ہو گیا ہے کہ وہ کہتا ہے اسکا کچھ ڈر نہیں ہے اسی حدیث کی سند سے اور صواب یہی ہے کہ وہ مکروہ ہے
كما قال الجمهور واجابوا عن هذا الحديث بان شقران انفرد بفعل ذلك
چنانچہ جمہور علما کہتے ہیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ تنہا شقران کا یہ کام تھا
ولم يوافقه احد من الصحابة وانما فعله شقران لما ذكرناه عنه من
اور صحابہ میں سے کوئی اسکے موافق نہیں تھا اور شقران نے اسی لئے بچھا دی تھی کہ جیسا اسکی طرف سے بیان کیا گیا
كراهة ان يلبسها احد بعد النبي صلى الله عليه وسلم انتهى وقد ذكر انها
یہ ناخوشی تھی کہ اسکو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اوڑھے انتہی اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ
اخرجت يعني القطيفة من القبر لما فرغوا من وضع اللبنات التسع ذكره في
چادر جب نو اینٹیں لگا چکے تو قبر میں سے نکال لی
سيرة مغلطاي ثم هالوا التراب على لحده وجعل قبره مسطوحا وفي
سیرۃ مغلطائی میں ہے پھر حضرت کی لحد پر مٹی ڈال دی اور قبر کو مسطح یعنی ہموار بنا دیا اور

ط قطیفہ چادر مخمل معروف ... مضربہ ... المفروش ... مربعا ... مخدہ ... تکیہ

عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا

بیماری میں فرمایا جس سے پھر نہ اچھے ہوئے خدا یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے

قبور انبيائهم مساجد ولولا ذلك ابرز قبره غير انه خشي او خشي ان

اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیں اگر یہ نہ ہوتا تو حضرت کی قبر ظاہر کر جاتی اتنا ہی کہ ڈر دیا گیا یا ڈر گئے

يتخذ مسجدا على شك الراوي على المجهول والمعلوم فعلى الاول

ایسا نہ ہو مسجد بنا لیں راوی کو یہ شک ہے کہ خشی مجہول ہے یا معروف پس اگر مجہول ہے تو

الضمير للشان ومقتضاه انهم فعلوا ذلك باجتهادهم والثاني يقتضي

ضمیر شان کی ہے اسکا مآل یہ ہے کہ انہوں نے یہ امر اپنی اجتہاد سے کیا اور اگر دوسرا یعنی معروف ہو تو

ان النبي صلى الله عليه وسلم هو الذي امرهم بذلك ومعنى ابرز قبره

یہ معنی ہونگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد تھا اور ابرز قبرہ کے معنی یہ ہیں کہ

كشف قبره صلى الله عليه وسلم ولم يتخذ الحائل والمراد الدفن خارج بيته

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ظاہر کھلی ہوئی ہوتی کوئی دیوار حائل نہ ہوتی اور مراد یہ ہے کہ گھر کے باہر دفن

وهذا قالته عائشة قبل ان يوسع المسجد ولهذا لما وسع المسجد

اور یہ عائشہ رضی کا مقولہ اس سے پہلے ہے کہ مسجد نبوی فراخ کیجاوے اور اسی لیے جب مسجد کو فراخ کیا تو

جعلت حجرتها مثلثة الشكل محددة حتى لا يتأتى لاحد ان يصلي

عائشہ کے حجرہ کو مثلث کی شکل کا نوکدار بنا دیا تاکہ کسی کو یہ نہ ہو سکے کہ قبلہ کیطرف

الى جهة القبر الكريم مع استقبال القبلة ونقل اهل السير عن سعيد

منہ کر کے قبر شریف کی طرف نماز پڑھ سکے اور اہل سیر نے سعید بن مسیب سے

ابن المسيب قال بقي في البيت موضع قبر في السهوة الشرقية يدفن فيه

نقل کیا ہے کہ اس حجرہ میں ایک قبر کی جگہ شرقی گوشہ کی طرف باقی ہے جس میں عیسیٰ

عيسى بن مريم عليه السلام ذكر وقت دفنه صلى الله

ابن مریم علیہ السلام مدفون ہونگے ذکر وقت دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم اختلف في وقته روي عن عائشة رضي الله

دفن ہونے کے وقت کا دفن کے وقت میں اختلاف ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عنها قالت ما علمنا بدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى سمعنا

روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کی ہمکو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ ہم نے سنی ... کی

صبروها ثم غرزته ثم الخلاف في ان ايهما افضل في الاصل الجواز وترجيح

ذکر کیا ہے اور تسنیم کو ترجیح دیا پھر اس باب میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے تسطیح یا تسنیم سو اصل تو دونوں کا جواز ہے اور تسطیح کو ترجیح

التسطيح لما رواه مسلم من حديث فضالة بن عبيد انه مر بقبر فسوي

اسی کو دلیل ہے کہ مسلم نے فضالہ بن عبید کی حدیث سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قبر کے پاس آیا تو برابر کر دی

ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بتسويتها ورسول الله

پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قبر کو برابر کر دینے کو فرمایا کرتے تھے اور رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم مقدم وابو بكر عند راسه بين كتفي النبي صلى الله

صلی اللہ علیہ وسلم مقدم ہیں یعنی آگے ہیں اور ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راس مبارک کے پاس

عليه وسلم وعمر عند رجليه هكذا ٭

کندھوں کے برابر اور عمر دونوں کی پائینتیوں میں ہیں اس صورت شکل پر ہے ٭



كذا نقله السمهودي في خلاصة الوفاء وذكر رزين ان رسول الله

سمہودی نے خلاصۃ الوفا میں اسی طور نقل کیا ہے اور رزین نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم مقدم وابو بكر خلف راسه عند منكبي صلى الله

صلی اللہ علیہ وسلم مقدم ہیں اور ابوبکر سر مبارک کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم ومالت رجلاه اسفل وعمر خلف ابي بكر هكذا

مونڈھوں کے برابر اور ابوبکر کے پاؤں آگے نکل گئے ہیں اور عمر ابوبکر کے پیچھے ہیں اس شکل پر ہے



وفي حديث عايشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

من يوم دخل علينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وما رأيت يوما
كان أقبح ولا أظلم من يوم مات فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم
وفي رواية الترمذي عنه قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول
الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي
مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا من التراب وإنا لفي
دفنه حتى أنكرنا قلوبنا ذكر النبي صلى الله عليه وآله وسلم صلى
الله عليه وآله وسلم ولما دفن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءت
فاطمة رضي الله عنها فقالت كيف طابت أنفسكم أن تحثوا على رسول
الله صلى الله عليه وسلم التراب رواه البخاري وفي رواية أخرى لما
فرغوا من دفنه صلى الله عليه وسلم خرجت فاطمة رضي الله عنها
قالت يا أبا الحسن دفنتم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالت
يا أبا الحسن كيف طابت قلوبكم أن تحثوا التراب على رسول الله صلى
الله عليه وسلم أليس كان نبي الرحمة قال نعم ولكن لا مرد لأمر الله

صح ونبا لمنسائي في ليلة الثلثاء في السحر وفي الموطا بلغه مالك انه صلى الله عليه وسلم توفي
اور منگل کی رات کو صبح کے وقت نسائی اور موطا میں روایت ہے کہ حضرت صلعم کو پیر کے

يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء والترمذي في ليلتها في مكانه الذي
وفات ہوئی اور منگل کے دن مدفون ہوئے اور ترمذی نے اتنا زیادہ کیا ہے رات کے وقت اسی جگہ جہاں

توفي فيه وروي عن محمد بن اسحق انه قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم
وفات پائی تھی اور محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم پیر کے دن

الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء ودفن في الليل الى ليلة
وفات پائی سو اس روز اور منگل کی شب ٹھہرے رہے اور رات کو مدفون ہوئے یعنی بدھ کی

الاربعاء وقيل دفن يوم الثلثاء حين زاغت الشمس وفي كتاب التيسير
رات کو اور کوئی کہتا ہے منگل کے دن جب آفتاب ڈھل گیا مدفون ہوئے اور تیسیر کے کتاب میں ہے کہ

صلوا عليه صلى الله عليه وسلم يوم الاربعاء ثم دفن فان قلت لم اخروا دفنه
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بدھ کے دن نماز پڑھی پھر مدفون ہوئے پھر اگر تو یہ کہے حضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم وقد قال لاهل بيت اخروا دفن ميتهم عجلوا دفن
علیہ وسلم کے دفن میں کیوں دیر لگائی حالانکہ حضرت نے اپنے اہل بیت سے جنہوں نے اپنی میت کے دفن میں دیر لگائی تو

ميتكم ولا تؤخروه فالجواب لما ذكر من عدم اتفاقهم على موته او لاختلافهم
فرمایا اپنی میت کو دفن میں جلدی کرو اور دیر مت لگاؤ تو جواب یہ ہے کہ اس سبب سے جو ذکر ہوا کہ حضرت کی موت پر اتفاق نہیں تھا یا اس سبب سے کہ ان کو

في موضع الدفن او لانهم اشتغلوا في خلاف الذي وقع بين المهاجرين
دفن میں اختلاف تھا یا اسلئے کہ وہ اس خلافت میں مصروف ہوگئے جو مہاجرین اور انصار

والانصار حتى استقر امر الخلافة التي هي اهم مهمات الدين فبايعوا ابا بكر
کے پڑ گیا یہاں تک کہ خلافت کا امر جو دین کی ضروریات میں بہت ضروری تھا قرار پا گیا سو انہوں نے ابو بکر صدیق سے بیعت کر لی

ثم بايعوه بيعة اخرى في ملاء منهم ثم رجعوا بعد ذلك الى النبي صلى
پھر انہوں نے ابو بکر صدیق سے مجمع میں دوبارہ بیعت کی پھر اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم فنظروا في دفنه فغسلوه وكفنوه ودفنوه والله اعلم
وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور دفن میں مصروف ہوئے حضرت کو نہلایا اور کفنا کر دفن کر دیا واللہ اعلم

وفي رواية الدارمي عن انس قال ما رايت يوما كان احسن ولا اضوء
اور دارمی کی روایت میں انس سے ہے کہتا ہے کہ میں نے ان سے کوئی روز احسن اور روشن نہیں دیکھا

سنہ ۱۱ ... [illegible] ربیع الاول ... ۱۲ ... [illegible] ... ۶۳ برس ... [illegible]

صلى الله عليه وسلم التراب انفرد باخراجه البخاري وزاد الطبراني ابياتا
صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو اسکو صرف بخاری نے نقل کیا ہے اور طبرانی نے اتنا بڑھایا ہے

من بعد ما ادناه وقد عاشت فاطمة رض بعده صلى الله عليه وسلم ستة اشهر
اسکے رب نے اسکو پاس کر لیا اور فاطمہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے جیتی رہیں

فما ضحكت تلك المدة ويحق لها مثل ذلك وروي عن انس رض قال مررت
سو اس مدت میں کبھی نہیں ہنسیں اور ان کو یہی سزاوار تھا اور انس رض سے روایت ہے کہتا تھا کہ میں

على باب عائشة رضي الله عنها وكانت تندب النبي صلى الله عليه وسلم
عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر گیا وہ اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رو رہی تھیں

شعر يا من لا يشبع من خبز الشعير يا من اختار الحصير على السرير
شعر اے وہ نبی کہ جو کبھی روٹی سے پیٹ نہیں بھرتا تھا اے وہ نبی کہ بوریے کو تخت پر پسند کیا

يا من لم ينم الليل كله من خوف عذاب السعير وعن عائشة رضي الله
اے وہ نبی جو تمام رات کبھی نہیں سوتا تھا دوزخ کے آگ کے عذاب کے ڈر سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عنها ان ابا بكر رض دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فوضع فاه
روایت ہے کہ ابوبکر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات کے بعد آئے پس اپنا منہ تو حضرت کے

بين عينيه ووضع يديه على صدغيه فقال وا نبياه وا خليلاه وا
دونوں آنکھوں کے بیچ میں رکھا اور دونوں ہاتھ کنپٹیوں پر رکھدیے پھر کہا اے نبی اے خلیل اے

صفياه وفي رواية قالت لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء
صفی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ کہتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابوبکر

ابو بكر رض فدخل عليه ورفع الحجاب وكشف الثوب عن وجهه فاسترجع
آئے اور نبی صلعم کے پاس گئے اور پردہ اٹھایا اور حضرت کے چہرہ پر سے کپڑا اٹھایا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی

فقال مات والله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول من قبل رأسه
پھر کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت کے سرہانے کی طرف گئے

فقال وا نبياه ثم حدر فمه وقبل جبهته ثم رفع راسه فقال وا خليلاه
پس کہا اے نبی پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی کو چوم لی پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا اے خلیل

ثم حدر فمه وقبل جبهته فقال وا صفياه ثم حدر فمه وقبل جبهته
پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی اور کہا اے صفی پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی

تعالى فقعدت تندب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول يا ابتاه
زمین سے پھر بیٹھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رونا شروع کیا اور یہ کہتی تھیں کہ اے باپ
وا رسول الله صلى الله عليه وسلم وا نبي الرحمة الآن لا يأتي الوحي الآن
ہائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہائے رحمت کے نبی اب وحی نہیں آئیگی اب
ينقطع عنا جبرئيل عليه السلام اللهم الحق روحي بروحه واشفعني
جبرئیل علیہ السلام ہم سے جدا ہو جاویگا الٰہی میری روح کو حضرت کی روح سے ملادے اور انکو چہرہ کے
بالنظر الى وجهه ولا تحرمني اجره وشفاعته يوم القيامة وفي رواية
دیکھنے سے مجھکو خوب مسرور کردے اور مجھکو انکے اجر سے اور قیامت کے دن شفاعت سے محروم نکر اور ایک روایت میں
اخذت تربة من تراب رسول الله صلى الله عليه وسلم وشمت ثم انشأ
ہے کہ فاطمہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبر کی مٹی لی اور سونگھی پھر یہ شعر پڑھا
شعر ماذا على من شم تربة احمد ۔ ان لا يشم مدى الزمان غواليا
شعر کیا حرج ہے اس شخص کا جسنے احمد کی مٹی سونگھی ہو کہ پھر ابد الدہر کبھی خوشبو نہ سونگھے
صُبّتْ على مصائب لو انها ۔ صبت على الايام صرن لياليا ۔ وفي
مجھپر وہ مصیبتیں آپڑی ہیں کہ اگر وہ دنوں پر آپڑتیں تو دن سیاہ راتیں ہو جاتیں اور اکتفا
الاكتفاء مما ينسب الى علي وفاطمة رضي الله عنهما ماذا على من شم
میں یوں ہے جو شعر کہ علی یا فاطمہ رضی اللہ عنہما کیطرف منسوب ہیں یہی دونوں شعر ہیں ماذا علی
البيتين وعن انس قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل
من شم الخ اور انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا دشوار ہو گیا تھا
يتغشاه الكرب فقالت فاطمة رضي الله عنها واكرب اباه فقال لها
کرب عارض ہوتی تھی پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہائے باپ کی تکلیف رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم ليس على ابيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے باپ پر آج سے آئندہ کو تکلیف نہیں ہے جب آپ نے وفات پائی تو فاطمہ نے کہا
يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا ابتاه جنة الفردوس ماواه يا ابتاه الى جبرئيل
اے باپ رب کی اجابت کی کہ جسنے انکو بلا لیا اے باپ جسکا ٹھکانا جنت الفردوس ہے اے باپ ہم جبرئیل سے خبر وفات
ننعاه فلما دفن قالت يا انس اطابت انفسكم ان تحثوا على رسول الله
کہتی ہیں جب مدفون ہو چکے تو فاطمہ نے کہا اے انس تمہارا دل کیسے راضی ہو گیا کہ رسول اللہ

رسول وقال ابو الجوزاء وكان الرجل من اهل المدينة اذا اصابته
اطاعت کرتے اور ابو الجوزاء کہتا ہے کہ مدینہ والوں میں ایک شخص تھا جب اسپر کوئی مصیبت

مصيبة جاء اخوه يصافحه ويقول يا عبد الله اتق الله فان في رسول
آتی تو اسکا بھائی آکر اسسے مصافحہ کرتا اور کہتا اے عبد اللہ خدا سے ڈر بیشک رسول

الله اسوة حسنة قال قائلهم شعر اصبر لكل مصيبة وتجلد
خدا میں اچھی پیروی ہے انہیں کا کوئی شاعر کہتا ہے شعر ہر مصیبت پر صبر کر اور مضبوط رہ

واعلم بان المرء غير مخلد + واصبر كما صبر الكرام فانها نوب تنوب
اور سمجھ لے کہ آدمی ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے اور صبر کر جیسا بزرگوں نے صبر کیا ہے کیونکہ مصیبتیں ایک آتی ہیں ایک جاتی ہیں

اليوم تكشف في غد + واذا اصبت بمصيبة تشجى بها + فاذكر مصابك
آج ہوئی کل جاتی رہتی ہے اور جب مصیبت میں مبتلا ہو جس سے تو اندوہناک ہو تو اپنی مصیبت کو نبی

بالنبي محمد وقال الاخر شعر تذكرت لما فرق الدهر بيننا فعزيت
محمد سے عوض کیجیو اور دوسرا شاعر کہتا ہے شعر جب زمانہ نے ہم میں تفرقہ ڈالا یاد کیا تو اپنے نفس

نفسي بالنبي محمد وقلت لها ان المنايا سبيلنا + فمن لم يمت في يومه
کی تعزیت نبی محمد صلعم سے کی اور اپنے نفس سے کہا کہ موت تو ہمارا رستہ ہے پس جو شخص آج نہیں مرا

مات في غد + وروي ان بلالا كان يؤذن بعد وفاته صلى الله
وہ کل مر جاویگا اور روایت ہے کہ بلال جب بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتج
اذان دیتا تھا جب یہ کہتا اشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مسجد

المسجد بالبكاء والنحيب فلما دفن ترك بلال الاذان ولله القائل
رونے اور نالہ کی آواز سے گونج اٹھتی تھی پس جب دفن ہوئے تو بلال نے اذان ہی چھوڑ دی شعر

لو ذاق طعم الفراق رضوى لكان من وجده يميد قد حملوني
اگر فراق کا ذائقہ رضوی پہاڑ چکھتا تو اپنے اندوہ میں ہل جاتا مجھے اور شوق کا

عذاب شوق + يعجز عن حمله الحديد ورثته صلى الله عليه وسلم
ایسا عذاب اٹھوایا ہے کہ لوہا اسکی برداشت سے عاجز ہوتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عمته صفية بمراثي كثيرة فمنها قولها شعر الا يا رسول الله كنت
پھوپھی صفیہ نے بہت مرثیے کہے ہیں انہیں میں سے یہ شعر ہیں ہاں یا رسول اللہ تم

ثم سجاه بالثوب ثم خرج وذكر ابو العباس القصاب في شرح البردة

پھر کپڑے سے ڈھانک دیا پھر چلے گئے اور ابو العباس قصاب بردہ البوصیری کی شرح میں بیان

البوصيري انه لما تحقق عمر بن الخطاب موته صلى الله عليه وسلم بقول

ذکر کرتا ہے کہ جب عمر بن خطاب کو ابو بکر صدیق کے کہنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابي بكر الصديق ورجع الى قوله قال وهو يبكي بابي انت وامي يا رسول

کی موت کا یقین ہو گیا اور قول کی طرف رجوع کیا تو روتے ہوئے یوں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم لقد كان لك جذع تخطب الناس عليه فلما

میرے ماں باپ تم پر قربان بیشک وہ ستون تھا جس سے لگ کر آپ خطبہ سناتے تھے پھر جب

كثروا اتخذت منبرا لتسمعهم فحن الجذع بفراقك حتى جعلت يدك عليه

بہت ہو گئے تو آپ نے منبر بنوایا تاکہ ان کو خطبہ سناویں تو وہ ستون آپ کی جدائی سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اس ستون پر اپنا ہاتھ

فسكن فامتك اولى بالحنين عليك حين فارقتهم بابي انت وامي

تسلی ہوئی تو آپ کی امت تو آپ پر رونے کی سزاوار ہے جب آپ اس سے جدا ہوئے میرے ماں باپ تم پر قربان

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان جعل

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی ہے

طاعتك طاعته فقال من يطع الرسول فقد اطاع الله بابي انت وامي

کہ اس نے تمہاری اطاعت کو اپنی اطاعت ٹھہرائی سو یوں کہا کہ جس نے رسول کی فرمانبرداری کی اس نے بیشک اللہ کی فرمانبرداری کی میرے

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد بلغ من فضيلتك عنده ان بعثك

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ آپ کو سب نبیوں

آخر الانبياء وذكرك في اولهم فقال الله تعالى واذ اخذنا من النبيين

سے پیچھے بھیجا اور آپ کا ذکر سب سے اول کیا سو اللہ تعالیٰ نے کہا بیشک ہم نے نبیوں سے ان کا

ميثاقهم ومنك ومن نوح بابي انت وامي يا رسول الله صلى الله عليه

اقرار لیا اور تجھ سے اور نوح سے میرے ماں باپ تم پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لقد بلغ من فضيلتك عنده ان اهل النار يودون ان يكونوا

وسلم بیشک آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ دوزخی لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش کہ وہ

اطاعوك وهم بين اطباقها يعذبون يقولون يا ليتنا اطعنا الله واطعنا

آپ کی اطاعت کرتے حالانکہ وہ طبقات نار میں عذاب دیئے ہوئے ہوں گے کہیں گے کاش کہ ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی

لشق عنا بما یوحی الیه وما یقول ۔ وبعدنا فلا نخشى ضلالا ۔ علینا

[illegible]

والرسول لنا دلیل ۔ افاطم ان جزعت فذاك عذر ۔ وان لم تجزعی

ہماری راہ بر تھے ۔ اے فاطمہ اگر تو نے بے صبری کی ہے تو بیجا نہیں ۔ اور اگر تو صبر کرے تو

ذاك السبیل ۔ فقبر ابیك سید کل قبر ۔ وفیه سید الناس الرسول

بہت اچھی راہ ہے ۔ پس قبر تیرے باپ کی سب قبروں کی سردار ہے اور اس میں سب لوگوں کے پیشوا رسول ہیں

ورثاه الصدیق رض بقوله شعر لما رأیت نبینا متجدلا ۔ ضاقت علی

اور صدیق رض نے یہ مرثیہ کہا ہے شعر جب میں نے اپنے نبی کو گرا ہوا دیکھا ۔ تو مجھ پر تمام گھر باوجود

بعرضهن الدور ۔ فارتاع قلبی عند ذاك لهلكه ۔ والعظم منی ما حییت

فراخی کے تنگ ہو گئے ۔ اس وقت میرا دل [illegible] ۔ اور میری ہڈیاں [illegible]

کسیر ۔ عتیق ویحك ان حبك قد ثوى ۔ فالصبر عنك لما بقیت

شکستہ [illegible] ۔ اے عتیق تجھکو افسوس ہے کہ تیرا دوست [illegible] ہو گیا ۔ کیا [illegible] صبر کرنا تا [illegible] زندگی

یسیر ۔ یا لیتنی من قبل مهلك صاحبی ۔ غیبت فی جدث علی صخور

[illegible]

فلیحدثن بدائع من بعده ۔ تعیی بهن جوانح وصدور ۔ ورثاه الصدیق

[illegible]

ایضا [illegible] ودعنا الوحی اذ ولیت عنا ۔ فودعنا من الله الکلام [illegible]

[illegible]

ما قد ترکت لنا رهینا ۔ تضمنه القراطیس الکرام ۔ وقال حسان شعر

[illegible]

[illegible] لنا [illegible] ۔ [illegible] فلیت [illegible]

[illegible]

کنت [illegible] ذکر میراثه وترکته وحکمه فیما صلی

[illegible] ذکر حضرت [illegible] کی میراث اور ترکہ کا

الله علیه وسلم ما ترك رسول الله صلی الله علیه وسلم عند

[illegible]

رجاءنا وكنت بنا برًّا ولم تك جافيًا وكنت رحيمًا هاديًا ومعلمًا ليبك

ہماری امید تھی اور تم ہم پر مہربان تھے جفا نہیں کرتے تھے اور تم رحیم ہدایت کرنیوالے اور سکھانیوالے تھے

عليك اليوم من كان باكيًا + لعمرك ما أبكي النبي لفقده + ولكن لما أخشى

رونے جو رونے والا ہے + قسم تیری عمر کی میں نبی کو گم ہونیکی جہت نہیں روتی + پر جو ڈرتی ہوں کہ آنیوالے

من الهرج آتيًا + كأن على قلبي لذكر محمد + وما خفت من بعد النبي المكاويا

جدائی سے ڈرتی ہوں + گویا میرے دل پر داغ ہیں محمد کی یادگاری کے + اور ان حوادث سے جو نبی صلعم کی بعد ان کا خوف ہے

أفاطم صلى الله رب محمد + على جدث أمسى بيثرب ثاويا + فدى لرسول

اے فاطمہ رحمت بھیجے اللہ محمد کا رب + اوس قبر پر کہ لیٹنے یثرب میں ٹھیرے ہیں + رسول اللہ پر میری ماں

الله أمي وخالتي وعمي وخالي ثم نفسي وماليا + فلو أن رب الناس

اور خالہ قربان ہے + اور میرا چچا اور ماموں پھر میری جان اور میرا مال + پس اگر پروردگار خلق کا

أبقى محمدًا + سعدنا ولكن أمره كان ماضيا + عليك من الله السلام تحية

محمد کو جیتا رکھتا + تو ہم بہت خوش ہوتے پر اسکا حکم تو ہونیوالا ہے + تم پر اللہ کا سلام ہے بطور تحیہ کے +

وأدخلت جنات من العدن راضيا + ورثاه أبو سفيان بن الحارث

اور تم دوام کو بہشتوں میں رضامندی سے داخل کیے گئے + اور ابو سفیان بن الحارث بن

ابن عبد المطلب ابن عمه صلى الله عليه وسلم شعر أرقت فبات ليلي لا

عبد المطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی نے مرثیہ کہا ہے شعر میری نیند جاتی رہی پس رات ایسی ہوگئی

يزول وليل أخي المصيبة فيه طول + وأسعدني البكاء وذاك فيما

نہیں جاتا + اور مصیبت زدہ کی رات دراز ہوا کرتی ہے + اور رونے نے میری امداد کی اور یہ

أصيب المسلمون به قليل + لقد عظمت مصيبتنا وجلت + عشية قيل

اس مصیبت میں جو مسلمانوں پر پڑی ہے کمتر ہے + بیشک ہماری مصیبت بڑی ہے اور بڑی ہو رہی ہے + اس شب کو کہ کہنے لگے

قد قبض الرسول + وأضحت أرضنا مما عراها + تكاد بنا جوانبها تميل

رسول اللہ کی وفات ہوئی + اور ہماری زمین اس مصیبت کے سبب جو اسکو عارض ہوئی ہے ایسی ہوگئی کہ قریب ہے کہ اسکی اطراف ہم پر جھک آویں

فقدنا الوحي والتنزيل فينا + يروح به ويغدو جبرئيل + وذاك أحق

ہم نے وحی کو اور تنزیل کو کھو دیا ہم میں + جبرئیل شام اور صبح کو لاتا تھا گم کر دیا + اور یہی سزاوار تر

ما سالت عليه نفوس الناس أو كادت تسيل + نبي كان يجلو

ہے اس امر کا ہے جس پر لوگوں کے دل بہ جاویں یا نزدیک ہو بہ جانے کے + نبی تھے کہ دیتے تھے شک کو

عائشة رضي الله تعالى عنها سألت بابكر رض بعد وفات رسول الله صلى
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ بیچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
الله عليه وسلم ميراثه من تركة رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر
ابوبکر رض سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ خیبر و فدک اور مدینہ کے
وفدك وصدقته بالمدينة فقال ابوبكر رض ان رسول الله صلى الله عليه
صدقات میں سے اپنی میراث مانگی سو ابوبکر رض نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وسلم قال لانورث ماتركناه صدقة فابى ابوبكر ان يدفع الى فاطمة
نے فرمایا ہے ہماری میراث نہیں ہے ہمارا ترکہ صدقہ ہے سو ابوبکر رض نے انکار کیا کہ فاطمہ رضی اللہ
رضي الله عنها شيئا فوجدت فاطمة رضي الله تعالى عنها على ابي بكر في
عنہا کو کچھ میراث دیویں پس فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا اس بات سے ابوبکر رض پر خفا ہوئیں
ذلك فهجرته فلم تزل حتى توفيت فلما توفيت دفنها زوجها علي بن
اور انسے ملنا چھوڑ دیا سو خفا ہی رہیں جبتک کہ وفات پائی جب فاطمہ رض نے وفات پائی تو انکے شوہر علی بن ابی طالب
ابي طالب رض ليلا ولم يوذن لها ابابكر وصلى عليها علي رض وكان لعلي
نے رات کو انکو دفن کیا اور ابوبکر رض کو انکی خبر نہ کی اور علی رض نے انپر نماز پڑھی اور فاطمہ رض کی زندگی
من الناس وجهة حيوة فاطمة فلما توفيت استنكر علي رض وجوه
میں علی رض کو لوگوں میں وجاہت حاصل تھی جب فاطمہ رض کو وفات ہوئی تو علی رض نے لوگوں کے منہ
الناس فالتمس مصالحة ابي بكر رض ومبايعته ولم يكن بايع تلك الاشهر
اپنے سے پھرے ہوئے پائے سو ابوبکر رض سے مصالحت اور انکی بیعت چاہی اور علی رض نے ان چھ مہینوں میں بیعت نہیں کی تھی
فبايعه بعدها كذا في الصحيحين وروى البيهقي عن الشعبي ان ابابكر
سو ہوش آنے کے بعد بیعت کر لی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی کہ ابوبکر رض
عاد فاطمة رضي الله عنها في مرضها فقال علي رض هذا ابوبكر يستاذن
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دنوں میں عیادت کو گئے پس علی رض نے فاطمہ رض سے کہا یہ ابوبکر رض تیرے پاس آنے کی
عليك قالت اتحب ان آذن له قال نعم فاذنت له فدخل عليها
اجازت مانگتے ہیں فاطمہ رض نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ انکو آنے دوں علی رض نے کہا ہاں سو فاطمہ رض نے انکو اجازت دی تب ابوبکر رض اندر گئے
فرضاها حتى رضيت كذا في الوفاء وفي رياض النضرة للمحب
پھر انکو منایا یہاں تک کہ منی گئیں یہ وفا میں ہے اور محب طبری کے ریاض النضرہ

مونۃ درہما ولا دینارا ولا عبدا ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ
نہ درہم اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ اور کچھ سوا خچر سفید کے اور اپنے ہتھیار

وارضا جعلہا صدقۃ وفی خلاصۃ السیر ترک رسول اللہ صلی اللہ
اور کچھ زمین جو صدقہ کر رکھی تھی اور خلاصۃ السیر میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم یوم مات ثوبی حبرۃ وازارا عمانیا وثوبین صحاریین وقمیصا
وسلم نے چھوڑی روز وفات پائی تو دو چادر یمانی اور ایک تہبند عمانی اور دو کپڑے صحاری اور ایک قمیص

صحاریا وقمیصا سحولیا وجبۃ یمنیۃ وخمیصا وکساء ابیض
صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمنی اور ایک کمل حاشیہ دار اور لباس سفید

وقلانس صغارا لاطیۃ ثلاثا او اربعا وازارا طولہ خمسۃ اشبار وملحفۃ
اور ٹوپیاں چار چھوٹی چھوٹی ٹوپیاں سر سے لگی ہوئیں اور تہبند طول میں پانچ بالشت کا اور چادر رنگین

موّرسۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن معاشر الانبیاء
میں رنگی ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ

لا نورث ما ترکناہ صدقۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یقتسم ورثتی
وراثت نہیں کئے جاتے ہم جو ترکہ چھوڑتے ہیں سب صدقہ ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث

دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عیالی فہو صدقۃ عن ابی
دینار نہیں بانٹینگے میں جو کچھ بعد نفقہ اپنی ازواج اور خرچ عیال کے چھوڑا ہو سو وہ صدقہ ہے ابوہریرہ سے

ہریرۃ رضی قال جاءت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
روایت ہے کہتا ہے فاطمہ رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ابو بکر رض

الی ابی بکر رض فقالت من یرثک قال ولدی واہلی فقالت ما لی
کے پاس آئیں پوچھا تیرا وارث کون ہے جواب دیا میری اولاد اور اہل تب فاطمہ رض نے کہا کہ کیا ہوا کہ

لا ارث ابی فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اپنے باپ کی وارث میں نہیں ہوتی تب ابو بکر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے

لا نورث ولکنی اعول من کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعولہ
ہمارے وارث نہیں ہوتے پر میں اسکا بربردار ہوں جسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بربرداری کرتے تھے

وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ وعن
اور میں خرچ دونگا جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرچ دیتے تھے عائشہ رض

له ان میں [illegible]

في حق من كان له سعة وقد قال صلى الله عليه وسلم من وجد

حق میں جسکو گنجائش اور مقدرت ہو اور واجب کے قریب ہے اس حدیث سے صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق جس سے

سعة ولم يفد إلي فقد جفاني وفي رواية ما من أحد من أمتي له سعة

ہوسکتا تھا اور میرے پاس نہ آیا تو اسنے مجھ پر جفا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے کوئی ایسا شخص کہ جسکو گنجائش ہو

ولم يزرني فليس له عذر عند الله وعنه صلى الله عليه وسلم من جاءني

اور میری زیارت نہ کرے تو اسکو اللہ کے ہاں کوئی عذر نہیں ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی میری زیارت کو

زائرا لا تهمه إلا زيارتي كان حقا علي أن أكون له شفيعا يوم القيامة

آوے کہ صرف میری زیارت مقصود ہو تو میرے اوپر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اسکا شفیع ہو جاؤں

رواه الحافظ أبو علي بن السكن وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اسکو حافظ ابو علی بن سکن نے روایت کیا ہے اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من زار قبري وجبت له شفاعتي صححه ابن عبد الحق وعليه

جسنے میرے قبر کی زیارت کی اسکے واسطے میری شفاعت واجب ہوگئی اسکو ابن عبد الحق نے صحیح کیا ہے اور اسکے باپ نے

وعنه صلى الله عليه وسلم من زارني بعد مماتي فكأنما زارني في حياتي

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جسنے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اسنے میری زندگی میں میری زیارت کی

وفي هذا الباب أحاديث كثيرة وفيما نقلناه كفاية فإذا انصرف الحاج

اور اس باب میں بہت حدیثیں ہیں اور جو حدیثیں ہم نے نقل کیں وہ کافی ہیں پس جب حاجی لوٹے

وتوجه إلى المدينة المطيبة يكثر من الصلاة على النبي صلى الله عليه

مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر راستہ میں کثرت سے درود

وسلم في الطريق فإنه للعبادة أفضل منها بعد الفرائض في سالك هذا

بھیجے کیونکہ اس راستہ کے مسافروں کو فرائض کے بعد اس سے افضل کوئی عبادت نہیں

الطريق فإذا وقع بصره على شجر المدينة وحرمها فليزد في الصلاة والسلام

پھر جب اسکی نظر مدینہ کے درختوں اور حرم پر پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

على النبي صلى الله عليه وسلم وليسأل الله تعالى أن ينفعه بزيارته ويسعده بها

پر اور بھی زیادہ درود پڑھے اور اللہ تعالی سے یہ دعا مانگے کہ حضرت کی زیارت سے نفع دیوے

في الدنيا والآخرة وليقل اللهم إن هذا حرم رسولك فاجعل لي

اور دنیا و آخرت میں اسکو نیک بختی بخشے اور یوں کہے الہی یہ تیرے رسول کا حرم ہے سو اسکو میرے واسطے

الطبری دخل ابوبکرؓ علی فاطمۃؓ فاعتذر الیہا وکلمہا فرضیت عنہ عن
طبری نے کہ ابوبکرؓ فاطمہؓ کے پاس گئے اور عذر کیا اور گفتگو کی پھر وہ ان سے راضی ہوگئیں اوزاعی سے

الاوزاعی قال بلغنی ان فاطمۃؓ غضبت علی ابی بکر فخرج ابوبکرؓ علی
روایت ہے کہا مجھے پہنچا ہے کہ فاطمہؓ ابوبکرؓ پر خفا ہوئیں پھر ابوبکرؓ فاطمہؓ کے پاس

فاطمۃ حتی قام علی بابہا فی یوم حار ثم قال لا ابرح مکانی حتی ترضی
روانہ ہوئے یہاں تک کہ دروازہ پر جا کر گرم دن میں کھڑے ہوئے پھر کہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

علی بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیہا علیؓ فاقسم علیہا
جب تک راضی نہ ہوں میں یہاں سے نہیں ٹلونگا پھر علیؓ فاطمہؓ کے پاس گئے اور انکو قسم دی

لترضی فرضیت علیہ اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ وقد اختصم علی
کہ راضی ہوجاؤ آخر وہ راضی ہوگئیں اسکو ابن السمان نے موافقہ میں نقل کیا ہے کہ جھگڑا کیا علیؓ اور عباسؓ نے

والعباسؓ فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عہد عمرؓ فقال عمرؓ لطلحۃ والزبیر
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی میراث میں عمرؓ کی خلافت میں تب عمرؓ نے طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمن

وعبدالرحمن بن عوف وسعد انشدکم اللہ اسمعتم رسول اللہ صلی
ابن عوف اور سعدؓ سے پوچھا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم یقول کل مال نبی صدقۃ الا ما اطعمہ انا لا نورث قالوا اللہم
وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ نبی کا تمام مال صدقہ ہوتا ہے مگر جو کھلا دے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا انہوں نے کہا

ثم ذکر زیارۃ قبرہ الشریف علی ساکنہ التحیۃ
پھر ذکر حضرت صلعم کی مزار شریف کی زیارت کا اسکے ساکن پر تحیہ

والسلام زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرشی الہاشمی المکی
اور سلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم قریشی ہاشمی مکی مدنی

المدنی ابی القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم خاتم
ابوالقاسم محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم خاتم الانبیاء

الانبیاء والمرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین مندوبۃ
اور مرسلین کے قبر کی زیارت آپ پر اللہ کی صلوۃ اور سلام اور ان سب پر مندوب ہے

مستحبۃ من اوکد المستحبات وافضل القربات قریبۃ من الواجب
مستحب ہے مستحبات میں موکد اور عبادات میں افضل قریب ہے

جدار الحظيرة ولا يقبلها فان ذلك وامثاله من صنع الجاهلين وليس
حظیرہ کی دیوار پر نہ رکھے اور نہ اسکو چومے کیونکہ یہہ اور اسکے مانند جاہلوں کے کردار ہیں اور
من سيرة السلف الصالحين بل يدنو على قدر ثلثة اذرع او اربعة
صالح پیشینوں کے یہہ حرکات نہیں ہیں بلکہ دیوار سے قریب تین یا چار گز کے فاصلے سے کھڑا ہو
ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى الصديق والفاروق رضي
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رض اور عمر فاروق پر درود بھیجے
وليقل بحضور قلب وغض صوت وسكون جوارح السلام عليك
اور دل کی توجہ اور آواز کی پستی اور اعضا کے قرار کے ساتھ یہہ کہے تجھپر سلام ہے
يا سيد المرسلين السلام عليك يا خاتم النبيين السلام عليك يا قائد
اے مرسلین کے پیشوا تجھپر سلام اے نبیوں کے ختم کرنے والے تجھپر سلام اے غر محجلین
الغر المحجلين السلام عليك يا من ارسله الله رحمة للعالمين السلام
کے چلانے والے تجھپر سلام اے وہ نبی جسکو اللہ تعالی نے عالمون کی رحمت کیلئے بھیجا تجھپر سلام
عليك وعلى اهل بيتك وازواجك واصحابك اجمعين السلام عليك
تجھپر اور تمہاری اہل بیت پر اور تمہارے ازواج مطہرات پر اور تمہارے سب یاروں پر تجھپر سلام
ايها النبي ورحمة الله وبركاته اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك
اے نبی صلعم اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ تم
عبده ورسوله وامينه وخيرته من خلقه واشهد انك بلغت الرسالة
اسکے بندہ اور رسول اور امین ہو اور تمام خلق میں برگزیدہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے رسالت کی تبلیغ
واديت الامانة ونصحت الامة وجاهدت في سبيل الله حق جهاده
اور امانت کو ادا کیا اور امت کی خیرخواہی کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا
وعبدت ربك حتى اتاك اليقين فجزاك الله عنا يا رسول الله افضل
اور اپنے رب کی عبادت کی یہانتک کہ موت آپہونچی سو تجھکو اللہ تعالی ہماری طرف سے اے رسول اللہ جزاء خیر دے اس سے بہتر کہ
ما جزى نبيا عن امته اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا
کسی نبی کو اسکی امت کی طرف سے جزا دی ہو الہی درود بھیج ہمارے پیشوا محمد پر اور ہمارے پیشوا محمد کی
محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين وبارك
آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر عالم کے لوگوں میں اور برکت کر

وقایة من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب ويستحب ان

آگ سے بچاؤ اور عذاب اور برے حساب سے امن ہو سے اور مستحب ہے کہ

يغتسل لدخول المدينة المطهرة ويلبس انظف ثيابه وانظفها ويتطيب

مدینہ مطہرہ میں داخل ہونے کے واسطے نہا دے اور اچھے ستھرے اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگا دے

ويتصدق بما تيسر ثم يدخلها قائلا بسم الله وعلى ملة رسول الله

اور جس قدر میسر ہو خیرات کرے پھر مدینہ میں یہ کہتا ہوا داخل ہو خدا کے نام پر اور رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق

علیہ وسلم کی ملت پر اے رب پہنچا مجھکو سچا پہنچانا اور نکال مجھکو سچا نکالنا

واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا فاذا وصل باب المسجد فليقدم

اور بنا دے مجھکو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد پس جب مسجد کے دروازہ پر پہنچے تو اندر جاتے وقت

رجله اليمنى في دخوله قائلا اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك

پہلے دایاں پاؤں آگے کرے یہ کہتا ہوا الٰہی میرے تمام گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت اور فضل کے

وفضلك وليقصد الروضة الشريفة المقدسة وهي ما بين منبره

دروازے کھولدے اور روضہ شریف مقدس کا قصد کرے اور روضہ مسجد میں سے جو جنت کے

وقبره من المسجد التي هي روضة من رياض الجنة فيصلي تحية المسجد

چمن میں سے ایک چمن ہے ما بین منبر اور قبر کے ہے پس رسول اللہ

في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تيسر والا ففي غيره من الروضة

صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز گاہ میں اگر ہو سکے تو تحیة المسجد کی دو رکعتیں پڑھے ورنہ روضہ میں کسی اور جگہ

او من المسجد ثم يسجد سجدة شكرا لله على الوصول الى تلك البقعة

یا مسجد میں سے اور جگہ پڑھ لے پھر اللہ کے شکر کا سجدہ کرے کہ اس جا سے شریف میں

الشريفة وفي السجدة خارج الصلوة والتلاوة كلام بين العلماء وسا

پہنچا اور علماء میں اس سجدہ بیرون نماز میں یا سجدہ تلاوت میں بحث واقع ہے اور دعا مانگے کہ

اتمام النعمة عليه بقبول زيارته ثم يأتي القبر الشريف ويقف عند راسه

اسپر زیارت کی قبولیت سے نعمت پوری ہو جاوے پھر قبر شریف کے پاس آوے اور اسکے سرانے کی طرف

مستقبلا ويكون وقوفه مستدبر القبلة ولا يضع يده على

منہ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو اور اپنا ہاتھ

آداب الخروج الى المدينة وسلوك طريقها وآداب دخولها وزيارته

مدینہ جانے کے اور اس رستہ کے چلنے کے اور آداب مدینہ کے اندر جانے کے اور آپ کی زیارت

صلى الله عليه وسلم وآدابه لاقامة بهذه البلدة الطيبة بالتفصيل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے اور آداب اس طیب شہر میں ٹھہرنے کی تفصیل وار

والتكميل في تاريخ المدينة المسمى بجذب القلوب الى ديار المحبوب

پوری پوری تاریخ مدینہ میں جسکا نام جذب القلوب الی دیار المحبوب ہے سے

فليطلب ثمه ولنختم الرسالة بذكر رؤيته صلى الله

لکھو جیسے ہیں چاہیے کہ وہاں دیکھیں

عليه وسلم في المنام وما فيها من الكلام والله الموفق للاتمام

بيده ازمة المرام ذكر في المواهب اللدنية ان من خصائص النبي صلى

الله عليه وسلم ان من راه في المنام فقد راه حقا فان الشيطان

علیہ وسلم کے خصوصیات میں سے ہے کہ جسنے انکو خواب میں دیکھا تو بیشک سچ دیکھا کیونکہ شیطان ان

لا يتمثل به ففي رواية قتادة عند مسلم من راني في المنام فقد راى

کی صورت نہیں بن سکتا پس قتادہ کی روایت میں مسلم کے پاس یوں ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا تو دیکھا سچ

الحق وله ايضا من حديث جابر من راني في المنام فقد راني

دیکھا اور جابر کی حدیث سے بھی مسلم کی روایت ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا بیشک مجھکو دیکھا

انه لا ينبغي للشيطان ان يتشبه بي وفي حديث ابي سعيد عند

اسلئے کہ شیطان کو سزاوار نہیں کہ میرے مشابہ بنجاوے اور ابو سعید کی حدیث میں بخاری کی

البخاري فان الشيطان لا يتكونني اي لا يتكون كوني فحذف

روایت میں ہے کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا یعنی میرا سا وجود نہیں بنا سکتا

المضاف ووصل المضاف اليه بالفعل وفي حديث ابي قتادة عند

حذف کیا مضاف کو اور مضاف الیہ کو فعل سے متعلق کردیا اور ابو قتادہ کی حدیث میں بخاری کی

البخاري لا يتراءى بي ومعناه لا يستطيع ان يتمثل بي يعني

روایت ہے نہیں دکھائی دیتا ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ

علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
ہمارے پیشوا محمد پر اور پیشوا محمد کی آل پر جیسے برکت کی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر

انک حمید مجید اللہم انک قلت وقولک الحق ولو انہم اذ ظلموا
بیشک تو تعریف والا بزرگ ہے الٰہی تو نے فرمایا ہے اور تیرا کہا برحق ہے اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا

انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ
برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور رسول ان کو بخشواتا تو اللہ کو پاتے

توابا رحیما اللہم قد سمعنا قولک واطعنا امرک وقصدنا نبیک
معاف کرنیوالا مہربان الٰہی ہم نے تیرا فرمایا ہوا سنا اور ہم نے تیرا حکم مانا اور تیرے نبی کے ہاں حاضر ہوئے

مستشفعین بہ الیک من ذنوبنا اللہم فتب علینا واسعدنا بزیارتہ
کہ ہمارے گناہوں کی تیرے ہاں شفاعت کریں الٰہی اس تو ہم پر رحمت سے رجوع اور رسول کی

وادخلنا فی شفاعتہ وقد جئناک یا رسول اللہ ظالمین انفسنا
زیارت سے ہمکو سعادتمند اور انکی شفاعت میں ہمکو داخل کر یا رسول اللہ ہم تمہارے پاس حاضر ہوئے ہیں جانوں پر ظلم کرتے ہوئے

مستغفرین لذنوبنا وقد سماک اللہ بالرءوف الرحیم فاشفع لمن
اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے اور بیشک اللہ نے تمہارا نام رؤف الرحیم رکھا ہے سو تم اس شخص کی

جاءک ظالما لنفسہ معترفا بذنبہ تائبا الی ربہ وقد انشد ہذہ الابیات
جو تمہارے پاس اپنی جان پر ظلم کرتے اپنے گناہوں کا اقرار اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوا آیا ہے شفاعت کرو اور کسی نے یہ اشعار

بعضہم وذکرہا فی رسائل المناسک شعر یا خیر من دفنت فی
پڑھے ہیں اور انکو مناسک کے رسالوں میں ذکر کیا ہے شعر اے بہتر ان سب کے جنکی ہڈیاں زمین میں

القاع اعظمہ فطاب من طیبہن القاع والاکم نفسی الفداء لقبر
ہموار زمین میں دفن ہوئی ہیں تو پھر انکی خوشبو سے زمین اور پشتہ طیب ہو گئی ہے میری جان اس قبر پر قربان ہے

انت ساکنہ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم انت الشفیع الذی
جسمیں تم ساکن ہو کہ اسی میں پارسائی ہے اور اسی میں سخاوت اور کرم ہے تم وہ شفاعت کرنیوالے ہو جسکی

ترجی شفاعتہ عند الصراط اذا ما زلت القدم ویدعو لنفسہ
شفاعت کی امید ہے کہ صراط پر جس وقت قدم ڈگمگا جائیں گے اور اپنے واسطے اور اپنے

ولوالدیہ ولمن احب بما احب فالدعاء فی حضرتہ مستجاب وقد ذکرنا
ماں باپ کے واسطے جو چاہے دعا مانگے کیونکہ دعا آپ کے سامنے مقبول ہوتی ہے اور ہم نے

من سمع منه بعد الاختلاط والله اعلم قال القاضي ابو بكر بن العربي رؤية
بن تو اس سے اختلاط کے بعد سنا ہے واللہ اعلم قاضی ابو بکر بن العربی کہتا ہے کہ حضرت
صلى الله عليه وسلم بصفاته المعلومة ادراك على الحقيقة ورؤيته
صلی اللہ علیہ وسلم کا صفات معلومہ پر دیکھنا ادراک حقیقی ہے اور غیر
على غير صفته ادراك للمثال فان الصواب ان الانبياء لا تغيرهم الارض
صفات معلومہ پر دیکھنا مثال کا ادراک ہے کیونکہ صحیح اور درست یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو زمین نہیں بدلتی
فيكون ادراك الذات الكريمة حقيقة وادراك الصفات ادراك المثال
پس ذات شریف کا دیکھنا تو حقیقی ہے اور صفات کا دیکھنا مثال کا دیکھنا ہے
وقال القاضي عياض يحتمل ان يكون المراد بقوله فقد راٰني او فقد
اور قاضی عیاض کہتا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت کے ارشاد فقد رآنی یا فقد
راى الحق ان من راٰه على صورته المعروفة في حياته كانت رؤياه حقا
رای الحق سے یہ مراد ہو کہ جسنے حضرت صلعم کو اس صورت معلوم پر دیکھا جو حضرت کی زندگی میں تھی تو اسکا دیکھنا حق ہے
ومن راٰه على غير صورته كانت رؤيا تاويل انتهى وتعقبه النووي
اور جسنے اور صورت پر دیکھا تو یہ دیکھنا تاویل کا ہے انتہی اور اسکے بعد نووی
فقال هذا ضعيف والصحيح انه يراه حقيقة سواء كانت على صفته المعروفة
کہتا ہے کہ یہ قول ضعیف ہے صحیح یہی ہے کہ حضرت کا دیکھنا حقیقی ہی ہے برابر ہے کہ صفت معلومہ پر ہو
او غيرها انتهى وتعقبه شيخ الاسلام ابن حجر العسقلاني فقال لم
یا اور صفت پر ہو انتہی اسکے پیچھے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کہتا ہے کہ قاضی
يظهر لي من كلام القاضي ما ينافي ذلك بل ظاهر قوله انه يراه حقيقة
کے کلام سے مجھ کو وہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اسکی منافی ہو بلکہ اسکے قول سے یہی ظاہر ہے کہ دونوں حالتوں میں
في الحالين لكن في الاول يكون الرؤيا مما لا يحتاج الى التعبير والثاني
حقیقی دیکھنا ہی ہے اتنا فرق ہے کہ پہلی حالت میں خواب ایسا ہے کہ تعبیر کا محتاج نہیں اور دوسری
مما يحتاج الى التعبير ويلزم من قول من قال انه لا يكون رؤيته
حالت میں تعبیر کی حاجت ہے اور اس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ حضرت کا خواب میں دیکھنا
الا على صورته المعلومة ان من راٰه على غير صفته يكون رؤياه من
صرف صورت معلومہ ہی پر ہوتا ہے یہ لازم آتا ہے کہ جسنے حضرت کو اور صفت پر دیکھا تو اسکا خواب

تعبیر بیان خواب کردن و منزدا ردن (از داد آن) منتخب

ان الله تعالى وان مكنه في التصور في اي صورة اراد فانه لا يمكن من التصور

اللہ تعالی نے اسکو اگرچہ صورت بنانے کی قدرت دی ہے جس صورت میں چاہے پس اسکو صورت بدلنے میں

في صورة النبي صلى الله عليه وسلم فذهب جماعة الى ان محل ذلك اذا راه الرائي

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت بنانے کی قدرت نہیں ہے پس ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ محل اسی وقت ہے کہ جب حضرت کو کوئی دیکھے

على صورته الكريمة التي كان عليها حتى انه ضيق الامر بعضهم وقال

حضرت کی اصلی صورت بزرگ پر جیسے جسم زندگی میں تھی یہاں بعضی نے اس میں تنگی کی ہے اور کہا اسکو کہ

لا بد ان يراه على صورته التي قبض عليها حتى يعتبر عدد الشعرات البيض

ضرور ہے کہ حضرت کو اسی صورت پر دیکھے جس پر وفات کی تھی یہاں تک کہ سفید بالوں کی گنتی بھی معتبر ہوگی

التي لم تبلغ عشرين شعرة وعن حماد بن زيد قال كان محمد يعني ابن

جو کہ بیس بالوں تک نہیں پہنچی تھی اور حماد بن زید سے روایت ہے کہتا ہے جب کہ محمد یعنی ابن سیرین

سيرين اذا قص عليه رجل انه راى النبي صلى الله عليه وسلم قال صف

موجود تھے اگر کوئی شخص ان سے یہہ کہتا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو وہ کہتا مجھے بیان کر جو

الذي رايته فان وصف له صفة لا يعرفها قال لم تره وسنده صحيح

صورت تو نے دیکھی ہے پھر اگر وہ ایسا حلیہ بیان کرتا جسکو محمد بن سیرین نہ جانتا تو کہتا تو نے نہیں دیکھا اور اسکی سند صحیح

وقد اخرج الحاكم من طريق عاصم بن كليب حدثني ابي قال قلت لابن

اور حاکم نے عاصم بن کلیب کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ مجھکو میرے باپ نے حدیث سنائی کہتا ہے میں نے ابن

عباس رايت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام قال صفه لي قال فذكرت

عباس سے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ابن عباس نے کہا مجھکو حلیہ بیان کر کہتا ہے پھر میں نے

الحسن بن علي فشبهته به قال قد رايته وسنده جيد لكن يعارضه

حسن بن علی کا ذکر کیا کہ انکے مشابہ کر دیا ابن عباس نے کہا بیشک تو نے دیکھا ہے اور اسکی سند جید ہے لیکن اسکی معارض

ما اخرجه ابن عاصم من وجه آخر عن ابي هريرة قال قال رسول الله

وہ روایت ہے جو ابن عاصم اور طریق سے نقل کرتا ہے کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم من راني في المنام فقد راني فاني ارى في كل صورة

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا پس بیشک مجھکو دیکھا کیونکہ میں ہر ایک صورت میں نظر آسکتا ہوں

وفي سنده ابن التوأمة وهو ضعيف لاختلاطه وهو من رواية

اور اسکی سند میں ابن التوامہ ہے اور یہ شخص ضعیف ہے کہ اسکے حواس مختل ہو گئے تھے اور یہہ روایت اس شخص کی ہے

عمره وقد يكون لما خالف ذلك تعبير يتعلق بالرائي كما قال بعض العلماء

بیری کی ہو اور کبھی اسکے برخلاف کوئی تعبیر ہوتی ہے جو دیکھنے والے کے حال سے متعلق ہو جیسا کہ تعبیر کے بعض علما

التعبير ان من راه شيخا فهو غاية سلم ومن راه شابا فهو غاية حرب

کہتے ہیں کہ جسنے آپ کو بوڑھا دیکھا تو یہ نہایت سلامتی کی تعبیر ہے اور جسنے آپ کو جوان دیکھا تو یہ لڑائی کی تعبیر ہے

وقال ابو سعيد احمد بن محمد بن نصر من راى نبيا على حاله وهيئته

اور ابو سعید احمد بن محمد بن نصر کہتا ہے جسنے ہمارے نبی کو انکے حال اور ہیئت پر دیکھا

فذلك دليل على صلاح الرائي وكمال جاهه وظفره على من عاداه

تو یہ دیکھنے والے کی درستی حال اور ترقی جاہ اور دشمنوں پر غلبہ پانے کی دلیل ہے

ومن راه متغير الحال عابسا مثلا فذلك دليل على سوء حال الرائي وقال

اور جسنے حضرت صلعم کو مثلا متغیر حال ترش رو دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی بدحالی کی دلیل ہے اور عارف

العارف بن ابي جمرة من راه في صورة حسنة فذلك حسن في دين الرائي

ابن ابی جمرہ کہتا ہے جیسے حضرت صلعم کو اچھی خوب صورت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خوبی ہے

وان كان في جارحة من جوارحه شين او نقص فذلك خلل في

اور اگر حضرت کے کسی عضو شریف میں کسی طرح کا عیب یا نقصان ہو تو یہ دیکھنے والے میں

الرائي من جهة الدين قال هذا هو الحق وقد جرب ذلك فوجد على

دین کی طرف سے کچھ خلل ہے کہتا ہے یہی حق امر ہے اور بیشک اسکا امتحان ہوا تو اسی طرح پر

هذا الاسلوب وبه تحصل الفائدة الكبرى في رؤياه حتى يتبين للرائي

پایا اور حضرت کو خواب میں دیکھنے سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے یہاں تک کہ دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ

هل عنده من خلل ام لا لانه عليه الصلوة والسلام نوراني مثل المراة

آیا میرے اندر کوئی خلل ہے یا نہیں کیونکہ حضرت علیه الصلوة والسلام مثال صاف شفاف آئینے کے

الصقيلة ما كان في الناظر اليها من حسن او غيره تصور فيها وهي في

نورانی ہیں آئینہ دیکھنے والے میں جو حسن و قبح ہوتا ہے سو وہی آئینہ میں ہوتا ہے اور آئینہ

ذاتها على احسن حال لا نقص فيها وكذلك يقال في كلامه عليه الصلوة

ذات میں اچھی طرح ہے کہ اسمیں نقص نہیں آتا ہے اور یہ بھی حضرت صلعم کی خواب کی کلام میں

والسلام في النوم انه يعرض على سنته فما وافقها فهو حق وما

کہا گیا ہے کہ اس کلام کو حضرت کی سنت سے مقابلہ کریں جو کہ [illegible] موافق ہو تو حق ہے [illegible]

اضغاث الاحلام ومن المعلوم انه يرى في النوم على حالة تخالف حالته
پریشان ہے اور یہ یقینی ہے کہ حضرت خواب میں ایسی حالت پر نظر آویں گے

في الدنيا من الاحوال اللائقة ولو تمكن الشيطان من التمثل بشيء مما
جو دنیاوی احوال لائقہ سے برخلاف ہوگی اور اگر شیطان کو یہ قدرت ہو جاوے کہ حضرت کی کسی بات سے

كان عليه او ينسب اليه لعارض عموم قوله فان الشيطان لا يتمثل
جس پر حضرت تھے یا آپ کی طرف منسوب تھی مشابہ ہو جاوے تو یہ بات حضرت کے اس عام فرمانے کے معارض ہو جاویگی کہ شیطان مجھ سے نہیں

بي فالاولى ان ينزه رؤياه وكذا رؤيا شيء منه او مما ينسب اليه عن
بن سکتا اب اولیٰ یہی ہے کہ حضرت کے خواب میں دیکھنے کو اور ایسے ہی آپ کی کسی چیز کو جو حضرت کی طرف منسوب ہو ان سب باتوں سے پاک اور

ذلك فانه ابلغ في الحرمة واليق بالعصمة كما عصم من الشيطان في
صاف کہنا چاہیے کیونکہ یہی حرمت میں بہتر اور عصمت میں لائق تر ہے جیسے کہ بیداری میں شیطان سے

يقظته فالصحيح في تأويل هذا الحديث ان مقصوده ان رؤيته في
محفوظ تھے اب اس حدیث کی صحیح تاویل یہ ہے کہ مقصود اور مراد یہی ہے کہ حضرت کو دیکھنا

كل حال ليست باطلة ولا اضغاثا بل هي حق في نفسها ولو رأى على
کسی حالت میں باطل نہیں ہے اور نہ پریشان خواب ہی بلکہ ایسی ذاتاً بالکل حق ہے اگرچہ اور صورت پر

غير صورته فصورة تلك الصور ليست من الشيطان بل هي من قبل
دیکھا ہو سو پس ان صورتوں کی تصویر شیطان کے طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کی جانب سے

الله وهذا قول القاضي ابي بكر بن طيب وغيره ويؤيده قوله فقد
ہے اور یہ قول قاضی ابی بکر بن طیب وغیرہ کا ہے اور اسکا مؤید یہ قول فقد رأی الحق

رأى الحق اشار اليه القرطبي وقال شيخ مشائخنا في الحديث الحافظ
اسکی تائید کرتا ہے قرطبی نے ادھر اشارہ کیا ہے اور ہمارے حدیث کے استادوں کے استاد حافظ ابن حجر

ابن حجر الهيتمي والصواب كما قدمناه في رؤيته عليه الصلاة والسلام
ہیتمی کہتے ہیں اور صواب جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہیں دربارہ رویت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

التعميم على اي حال رآه الرائي بشرط ان يكون على صورته الحقيقية
تعمیم ہے دیکھنے والا کسی حال اور صورت پر دیکھے اس شرط پر کہ رویت آپ کی حقیقی صورت پر

في وقت ما سواء كان في شبابه او رجوليته او كهولته او آخر
اور کسی وقت ہو برابر ہے کہ جوانی کے دنوں کی ہو یا ادھیڑ جوانی کی یا ادھیڑ پن کی یا آخر عمر

اليقظة ولا يتمثل الشيطان بي ووقع عند الاسمعيلي فقد رأني في
میں بھی اور شیطان میری شکل نہیں ہو سکتا اور اسمٰعیلی کی روایت میں سیرانی کی جگہ فقد رانی ہے
اليقظة بدل قوله سيراني ومثله عند ابن ماجة وصححه الترمذي
الیقظہ ہے اور ایسے ہی ابن ماجہ کی روایت میں ہے اور اسی کو ترمذی نے ابن مسعود کی
من حديث ابن مسعود واختلفوا في تفسير قوله فسيراني في
حدیث سے صحیح کیا ہے اور علماء کو فسیرانی فی الیقظہ کی تفسیر میں
اليقظة فقال ابن بطال يريد بقوله فسيراني في اليقظة تصديق
اختلاف ہے سو ابن بطال کہتا ہے فسیرانی فی الیقظہ سے یہ مراد ہے کہ بیداری میں اس
تلك الرؤيا في اليقظة وصحتها وخروجها على الحق وليس المراد انه
خواب کی تصدیق اور صحت اور برحق ہونا معلوم ہو جاوے گا اور یہ مراد نہیں ہے کہ وہ
يراه في الاخرة لانه سيراه يوم القيامة في اليقظة جميع امته من راه في
شخص آخرت میں دیکھے گا کیونکہ قریب ہے کہ حضرت کو قیامت کے دن بیداری میں تمام امت دیکھے گی جس نے
النوم ومن لم يره وقال المازري ان كان المحفوظ فكانما راني في اليقظة
خواب میں دیکھا اور جس نے نہیں دیکھا اور مازری کہتا ہے اگر روایت محفوظ فکانما رانی الخ ہے تو اس کے
فمعناه ظاهر وان كان المحفوظ فسيراني في اليقظة احتمل ان يكون
معنی تو ظاہر ہیں اور اگر روایت محفوظ فسیرانی الخ ہے تو یہ احتمال ہے کہ اپنے
اراد اهل عصره ممن لم يهاجر اليه فانه اذا راه في المنام جعل
زمانہ کے لوگ جو حضرت کے پاس ہجرت کر کے نہیں آئے مراد ہوں کیونکہ ایسا شخص جب آپ کو خواب میں دیکھے گا
ذلك علامة على انه يراه بعد ذلك في اليقظة واوحى الله بذلك
تو یہ خواب اس بات کی علامت ٹھیرائی جاوے گی کہ وہ اس کے بعد بیداری میں دیکھے گا اور وحی بھیجی یہ حضرت
اليه صلى الله عليه وسلم وقيل معناه سيرى تاويل تلك الرؤيا في
صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی ہوگی اور کوئی کہتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تعبیر دیکھے گا اس خواب کی
اليقظة وصحتها واجاب القاضي عياض باحتمال ان يكون رآه
تعبیر اور صحت بیداری میں دیکھے گی اور قاضی عیاض نے یہ احتمال نکال کر جواب دیا ہے کہ انکا حضرت کو
اله في النوم على الصفة التي عرف بها ووصف عليها موجبة لتكرمته
خواب میں دیکھنا اس صفت پر جو معروف ہے اور اس پر موصوف ہیں اسکے لئے آخرت میں

خالفها فالخلل في سمع الرائي فرؤيا الذات الكريمة حقة والخلل انما
خالف ہے تو دیکھنے والے کی سماعت میں خلل ہے پس ذات شریف کا دیکھنا برحق ہے اور خلل صرف
هو في سمع الرائي وبصره قال وهذا خير ما سمعته في ذلك انتهى قال
دیکھنے والے کی سماعت اور بصارت میں ہے کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ سنا ہے اسمیں سے یہہ بہتر ہے انتہی بندہ
العبد الضعيف اصلح الله حاله سمعت سيدي الشيخ العارف بالله عبد الوهاب
ضعیف خدا اسکے حال کو درست کرے کہتا ہے کہ میں نے اپنے استاد شیخ خدا شناس عبد الوہاب
ابن ولي الله المتقي يقول سمعت سيدي الشيخ العارف بالله علي بن حسام الدين
ابن ولی اللہ پرہیزگار سے سنا ہے کہ یہہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے استاد شیخ خدا شناس علی بن حسام الدین المتقی سے
المتقي يقول جاء من ديار مصر استفتاء صورته ما تقول سادات العلماء
سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مصر کے دیار سے استفتاء آیا تھا اسکا مضمون یہہ تھا کہ سادات علماء
والعرفاء في رجل راى في منامه رسول الله صلى الله عليه وسلم يامره
اور عرفاء اس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حکم کرتے ہیں
ويقول اشرب الخمر بما ذا يعبر ذلك فكتب كل من بلغه شيئا ونحا
فرماتے ہیں شراب پی لے اسکی تعبیر کیا ہونی چاہئے سو وہ استفتاء جسکے پاس پہنچا اسنے کچھ نہ کچھ لکھا اور وہ جو تاویلات
من التاويلات والاشارات حتى اذا اتى الشيخ العارف بالله المتبع
اور اشارے سوجھے سو بیان کئے یہانتک کہ وہ استفتاء شیخ خدا شناس پیرو
المقتدى محمد بن عراق وكان شيخا قويا متبعا في كمال الاتباع للسنة
اور مقتدی محمد بن عراق کے پاس آیا اور محمد بن عراق شیخ زبردست سنت کی پیروی میں نہایت متبع تھا
كتب في جوابه ان الرائي قد غلط سمعه فانه صلى الله عليه وسلم
اسکے جواب میں لکھا کہ دیکھنے والے کی سماعت نے غلطی کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قال له لا تشرب الخمر فغلطت حاسته في قوله انه صلى الله عليه وسلم
تو یہہ آپ نے فرمایا شراب مت پینا سو اسکی سماعت نے غلطی کی اسکی سماعت میں یہہ آیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
يقول شرب الخمر والله اعلم واعلم انه قد ورد في حديث اخر من
فرماتے ہیں شراب پی لے واللہ اعلم اور یاد رکھو کہ ایک اور حدیث میں مسلم کی
رواية مسلم من راني في المنام فسيراني في اليقظة او فكانما راني في
روایت سے آیا ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا سو وہ قریب ہے کہ بیداری میں بھی دیکھیگا یا گویا مجھکو بیداری

یوم القیامة بمزید خصوصیة والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب

دن بڑی خصوصیت سے دیکھے گا اور اللہ خوب جانتا ہے اور اسی کی طرف پھرنا اور بازگشت ہے

تذییل فی ذکر نبذة من احوال شهر ربیع الآخر

کچھ احوال ماہ ربیع الآخر کے بیان کرتے ہیں اسکا دامن بنایا ہے

ومما یناسب ان یجعل تلوا وتذییلا لاحوال هذا الشهر المکرم المفضل اعنی

اور مناسب بات یہ ہے کہ اس ماہ بزرگ اور متفضل یعنی ماہ ربیع الاول کے احوال کے بعد

شهر ربیع الاول ذکر شهر ربیع الآخر خصنا الله بالفیض الباطن

کچھ ماہ ربیع الآخر کا ذکر اسکا پیرو اور دامن کیا جاوے خدا ہمکو اس مہینے میں باطنی اور ظاہری فیض

والظاهر وما فیه من قضیة وفات سیدنا ومولانا القطب الفرد

مخصوص کرے اور بیان کرے کہ جو قصہ اس مہینے میں سیدنا اور مولانا قطب یگانہ فرد غوث

الغوث شیخ الاسلام والمسلمین غوث الثقلین الشیخ محی الدین

شیخ الاسلام اور مسلمانوں کے فریادرس جن و انسان کے شیخ محی الدین ابو محمد

ابن ابی محمد عبد القادر الحسنی الجیلانی رضی الله تعالی عنه وارضاه

عبد القادر حسنی سید جیلانی کی وفات کا قصہ واقع ہوا راضی ہووے اللہ ان سے اور راضی کرے

عنا وذکر نبذة من الاختلاف فی یوم وصوله الی جناب الکریم

ہمکو ان سے اور کچھ ذکر اختلاف کا کہ خدا کریم برتر کی درگاہ میں جانے کی تاریخ میں

المتعال والاشارة الی ما هو الارجح فیه من الاقوال فنقول قد ذکر

واقع ہوا اور یہ اشارہ کہ ان مختلف اقوال میں ارجح کونسا ہے سو ہم کہتے ہیں کہ

فی بهجة الاسرار الکتاب المشهور فی بیان احوال هذا الشیخ الکریم

مشہور کتاب بہجۃ الاسرار میں جو اس شیخ بزرگ برگزیدہ کے احوال میں

المختار بروایة الثقات من المشائخ الکبار وبین مصنف هذا

ثقہ بڑے مشائخ کی روایت سے مذکور ہے اور اس کتاب کے

الکتاب وبین الشیخ واسطتان فحسب انه مرض

مصنف میں اور شیخ کے بیچ میں صرف دو ہی واسطے حائل ہیں کہ شیخ موصوف چند روز

رمضان ایاما وعنده من المشائخ الشیخ علی بن الهیتی والشیخ

رمضان میں بیمار رہے اور مشائخ میں سے ... شیخ علی بن ہیتی اور شیخ

في الآخرة وان يراه رؤية خاصة من القرب منه والشفاعة بعلو

آخرت کا باعث ہوگا اور حضرت صلعم کی کسی ایسی خاص وضع پر رویت ہوگی جس میں حضرت سے قرب اور علو درجہ کی

الدرجة ونحو ذلك من الخصوصيات قال ولا يبعد ان يعاقب الله بعض

شفاعت ہو اور ایسی ہی کوئی اور خصوصیت پیدا ہو کہتا ہے اور بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالی بعض گنہگاروں کو

المذنبين في القيامة بمنع رؤية نبيه صلى الله عليه وسلم مدة وحمله ابن

قیامت میں یہ سزا دے کر اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مدت تک محروم رکھے اور ابن ابی جمرہ

ابي جمرة على محمل آخر فذكر عن ابن عباس او غيره انه راى النبي

نے اسکو اور ہی محمل پر اتارا ہے سوا انہوں نے ابن عباس یا اور کسی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی

صلى الله عليه وسلم في النوم فبقي بعد ان استيقظ متفكرا في هذا الحديث

صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا سو وہ جاگنے کے بعد اس حدیث میں سوچتا رہ گیا

فدخل على بعض امهات المؤمنين لعلها خالته ميمونة فاخرجت له

پھر وہ امہات المومنین میں سے کسی کے پاس گیا شاید کہ وہ میمونہ انکی خالہ ہوں سو انہوں نے انکو

المرآة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فنظر فيها صورة النبي صلى

وہ آئینہ دکھایا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا پس اس نے اس آئینہ میں نبی صلے اللہ علیہ

الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة

وسلم کی صورت دیکھی اپنی صورت نہ دیکھی پس پانچ طرح کے جواب حاصل ہوئے

وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله

ایک تو یہ کہ رویا بسبیل تشبیہ اور تمثیل ہے اس پر حضرت کا یہ قول دلالت کرتا ہے

فكانما راني في اليقظة ثانيها ان معناه سيرى في اليقظة تاويلها

پس گویا کہ مجھکو بیداری میں دیکھا دوسرا یہ ہو کہ اسکے یہ معنی ہوں کہ بیداری میں اسکی تعبیر

بطريق الحقيقة ثالثها انه خاص باهل عصره ممن امن به قبل ان

بسبیل حقیقت دیکھ لیگا تیسرا یہ ہے کہ خاص اسی زمانہ کے لوگوں کے واسطے ہے جو کہ ملاقات سے پہلے ایمان

يراه ورابعها المراد انه يراه في المرآة التي كانت له ان امكنه ذلك

لائے تھے اور چوتھا یہ ہے کہ یہ مراد ہو کہ حضرت کو حضرت کے آئینہ میں دیکھ لیگا اگر وہ آئینہ میسر ہوا

قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من ابعد المحامل وخامسها انه يراه

شیخ حافظ ابن حجر کہتا ہے اور یہ محمل بعید تر ہے اور پانچواں یہ ہے کہ قیامت کے

الجمعة سلخ جمادی الآخر من سنة ستین و خمسمائة وهو یتکلم
آخر روز جمادی الآخر کی جمعہ کی تاریخ سن پانسو ساٹھ میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ باتیں کرتے تھے

فجاء شاب حسن الصورة وجلس الی الشیخ وقال السلام علیك
کہ ایک جوان خوبصورت آگیا اور شیخ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا السلام علیک

یا ولی الله انا شهر رجب جئتك اهنیك وما قدر ان یکون فی
اے اللہ کے ولی میں ماہ رجب ہوں میں آپکے پاس مبارکباد دینے آیا ہوں کہ میری قسمت کے اندر

سوء عام علی الناس قال فلم یر الناس فی شهر رجب ذلك الا خیر افلما
لوگوں کے کوئی برائی علی العموم مقدر نہیں ہوئی کہتا ہے سو لوگوں نے اس رجب میں سوائے خیر کے کچھ نہیں دیکھا جب

کان یوم الاحد سلخه جاء رجل کریه المنظر فحضر ایضا عنده فقال
اتوار کا دن اسکا آخر ہوا تو ایک شخص بدصورت آیا اور وہ بھی انکے پاس موجود تھے کہا

السلام علیك یا ولی الله انا شهر شعبان جئتك وقد قدر فی ان
السلام علیک اے ولی اللہ کے میں ماہ شعبان ہوں میں آپکے پاس آیا ہوں اور میری قسمت میں مقدر ہو گیا

یکون فناء ببغداد و غلاء بالحجاز وسیف بخراسان وکان کما قال
کہ بغداد میں فنا یعنی وبا اور حجاز میں قحط اور خراسان میں تلوار یعنی خونریزی ہو تو اور وہی ہوا جو کہا تھا

قلت فهذه الروایة یکون عرسه تاسع ربیع الآخر وهذا هو الذی
میں کہتا ہوں پس اس روایت کے موافق انکا عرس ربیع الآخر کی نویں تاریخ ہوا چاہیے اور وہ تاریخ جو کہ

ادرکنا علیه سیدنا الشیخ الامام العارف الکامل الشیخ عبد الوهاب
پایا اپنے پیشوا شیخ مقتدا اور شناسا کامل شیخ عبد الوہاب

القادری المتقی المکی فانه قدس سره کان یحافظ فی یوم عرسه
قادری پرہیزگار مکہ والے کو پایا ہے شیخ قدس سرہ عرس کے دن نگاہ رکھتے تھے اسی تاریخ کو

هذا التاریخ اما اعتمادا علی هذه الروایة او علی ما رای من شیخه
نگاہ رکھتا تھا یا تو اسی روایت کے اعتماد پر یا اس سبب کہ اپنے پیر شیخ

الشیخ الکبیر علی المتقی او من غیره من المشائخ وقد اشتهر فی دیارنا
بزرگ علی متقی کو یا کسی اور شیخ کو دیکھا ہو اور ہمارے ملک میں

هذا الیوم الحادی عشر وهو المتعارف عند مشائخنا من اهل الهند
آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ انکی اولاد کے نزدیک شائع ہوں کی

ابو النجیب عبد القاهر السهروردی والشیخ ابو الحسن الجوسقی وغیرهم
ابو النجیب عبد القادر سہروردی اور شیخ ابو الحسن جوسقی اور اور

من المشائخ فجاءه شخص بهی السمت علیه وقار فقال السلام علیک
مشائخ موجود تھے کہ انکے پاس ایک شخص حسین صورت باوقار حاضر ہوا اور کہا السلام علیک

یا ولی الله انا شهر رمضان جئتک اعتذر الیک مما قدر علیک
اے ولی اللہ کے میں ماہ رمضان ہوں میں آپکے پاس اس بات کا عذر کرنے آیا ہوں جو آپکے لیے میری بابت

فی واودعک فهذا اخر اجتماعی بک ثم انصرف فمات الشیخ لیلة
مقدر ہوچکا ہے اور میں آپکو رخصت کرتا ہوں یہ میرا آپکے پاس آنا آخری ہے پھر وہ چلا گیا پھر شیخ ہفتہ کی رات کو

السبت لتاسع من ربیع الاخر من السنة الثانیة ولم یدرک رمضان
ربیع الآخر کی نویں تاریخ دوسرے سن میں مرگئے اور دوسرا رمضان نہ پایا

اخر انتهی ولقد ذکروا فی مناقبه انه کان تاتی الیه الشهور
انتہی اور بیشک مشائخ نے انکے مناقب میں ذکر کیا ہے کہ انکے پاس سب مہینے چاند کے ہونے سے

قبل ان تهل فان کان فی قدر الله تعالی ان یکون فیه نقمة وسوء
پہلے آیا کرتے تھے اگر تقدیر الٰہی سے کسی مہینہ میں کچھ عقوبت اور برائی ہوتی تو

جاءه فی صورة منکرة وان کان فی قدر الله تعالی نعمة وخیر جاءه
وہ مہینہ ناپسند صورت میں آتا تھا اور اگر تقدیر الٰہی سے نعمت اور خوبی ہوتی تو جمیل

فی صورة جمیلة فقد ذکر فی بهجة الاسرار وفی خلاصة المفاخر
صورت میں آتا تھا پس بیشک بہجۃ الاسرار اور خلاصۃ المفاخر

فی مناقب الشیخ عبد القادر تالیف الشیخ العالم العارف الامام
میں مناقب شیخ عبد القادر میں جو شیخ عالم عارف پیشوا عبد اللہ

عبد الله الیافعی تکملة کتاب روضة الریاحین انه اخبر المشائخ
یافعی کی تصنیف انکی کتاب روضۃ الریاحین کا تکملہ ہے مذکور ہے کہ کئی مشائخ نے

وفیهم ابنه سید السادات سیف الدین عبد الوهاب قالوا کنا
جنمیں انکا بیٹا سید السادات سیف الدین عبد الوہاب بھی داخل ہے خبر دی ہے کہتے ہیں کہ ہم

جلوسا عند شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی فی اخر
اپنے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رح کے پاس جمعہ کے دن

قلت قد سألت عن ذلك شيخنا الإمام عبد الوهاب المتقي المكي فأجاب
میں کہتا ہوں یہی بات شیخ اپنے استاد شیخ عبد الوہاب متقی کی سے پوچھی تھی سو انہوں نے جواب دیا
بأن ذلك من طرق المشائخ وعاداتهم ولهم في ذلك نيات قلت كيف
کہ یہ مشائخ کے طریقے اور عادتیں ہیں اور ان کی اس میں کچھ نیتیں ہیں تو میں نے پوچھا کہ
تعيين ذلك اليوم دون سائر الأيام فقال الضيافة مسنونة على
اس دن کی تعیین کیونکر معین ہوگیا سو جواب دیا کھانا کھلانا تو مطلقا مسنون ہے پس
الإطلاق فقطعوا النظر عن تعيين اليوم وله نظائر كمصافحة بعض
دن کے معین ہونے سے قطع نظر کرو اور اس کے لئے نظیریں ہیں جیسے نماز کے بعد
المشائخ بعد الصلوة وكالاكتحال يوم عاشوراء فإنه سنة على الإطلاق
بعضے مشائخ کا مصافحہ کرنا اور جیسے محرم کی دسویں تاریخ سرمہ لگانا پس وہ مطلق تو سنت ہے
وبدعة من جهة الخصوصية ثم قال وقد ذكر بعض المتأخرين
اور خصوصیت کی رو سے بدعت ہے پھر یہ کہا کہ مغرب کے مشائخ میں سے
من مشائخ المغرب أن اليوم الذي وصلوا إلى جناب الحق وحظيرة
بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ لوگ پہنچے ہیں اور جنت میں پہنچے اور حضرت قدس
القدس يرجى فيه من الخير والبركة والنورانية أكثر وأوفر من
خیر اور برکت اور نورانیت کی امید اور دنوں کی بہ نسبت زیادہ تر ہوتی
سائر الأيام ثم أطرق مليا ثم رفع رأسه فقال لم يكن في زمن السلف
ہے پھر بہت دیر تک سر نگوں کیا پھر سر اٹھا کر کہا اگلے زمانہ میں تو یہ
شيء من ذلك وإنما هو من مستحسنات المتأخرين والله أعلم
کچھ بھی نہیں تھا یہ تو متاخرین کا پسند کیا ہوا ہے واللہ اعلم

شهر رجب

ماہ رجب

في القاموس رجب فلانا هابه وعظمه رجبا ورجوبا ورجبه وأرجبه
قاموس میں ہے رجب فلانا اس کو ڈرا یا اور اس کی تعظیم کی رجبا اور رجوبا اور رجبہ اور ارجبہ بھی اسی معنی میں ہے
ومنه رجب لتعظيمهم إياه والجمع أرجاب ورجوب ورجبات محركة
اور رجب اس سے لیا ہے کیونکہ عرب اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اور جمع ارجاب اور رجوب اور رجبات ہے جیم کی حرکت سے

من اولاده رضی الله عنه كذا ذكره شيخنا وسيدنا السيد البهي الرضي الوضي

متعارف ہے ایسے ہی ہمارے پیر اور پیشوا سید بہی اور برگزیدہ پاک

ابو المحاسن السيد الشيخ موسى الحسني الجيلاني بن الشيخ الكامل

ابو المحاسن پیشوا شیخ موسیٰ حسنی نسب جیلانی مسکن بن شیخ الکامل

العارف المعظم المكرم ابي الفتح الشيخ حامد الحسني الجيلاني نقلا

خداشناس معظم مکرم ابو الفتح شیخ حامد حسنی نسب جیلانی مسکن سے

من اوراد القادرية تصنيف المخدوم الاعظم الاكرم الاجل الافخم

اوراد قادریہ میں سے کہ مخدوم اعظم اکرم اجل افخم بالاتفاق

ولي الله بالاتفاق الذي يقال له المخدوم الثاني والشيخ عبد القادر

ولی اللہ کی تصنیف ہے جسکو مخدوم ثانی اور شیخ عبد القادر ثانی

الثاني قدس روحه مما نقل فيها عن ابائه الكرام رحمة الله

قدس روحہ کہتے ہیں نقل کرکے ذکر کیا ہے اس جگہ سے کہ جہاں اسکے آباء و اجداد بزرگوار رحمۃ اللہ

عليهم اجمعين وذكر الشيخ الامام عبد الله اليافعي في كتابه

اجمعین سے نقل ہے اور شیخ امام عبد اللہ یافعی نے اپنی کتاب

خلاصة المفاخر وفي تاريخه المشهور المسمى بمرآة الجنان ان

خلاصۃ المفاخر اور اپنی تاریخ مشہور میں جسکا نام مرآۃ الجنان ہے یہ ذکر کیا ہے کہ آنکی

وفاته رضي الله عنه في شهر ربيع الآخر من سنة ستين او احدى وستين وخمسمائة

وفات ماہ ربیع الآخر سن پانسو ساٹھ یا اکسٹھ میں ہوئی ہے

ولم يعين اليوم وذلك اما لعدم علمه بذلك او للاختلاف الواقع هنالك

اور تاریخ معین نہیں کی اور یہ یا تو اسکو معلوم نہ ہوئی یا اس سبب سے کہ اسمیں اختلاف واقع ہے

وقد يقال ان وفاته رضي الله عنه في اليوم السابع عشر ولا اصل له والله اعلم

اور کوئی کہتا ہے کہ آنکی وفات سترھویں تاریخ ہوئی اور اسکی کچھ اصل نہیں ہے واللہ اعلم

فان قلت هل لهذا العرف الذي شاع في ديارنا في حفظ اعراس

اگر تو پوچھے کہ آیا اس برتاؤ کی جو ہمارے ملک میں پھیل رہا ہے کہ مشائخ کا

المشايخ في ايام وفاتهم اصل فان كان عندك علم بذلك فاذكره

عرس وفات کے دن کیا کرتے ہیں کوئی اصل ہے اگر تو جانتا ہے تو بتا

ستر العيوب على العباد فلا اصل له ولا هو معقول لان الاتصاف
بندوں کے عیبوں کا چھپانا اسو اسکی کچھ اصل نہیں ہے اور نہ یہ معقول ہے اسواسطے کہ صفت
بصفة الستارية لا يقتضي الاختصاص بالصوم لان ذلك انما هو
ستاری سے موصوف ہونا کچھ روزے کے ساتھ ہونے کی خصوصیت کو تقاضا نہیں کرتا اسواسطے کہ پردہ میں ستے
في ستر الاقوال فقط والله اعلم ولم نجد في جامع الاصول من واحد
صرف اقوال ہی چھپ سکتے ہیں واللہ اعلم اور ہم جامع الاصول میں صحاح ستہ میں سے ایک کو بھی
من الصحاح الستة حديثا واردا في فضل رجب الا انه قد ذكر في
حدیث جو ماہ رجب کی فضیلت میں آئی ہو نہیں پاسکے ان اتنا ہے کہ جامع کبیر میں
الجامع الكبير احاديث في فضله وفضل العمل فيه وهي هذه
کئی حدیثیں رجب کی فضیلت اور رجب میں عمل کرنیکی فضیلت میں مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں
رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان شهر امتي رواه
رجب اللہ کا مہینا ہے اور شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح
ابو الفتح بن الفوارس في اماليه عن الحسن مرسلا ان رجب
ابن الفوارس نے اپنی امالی میں حسن سے مرسلا روایت کیا ہے بیشک رجب
شهر عظيم تضاعف فيه الحسنات من صام يوما منه كان
عظمت کا مہینہ ہے اسمیں حسنات دو چند ہو جاتے ہیں جسنے اسمیں ایک دن روزہ رکھا تو وہ
كصيام سنة رواه الرافعي عن سعيد ان رجبا شهر الله ويدعى
ایک برس کے روزہ رکھنے کی مانند ہے اسکو رافعی نے سعید سے روایت کیا ہے بیشک رجب اللہ کا مہینہ ہے اور اسکو اصم
الاصم وكان اهل الجاهلية اذا دخل رجب يعطلون اسلحتهم
کہتے ہیں اور اہل جاہلیت رجب کے آنے پر اپنے ہتھیار بیکار کر دیتے تھے
ويضعونها فكان الناس يامنون ويامن السبيل ولا يخافون
اور رکھ دیتے تھے سو لوگ امن میں رہتے اور رستہ محفوظ ہو جاتا تھا
بعضهم بعضا حتى ينقضي رواه البيهقي في شعب الايمان عن
بعضے بعضے سے ڈرتے نہیں تھے یہاں تک کہ گزر جاتا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں عائشہ رض سے
عائشة وقال فيه منكر رجب شهر عظيم يضاعف الله فيه
روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکا مرفوع ہونا منکر ہے رجب عظمت کا مہینہ ہے اسمیں اللہ تعالی حسنات کو

والترجيب بمعنى الذبائح فيه انتهى وفي النهاية للجزري والترجيب

اور ترجیب رجب میں قربانیاں ذبح کرنی انتہی اور جزری کی کتاب نہایہ میں ہے اور ترجیب

التعظيم من رجب فلان مولاه عظمه ومنه شهر رجب لانه كان يعظم

تعظیم کرنی رجب فلان مولاہ سے لیا ہے یعنی فلانے نے اپنے مولا کی تعظیم کی اور اسی سے ماہ رجب لیا ہے کیونکہ اسکی تعظیم ہوتی تھی

ومنه رجب مضر الذي بين جمادى وشعبان اضافوا الى مضر لانهم

اور اسی سے رجب مضر مشہور ہوا ہے وہ مہینا جو دونوں جماد اور شعبان کے بیچ میں ہے مضر کی طرف اسواسطے منسوب ہوا کہ وہ لوگ

عظموه وقوله بين جمادى وشعبان تاكيد لانهم كانوا ينسئون

تعظیم کرتے تھے اور یہ جو کہا درمیان جماد اور شعبان کے بیچ میں سو تاکید ہے کیونکہ وہ لوگ اسکو ٹلا دیتے تھے

ويوخرون من شهر الى شهر فيتحول عن موضعه والعتيرة الرجبية

اور ایک مہینہ سے دوسرے مہینہ کی جگہہ بنا دیتے تھے سو وہ اپنی جگہہ سے ٹل جاتا تھا اور رجبی عتیرہ قربانی تھی

ذبيحة يذبحونها في رجب انتهى ويقال له اصم في القاموس الاصم

کہ رجب میں ذبح کیا کرتے تھے انتہی اور اسکو اصم کہتے ہیں قاموس میں ہے اصم

رجب لانه لا ينادى فيه يا لفلان ويا صباحاه وفي النهاية شهر الله

ماہ رجب ہے اسواسطے کہ اس میں آواز نہیں آتی یا لفلان یا صباحاہ اور نہایہ میں ہے شہر اللہ

الاصم رجب اذ لا يسمع فيه صوت السلاح لكونه شهرا حراما

الاصم ماہ رجب ہے کیونکہ اس میں ہتھیار کی آواز کان میں نہیں آتی کیونکہ یہہ ماہ با حرمت ہے

ووصف بوصف الانسان الذي لا يسمع مجازا قال العبد المؤلف

کہ مجازاً ایسے انسان کے وصف سے موصوف ہوا ہے جو بہرہ ہو بندۂ مؤلف خدا اس سے

عفا الله عنه واما المشهور بين بعض الناس من انه انما يقال

درگزر کرے کہتا ہے یہہ جو بعضے لوگوں میں مشہور ہے کہ اس مہینہ کو اصم اسلئے

الاصم لانه يصم نفسه يوم القيامة ولا يشهد على الناس

کہتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے آپ کو بہرا بنا لیگا لوگوں پر بھی گواہی جو کسی نے

ما فعلوا فيه من المعاصي والقبائح ويقول انا اصم لا اسمع

اس مدت میں گناہ اور برائیاں کیں نہیں دیگا اور کہیگا میں تو بہرہ ہوں کچھہ نہیں

شيئا ولذلك يقال شهر الله لكونه متخلقا بخلقه سبحانه وهو

سنتا اور اسی لئے اسکو شہر اللہ کہتے ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ کی عادات سے موصوف ہے یعنی

في شعب الايمان وقال منكر عن سلمان الفارسي وعن خرشة
بن سلمان فارسی رضہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سلمان فارسی سے منکر ہے اور خرشہ بن حر

بن الحر قال رأيت عمر بن الخطاب رض يضرب اكف الرجال في صوم
سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ رجب کے روزہ کی بابت لوگوں کے ہاتھوں میں

رجب حتى يضعوها في الطعام ويقول رجب وما رجب انما رجب
ایسے مارتے تھے تاکہ وہ اپنے ہاتھ کھانے میں ڈالیں اور کہتے تھے رجب کیا ہے رجب رجب

شهر تعظمه الجاهلية فلما جاء الاسلام ترك رواه ابن ابي شيبة
ایک مہینہ ہے کہ جاہلیت میں اسکی تعظیم ہوتی تھی جب اسلام آیا تو تعظیم چھوڑ دی گئی اسکو ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے

والطبراني في الاوسط وعن ابي قلابة قال في الجنة قصر لصوام
نے اوسط میں روایت کیا ہے اور ابو قلابہ سے روایت ہے کہتا ہے جنت میں رجب کے روزہ داروں کیلئے

رجب رواه ابن عساكر عن عامر بن شبل الجرمي سمعت ابا قلابة
ایک محل ہے اسکو ابن عساکر روایت کرتا ہے عامر بن شبل جرمی سے روایت ہے کہ ایک شخص سے سنا

يحدث انه سمع انس بن مالك يقول في الجنة قصر لا يدخله
بیان کرتا تھا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جنت میں ایک محل ہے کہ نہیں جائیگا روزہ داروں

الا صوام رجب رواه ابن شاهين في الترغيب ان في الجنة
رجب کے کوئی نہیں جائیگا اسکو ابن شاہین نے ترغیب میں روایت کیا ہے بیشک جنت میں

نهرا يقال له رجب اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل من صام
ایک نہر ہے اسکو رجب کہتے ہیں دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں جو شخص رجب کا

يوما من رجب سقاه الله من ذلك النهر رواه الشيرازي في
ایک دن بھی روزہ رکھیگا اللہ تعالی اسکو اس نہر میں سے پلاویگا اسکو شیرازی نے القاب میں

الالقاب ورواه البيهقي في شعب الايمان عن انس صوم اول يوم
روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے انس رض سے روایت ہے رجب کی پہلی تاریخ کا

رجب كفارة ثلث سنين والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة سنة
روزہ تین برس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور دوسری تاریخ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسری تاریخ کا روزہ

ثم كل يوم شهرا رواه ابو محمد الخلال في فضائل رجب عن
پھر ہر ایک دن کا روزہ ایک مہینے کا کفارہ ہے اسکو ابو محمد خلال نے فضائل رجب میں روایت کیا ہے

الحسنات فمن صام يوما من رجب فكأنما صام سنة ومن صام
دو چند کر دیتا ہے سو جس نے رجب میں سے ایک دن روزہ رکھا گویا اس نے برس بھر روزے رکھے اور جس نے اس میں
فيه سبعة أيام غلقت عنه سبعة أبواب جهنم ومن صام منه
سات دن روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جاوینگے اور جس نے اس میں آٹھ
ثمانية أيام فتحت له ثمانية أبواب الجنة ومن صام منه عشرة أيام لم
دن روزے رکھے اسکے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاوینگے اور جس نے اس میں دس دن روزے رکھے تو
يسأل الله شيئا إلا أعطاه ومن صام منه خمسة عشر يوما نادى
اللہ تعالی سے جو مانگیگا سو اللہ عطا کریگا اور جس نے اس میں پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان
مناد من السماء قد غفر لك ما مضى فاستأنف العمل ومن زاد زاده
سے پکارنے والا پکاریگا تیرے پہلے گناہ بخشے گئے از سر نو کر لے اور جو شخص زیادہ کریگا زیادہ ثواب ہوگا
وفي رجب حمل الله نوحا في السفينة فصام رجبا وأمر من معه
اور رجب میں اللہ نے نوح کو کشتی پر سوار کیا تھا سو آپ نے رجب کے روزے رکھے تھے اور اپنے ساتھیوں کو
أن يصوموا فجرت بهم السفينة ستة أشهر آخر ذلك يوم عاشوراء
کہ روزہ رکھیں سو کشتی انکو چھ مہینے لیے پھری اس مدت کے تمامی یوم عاشورا پر ہوئے
وأهبط على الجودي فصام نوح ومن معه والوحش شكرا لله عز وجل
اور کوہ جودی پر آ ٹھہری پھر نوح علیہ السلام نے اور آپکے ساتھیوں نے اور وحش نے اللہ عز وجل کا شکریہ روزہ رکھا
وفي يوم عاشوراء فلق الله البحر لبني إسرائيل وفي يوم عاشوراء تاب الله
اور یوم عاشورا میں اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو متفرق کر دیا اور عاشورا کے دن اللہ تعالی نے آدم کی
على آدم وعلى مدينة يونس فيه وولد إبراهيم رواه الطبراني عن
اور یونس کے شہر کی توبہ قبول کی اور عاشورا کے دن ابراہیم پیدا ہوئے اسکو طبرانی نے سعد بن
سعد بن أبي راشد في رجب يوم وليلة من صام ذلك اليوم
ابی راشد سے روایت کیا ہے رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جس نے اس دن روزہ رکھا
وقام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وقام مائة سنة
اور اس رات میں جاگتا رہا تو وہ ایسا ہے کہ زمانہ میں سو برس روزے رکھے اور سو برس تک شب بیداری کی
وهو لثلث بقين من رجب وفيه بعث الله تعالى محمدا رواه البيهقي
اور وہ رجب کی ستائیسویں تاریخ ہے اور اسی مہینے میں اللہ تعالی نے محمد صلعم کو مبعوث فرمایا اسکو بیہقی نے روایت کیا

لفظ فضل رجب على سائر الشهور كفضل القرآن على سائر الأذكار

ہے کہ رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے قرآن کی فضیلت تمام ذکروں پر ہے

وفضل شعبان على سائر الشهور كفضل محمد على سائر الأنبياء و

اور شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے محمد کی فضیلت تمام انبیاء پر ہے اور

فضل رمضان على سائر الشهور كفضل الله على سائر عباده قال

رمضان کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے اللہ کی فضیلت تمام خلق اللہ پر ہے حافظ ابن

الحافظ ابن حجر رواه السلفي وإسناده ثقات إلا هبة الله السقطي

حجر کہتا ہے کہ اسکو سلفی نے روایت کیا ہے اور اسکی اسناد ثقات ابن حجر ہبۃ اللہ سقطی کی

فهو الآفة والله أعلم حديث في رجب يوم وليلة من صام ذلك

اور وہی آفت کی جڑ ہے واللہ اعلم اور حدیث ہے کہ رجب میں ایک رات ہے جو شخص اس دن میں روزہ رکھے

اليوم وقام تلك الليلة كان له الأجر كمن صام مائة سنة وهي

اور اس رات کو بیدار رہے کی تو اسکے واسطے ایسا اجر ہے جیسا اس شخص کے واسطے جو سو برس روزے رکھے اور وہ

لثلث بقين وفيه بعث الله محمدا رواه الديلمي عن سلمان فيه

ستائیسویں تاریخ ہے اور اسی دن اللہ نے محمد کو مبعوث کیا اسکو دیلمی نے سلمان سے روایت کیا ہے اسمیں

خالد بن هياج وابن هياج متروك له أحاديث مناكير كثيرة

خالد بن ہیاج داخل ہے اور ابن ہیاج متروک ہے اسکی منکر حدیثیں بہت ہیں

والحمل فيه على ابنه خالد فهو الآفة في هذا الحديث وفي فوائد

اور حمل اسکا اسکے بیٹے خالد پر ہے پس اس حدیث میں وہی آفت کی جڑ ہے اور ہناد نسفی کے

النسفي بإسناد منكر عن أنس مرفوعا بعثت نبيا في السابع

فوائد میں باسناد منکر انس سے مرفوعا مروی ہے کہ میں رجب کی ستائیسویں تاریخ

والعشرين من رجب من صام ذلك اليوم ودعا عند إفطاره كانت

نبوت کے ساتھ مبعوث ہوا جو شخص اس تاریخ میں روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا مانگے تو

كفارة عشر سنين وفي جزء أبي معاذ الشاه المروزي في فضائل

دس برس کا کفارہ ہو جاویگا اور معاذ شاہ مروزی کے پارہ کتاب میں جو رجب کے فضائل

رجب لعبد العزيز الكتاني من طريق ضمرة عن ابن شوذب عن مطر

میں تصنیف عبد العزیز کتانی کی ہے ضمرہ کے طریق پر ابن شوذب سے وہ مطر

صدوق عابد من

تقریب التہذیب

ابن عباس رضی الله عنه فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة وذلك
ابن عباس رضی سے روایت ہو کہ رجب میں ایک رات ہے جس رات میں عبادت کرنیوالے کیواسطے سو برس کے حسنات لکھے جاتے ہیں اور وہ
لثلاث بقین من رجب فمن صلی فیه اثنتی عشرة رکعة یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب
رات ستائیسویں رجب کی ہے جو چاہے اُس رات میں بارہ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے
وسورة وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر مائة مرة ویستغفر
اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر سو دفعہ اور استغفر
الله مائة مرة ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم مائة مرة ویدعو
الله سو دفعہ اور نبی صلے الله علیہ وسلم پر درود سو دفعہ پڑھے اور اپنے واسطے
لنفسه ما شاء من امر دنیاه واخرته ویصبح صائما فان الله تعالی
دنیا اور آخرت کی جو چاہے سو دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو الله تعالی بیشک
یستجیب دعاءه الا ان یدعو فی معصیة رواه البیهقی فی شعب الایمان
اُسکی دعا قبول کریگا مگر اُس صورت میں نہیں کہ معصیت کی دعا مانگے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابان سے
عن ابان عن انس وقال هو اضعف من الذی قبله وعن انس ان رسول
اور وہ انس رض سے روایت کرتا ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنی پہلی والی سے ضعیف تر ہے اور انس رض سے روایت ہے کہ رسول
الله صلی الله علیه وسلم کان اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا فی رجب وشعبان
الله صلی الله علیہ وسلم جب رجب آتا تھا تو دعا فرماتے الٰہی رجب اور شعبان میں ہمارے واسطے برکت دے
وبلغنا رمضان رواه ابن عساکر فی تاریخه وابن النجار وزاد ابن عساکر وکان اذا کانت لیلة
اور رمضان تک ہمکو پہنچا دے اسکو ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور ابن النجار نے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے اتنا بڑھایا ہے اور کہ رسول الله صلعم
الجمعة قال هذه لیلة غراء ویوم الجمعة یوم ازهر وفی تنزیه الشریعة
جمعہ آتی تو فرماتے کہ یہ رات روشن ہے بہتر ہے اور جمعہ کا دن روز شگفتہ ہے اور تنزیہ الشریعت میں
فی الاحادیث الموضوعة حدیث فضل رجب علی سائر الشهور کفضل
جو موضوع حدیثوں کے بیان میں ہے یہہ حدیث ہے رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن کی
القرآن علی سائر الکلام رواه الدیلمی عن انس ولم یبین علته وفیه
فضیلت کلام کے تمام انواع پر اسکو دیلمی نے انس رض سے روایت کیا ہے اور وضع کی علت کچھ نہیں بیان کی اور
من لا یعرف وفی تبیین العجب للحافظ ابن حجر هذا الحدیث بزیادة
بیچ میں مجہول شخص ہے اور حافظ ابن حجر کی کتاب تبیین العجب میں یہہ حدیث بڑھتی لفظ

عن ابی سعید وفیه اسمعیل التیمی حدیث رجب شهر الله الاصم

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں اسمعیل تیمی واقع ہیں حدیث رجب کا مہینہ بہرا

المتبر الذی افرده الله لنفسه فمن صام فیه یوما ایمانا واحتسابا

عالی مرتبہ ہے جسکو اللہ نے اپنی ذات کے واسطے چھانٹ رکھا ہے پس جس نے اس میں ایک روزہ ایمان اور ثواب کی واسطے رکھا

استوجب رضوان الله الاکبر وشهر رمضان شهر امتی ترمض

تو وہ اللہ بزرگ کی خوشنودی کا سزاوار ہوگیا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے آتش میں

فیه ذنوبهم فاذا صام عبد مسلم ولم یکذب ولم یغتب فی فطره

اسکے گناہ پھونکے جاتے ہیں پس جب کوئی مسلمان بندہ روزہ رکھتا ہے اور جھوٹ نہیں بولتا اور غیبت نہیں کرتا ہو افطار کیا

طیب خرج من ذنوبه کما یخرج الحیة من سلخها رواه الحاکم فی

پاکیزہ ہو تو بے تو اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے جیسے سانپ کینچلی سے الگ ہوتا ہے روایت کیا حاکم نے اپنی تاریخ میں

تاریخه عن ابی سعید فیه ابو هرون العبدی وعصام بن طلیق

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں ابو ہرون عبدی ہے اور عصام بن طلیق

لیس بشیء قلت لعل الآفة ابو هرون فانهم کذبوه حتی قال

کسی کام کا نہیں میں کہتا ہوں شاید کہ آفت ابو ہرون ہے کیونکہ انہوں نے اسکو جھوٹا بتایا ہے یہاں تک کہ بعضے

بعضهم هو اکذب من فرعون حدیث عن ابی الدرداء وقد

نے کہا ہے کہ وہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے حدیث ابو الدرداء سے روایت ہے

ساله رجل عن صیام رجب فقال سالت عن شهر کانت الجاهلیة

اور اس سے کسی شخص نے رجب کے روزوں کا حال پوچھا تھا جواب دیا کہ تو نے اس مہینہ سے پوچھا کہ اہل جاہلیت

تعظمه وما زاده الاسلام الا فضلا وتعظیما فمن صام منه

اسکی تعظیم کرتے تھے اور اسلام نے اسکو سوائے فضل اور تعظیم کے اور کچھ زیادہ نہیں کیا ہے جس نے اس میں سے

یوما تطوعا یحتسب به ثواب الله عز وجل یبتغی به وجه الله مخلصا

ایک دن کا روزہ اللہ کا ثواب جانکر نفل روزہ رکھا کہ اس سے بالاخلاص خدا کی جانب مقصود ہو تو

اطفأ صومه ذلک الیوم غضب الله تعالی علیه واغلق عنه بابا

اسکا روزہ اس روز کا اللہ کے غضب کو بجھا دیگا اور دوزخ کے دروازوں

من ابواب النار ولو اعطی ملء الارض ذهبا ما کان ذلک

میں سے ایک دروازہ بند کردیگا اور اگر سونے سے زمین بھر کر اسکو دیا جائے تو بھی اس روزہ کا

الوراق عن شہر بن حوشب عن ابی ہریرة موقوفا من صام یوم
وہ مطر وراق سے وہ شہر بن حوشب سے وہ ابوہریرہ سے موقوفا روایت ہے جسنے رجب کی
سبع وعشرین من رجب کتب الله له صیام ستین شہرا وہو
ستائیسوین تاریخ روزہ رکھا تو اللہ اسکے واسطے ساٹھ مہینے کے روزے لکھیگا اور یہہ
الیوم الذی ہبط فیہ جبرئیل علی محمد صلی الله علیہ وسلم بالرسالة
وہ دن ہے کہ اسمین روح جبرئیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رسالت لیکر آیا
وہذا امثل ما ورد فی ہذا المعنی حدیث من صام یوما من رجب
اور یہہ روایت اس باب کے تمام روایتون سے افضل ہے حدیث جسنے رجب مین سے ایکدن روزہ رکھا
وقام لیلة من لیالیہ بعثہ الله تعالی آمنا یوم القیامة ومر علی الصراط
اور اسکی راتون مین سے ایک رات بیداری کی سو اسکو اللہ تعالی قیامت کے دن امن سے اٹھاویگا اور صراط پر کو
وہو یہلل ویکبر الحدیث رواه الدارمی عن جابر من طریق اسمعیل
لا الہ الا اللہ اور تکبیر پڑھتا چلا جائیگا آخر حدیث تک اسکو دارمی نے جابر سے اسمعیل بن یحیی تیمی کے واسطے سے
بن یحیی التیمی حدیث من احیی لیلة من رجب وصام یوما اطعمہ
روایت کیا ہے حدیث جسنے رجب مین سے ایک رات شب بیداری کی اور ایکدن روزہ رکھا اللہ تعالی
الله من ثمار الجنة وکساه من حلل الجنة وسقاه من رحیق المختوم
اسکو جنت کے میوے کھلاویگا اور جنت کی پوشاک پہناویگا اور مہر لگی ہوئی شراب پلاویگا
رواه الدارمی عن الحسین بن علی فیہ حصین بن مخارق حدیث
اسکو دارمی نے حسین بن علی سے روایت کیا ہے اس طریق مین حصین بن مخارق اجل ہے حدیث
رجب من الاشہر الحرم وایامہ مکتوبة علی ابواب السماء السادسة
اور رجب اشہر الحرام مین سے ہے اور اسکے دن چھٹے آسمان کے دروازون پر لکھے ہوئے ہین
فاذا صام الرجل منہ یوما وجود صومہ بتقوی الله نطق الباب
جب کوئی شخص انمین سے کسی دن روزہ رکھتا ہے اور اپنے روزہ کو خدا کے تقوی سے بہتر پیدا کرتا ہو تو وہی دروازہ
ونطق الیوم فقالا یا رب اغفر لہ واذا لم یتم صومہ بتقوی الله
اور وہی دن بولینگے کہینگے اے رب اسکو بخشدے اور اگر خدا کے پرہیزگاری سے وہ روزہ پورا نکیا تو
لم یستغفرا لہ وقالا خدعتك نفسك رواه ابن شاہین والدار
وہ دونون اسکے واسطے استغفار نہین کرینگے اور کہینگے تجھکو تیرے نفس نے دہوکا دیا اسکو ابن شاہین اور دارمی نے

ذلك وتغلق سبعة ابواب جهنم وحرمه الله على النار واوجب له

ہیں سے اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں اور اسکو آگ پر حرام کر دیگا اور اسکے واسطے جنت

الجنة يتبوأ منها حيث يشاء ومن صام ثمانية ايام كان له مثل ذلك

واجب کریگا کہ اس میں جہاں چاہے رہے اور جو آٹھ دن روزے رکھے اسکے واسطے [illegible]

ورفع كتابه في اعلى عليين ويبعث يوم القيامة من الآمنين ويخرج

اور اسکا نامہ اعمال اعلیٰ علیین میں لیجا دیگا اور قیامت کے دن امن پانے والوں میں اٹھیگا اور [illegible]

من قبره ونور وجهه يتلألأ يشرق لاهل الجمع حتى يقولوا هذا

قبر میں سے نور نکلیگا اور اسکا چہرہ روشن ہوگا مجمع کے لوگ [illegible] کہینگے یہ

نبي مصطفى فان ادنى ما يعطى ان يدخل الجنة بغير حساب ومن

کوئی نبی برگزیدہ ہے کیونکہ اسکا ادنیٰ انعام یہ ہے کہ بلا حساب جنت میں چلا جاتا ہے اور جو [illegible]

صام عشرة فبخ بخ له مثل ذلك وعشرة اضعافه وهو ممن

دس دن روزے رکھے پس کیا خوب ہے اسکے واسطے [illegible] اسکا دس گونہ [illegible]

يبدل الله سيئاته حسنات ويكون في المقربين لله بالقسط

کہ اسکے گناہوں کو حسنات بنا دیگا اور اسکے [illegible] مقربوں میں داخل ہوگا

وكمن عبد الله الف عام صائما قائما صابرا محتسبا ومن صام عشرين

اور اس شخص کے مانند ہو جاویگا [illegible] ہزار برس [illegible] اور جو بیس دن [illegible]

يوما كان له مثل ذلك وعشرون ضعفا وهو ممن يزاحم ابراهيم

روزے رکھے اسکے واسطے [illegible] زیادہ [illegible] ابراہیم [illegible]

في قبته ويشفع في مثل ربيعة ومضر كلهم من اهل الخطايا والذنوب

[illegible]

ومن صام ثلاثين يوما كاملا كان له مثل ذلك وثلاثون ضعفا ونادا

اور جو تیس دن [illegible]

مناد من السماء ابشر يا ولي الله بالكرامة العظمى والنظر الى وجه

[illegible]

الله الجليل عز وجل في مرافقة النبيين والصديقين والشهداء

[illegible] نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں [illegible]

جزاءً ولا يستكمل اجر شيء من الدنيا دون يوم الحساب له اذا امسى

دے سکتا ہے اور دنیا کی کسی شے سے سوا روز قیامت کے اسکا اجر پورا نہیں ہو سکتا اور جس روزہ دار کیلئے شام کے وقت

عشر دعوات مستجابات فان دعا بشيء من عاجل الدنيا اعطاه له وادّخر

دس دعائیں مقبول ہیں پس اگر دنیا کی کوئی شے فی الفور مانگے تو اللہ اسکو دیتا ہے اور اسکے واسطے ذخیرہ

الخير كافضل ما دعا به داعٍ من اولياء الله واحبائه واصفيائه ومن صام يومين

ذخیرہ اتنا افضل کہ اللہ کے اولیا اور دوستوں اور اصفیا میں سے کسی داعی نے اسکا ... اور جو شخص دو روزے رکھے

كان له مثل ذلك وله مع ذلك اجر عشرة من الصديقين في عمرهم

تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور اسکے علاوہ اسکے واسطے دس صدیق لوگوں کا اجر ہے جنکی عمریں تمام ... کہاں

بالغة ما بلغت ومن صام ثلثة ايام كان له مثل ذلك وقال الله عز وجل

کہیں تک پہونچ جاتی ہوں اور جو شخص تین روزے رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور افطار کے وقت اللہ

عند افطاره لقد وجب حق عبدي هذا ووجبت له محبتي وولايتي اشهدكم

عزوجل فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کا حق واجب ہو چکا اور اسکے واسطے میری محبت اور امداد واجب ہو گئی اے میرے فرشتو

يا ملائكتي اني قد غفرت له ما تقدم من ذنبه وما تأخر ومن صام اربعة

میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اسکے تمام گناہ پہلے اور پچھلے سب بخش دیے اور جو شخص چار دن روزے

ايام كان له مثل ذلك ويبعث يوم القيامة ووجهه مثل القمر ليلة

رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور روز قیامت کے دن اس حال میں اٹھیگا کہ اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کیطرح

البدر ويكتب له عدد رمل عالج حسنات ويدخل الجنة ويقال له تمنّ

چمکتا ہوگا اور اسکے واسطے نیکیاں عالج کی ریگستان کے برابر لکھی جاتی ہیں اور جنت میں بلایا جاویگا اور کہا جاویگا کہ اللہ سے

على الله ما شئت ومن صام ستة ايام كان له مثل ذلك ويعطى نورا

جو تمنا چاہے سو مانگ لے اور جتنے چھ دن روزے رکھے تو اسکے واسطے بھی اتنا ہی ہے اور ایسا نور دیا جاویگا

يستضيء به اهل الجمع يوم القيامة ويبعث في الآمنين حتى يمر

کہ مجمع کے لوگ قیامت کے دن اس سے روشنی لینگے اور امن پانیوالوں کے ساتھ اٹھیگا یہاں تک کہ صراط

على الصراط بغير حساب ويعافى من عقوق الوالدين وقطيعة الرحم

پر کو بے حساب گذر جاویگا اور ماں باپ کی ایذا دہی اور قطع رحم کا گناہ معاف کیا جاویگا

ويقبل الله عليه بوجهه اذا لقيه ومن صام سبعة ايام كان له مثل

اور جب اللہ سے ملیگا اللہ اسکی طرف متوجہ ہوگا اور جو شخص سات دن روزے رکھے تو اسکے واسطے اتنا

فوق بعض فيه داود بن المحبر وهو المتهم به وسليمان بن الحكم

فوقیت ہے اور اس سند میں داود بن المحبر داخل ہے یہ شخص بدنام ہے اور سلیمان بن الحکم سے

ضعفوه والعلاء بن الكثير مجمع على ضعفه قال الحافظ ابن الحجر

اسکو ضعیف بتایا ہے اور علاء بن الکثیر ہے اسکے ضعف پر اجماع ہو چکا ہے حافظ ابن حجر تبیین

في تبيين العجب هذا حديث موضوع ظاهر الوضع قبح الله من وضعه

العجب میں کہتا ہے یہ حدیث موضوع ہے اسکی وضع ظاہر ہے خدا اسکا ناس کرے جسنے اسکو وضع

فوالله لقد قف شعري من قرأته في حال كتابته والمتهم به عندى

پس اللہ کی قسم ہے کہ لکھتے وقت اسکے پڑھنے سے میرا رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میرے نزدیک اسکی تہمت

داود بن المحبر والعلاء بن الخالد فكلاهما قد كذب ومكحول لم

داود بن المحبر اور علاء بن الخالد پر ہے سو یہ دونوں جھوٹے ہیں اور مکحول نے

يدرك ابا الدرداء ولا يم الله ما حدث به مكحول قط من حديث انس

ابو الدرداء کو نہیں دیکھا اور بیشک اللہ کی قسم یہ حدیث مکحول نے کبھی روایت نہیں کی حدیث ہے انس

انس قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل رجب بجمعة

سے روایت ہے کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو رجب سے ایک ہفتہ پہلے خطبہ سنایا

فقال يا ايها الناس انه قد اظلكم شهر عظيم رجب شهر الله

فرمایا اے صاحبو یہ تحقیق تمپر ایک بڑے مہینہ نے سایہ ڈالا ہے ماہ رجب مہینہ ہے اللہ کا مہینہ

الاصم يضاعف فيه الحسنات ويستجاب فيه الدعوات و

اصم ہے اس میں حسنات دو چند ہو جاتے ہیں اور اسمیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور

تفرج فيه الكربات لا يرد للمؤمن فيه دعوة فمن اكتسب فيه خيرا

اسمیں سختیاں دفع ہوتی ہیں مومن کی دعا رد نہیں ہوتی جو شخص اسمیں کچھ بھلائی کرے

ضوعف له فيه اضعافا مضاعفة والله يضاعف لمن يشاء

تو اسکے واسطے چند در چند ہو جاتی ہے اور اللہ جسکے واسطے چاہے دو چند کر دے

فعليكم بقيام ليلة وصيام نهاره فمن صلى في يوم فيه خمسين

سو تم لیلہ اور دن کی بیداری اور دن کا روزہ لازم کرو جو شخص اسمیں کسی دن پچاس رکعتیں

ركعة يقرأ في كل ركعة ما تيسر من القرآن اعطاه الله من

پڑھے کہ ہر رکعت میں جتنا ہو سکے قرآن پڑھے تو اسکو اللہ تعالیٰ حسنات برابر

والصالحين وحسن اولئك رفيقا طوبى لك ثلث مرات فإذا

معیت میں شہدا ہے اور یہ لوگ کیا اچھے رفیق ہیں تجھکو خوشی ہے تجھکو خوشی ہے تین بار اور جب کھل جاویگا

اذا كشف الغطاء فأفضيت الى ختم ثواب ربك الكريم فاذا نزل به

جو پردہ اٹھ جاویگا پس تو اپنے رب کریم کے ثواب کے خاتمہ کو پہنچ جاویگا جب اسکے پاس اترینگا

ملك الموت سقاه ربه عند خروج نفسه من شربة من حياض

فرشتہ موت کا تو اسکو اسکا رب جان نکلنے کے وقت شربت پلاویگا حوضوں میں سے

الفردوس حتى لا يجد الم الموت الا قليلا في قبره ريان حتى يرد حوض

پلاویگا یہانتک کہ موت کا الم نہیں سمجھے گا پھر اپنی قبر میں دم تر و تازہ رہیگا یہانتک کہ پہنچیگا

النبي صلى الله عليه وسلم فاذا خرج من قبره اتاه سبعون الف ملك

صلے اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جا پہنچیگا پھر جب وہ اپنی قبر سے نکلیگا اسکے پاس ستر ہزار فرشتے

معهم النجائب من الدر والياقوت ومعهم طرائف الحلي والحلل

عمدہ عمدہ موتی اور یاقوت لئے ہوئے آویںگے اور انکے ساتھ نفیس نفیس زیور اور پوشاک ہوگی

فيقولون يا ولي الله النجا الى ربك الذي اظمأت له نهارك وانحلت له

پس وہ کہینگے اے خدا کے ولی اپنے رب کی پناہ سے جسکے واسطے تو سارے دن پیاسا رہا اور اسکے واسطے تونے اپنا جسم

جسمك فهو اول الناس دخولا جنات عدن يوم القيامة مع الفائزين

دبلا کیا پس یہ شخص قیامت کے دن جنات عدن میں جانے کے واسطے جنتیوں کے ساتھ سب سے اول ہے

رضي الله عنهم ورضوا عنه وذلك هو الفوز العظيم فان كان

خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے راضی اور یہی بڑی مراد ہے پھر اگر

لكل يوم يصومه صدقة على قدر قوته تصدق بها فهيهات هيهات

ہر ہر روزہ کے دن کے واسطے اسکے توفیق کے موافق خیرات میسر ہووے اسنے خیرات کیا ہو تو بہت ہی بہت ہے

لو اجتمع جميع الخلائق على ان يقدروا قدر ما اعطى ذلك العبد من

اگر تمام خلقت جمع ہو جاوے کہ اسکے مقدار جو اس بندہ کو ثواب ملا ہے اندازہ کریں جو اس بندہ کو ثواب

الثواب ما بلغوا معاشر العشر مما اعطى ذلك العبد من الثواب رواه

ملا ہے اسکے دسویں حصہ کو اندازہ نہ کر سکیں اسکو ابن شاہین نے

ابن شاهين في الترغيب عن مكحول وفي اسناده ظلمات بعضها

ترغیب میں مکحول سے روایت کیا ہے اور اسکے اسناد میں تہ بر تہ

مرة ألبس هو ووالداه كل واحد منهم تاجا مكللا باللؤلؤ والمرجان
ختم کیا تو خود اسکو اور اسکے ماں باپ کو ایک ایک تاج موتیوں اور مونگوں سے جڑا ہوا پہنایا جاویگا
وأمن من فزع يوم القيامة رواه ابن عساكر وقال منكر جدا وفي
اور روز قیامت کے ڈر سے محفوظ رہیگا اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور بڑا منکر کہا ہے اور
تبيين العجب هو موضوع انتهى فهذه أحاديث ذكرت فيما حضرني
تبیین العجب میں ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے انتہی پس یہ وہ حدیثیں ہیں کتابوں میں سے جو میرے روبرو
من الكتب ولم يصح منها على ما قالوا شيء وغايته الضعف وجلها
موجود ہیں اور انکے قول کے موافق انمیں سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے اور نہایت درجہ ضعیف ہیں اور بہت سی
موضوع والله أعلم ومما اشتهر فيما بين الناس في هذا الشهر ليلة
موضوع ہیں واللہ اعلم اور لوگوں میں اس مہینہ کے مشہور باتوں میں سے لیلۃ
الرغائب وهي أول ليلة جمعة منه وللمشايخ فيها صلاة مشهورة
الرغائب ہے اور لیلۃ الرغائب رجب کی پہلی جمعہ کی شب ہوتی ہے اور مشائخ کی اس شب میں ایک مشہور
فيما بينهم والمحدثون أنكروها أشد الإنكار حتى قال الإمام
نماز ہے اور محدثین نے اسکا سخت انکار کیا ہے یہانتک کہ امام محی الدین
محيي الدين النووي وهذه عبارته وأما صلاة الرغائب و
نووی نے کہا ہے اسکی یہ عبارت ہے اور لیلۃ الرغائب کی نماز اور
صلاة ليلة نصف شعبان فليستا بسنتين بل هما بدعتان
شعبان کی پندرھویں شب کی نماز سو یہ دونوں سنت نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں بدعت
قبيحتان مذمومتان ولا تغتر بذكرهما في كتاب المكي قوت
بیجا ہیں اور مذموم ہیں اور تو ابو طالب مکی کے کتاب قوت القلوب میں ذکر ہونے سے
القلوب ولا بذكر حجة الإسلام الغزالي لهما في إحياء علوم الدين
دھوکا مت کھا اور نہ حجۃ الاسلام امام غزالی کے ذکر سے جو احیاء علوم الدین میں ذکر کیا ہے
ولا بالحديث المذكور فيهما فإن ذلك باطل وقد صنف عز الدين
اور نہ ان دونوں کتابوں کی حدیث مذکور پر فریفتہ ہونا کیونکہ یہ باطل ہے اور بیشک عز الدین بن
بن عبد السلام كتابا نفيسا في إبطالهما فأحسن فيه وأجاد
عبد السلام نے انکے ابطال میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے سو بہت اچھا کیا اور بہت عمدہ لکھا

الحسنات بعدد الشفع والوتر وبعدد الشعر والوبر ومن صام يوما

برابر گنتی جفت و طاق کی اور برابر گنتی بالوں اور پشم کی ثواب عطا کریگا اور جسنے ایکدن روزہ رکھا

كتب الله له به صيام سنة ومن خزن فيه لسانه لقنه الله

تو اللہ اسکے واسطے سال بھر کے روزے لکھدیگا اور جو شخص اسمین اپنی زبان روکے رہا تو اسکو اللہ تعالی بروقت

حجته عند مسالة منكر ونكير ومن تصدق فيه بصدقة كان بها

سوال منکر نکیر کے حجت تلقین کر دیگا اور جسنے اسمین کچھ صدقہ دیا تو اس صدقہ سے

فكاك رقبته من فتنة النار ومن وصل فيه الرحم وصله الله تعالى

دوزخ کے فتنہ سے اسکی گردن چھوٹ جاویگی اور جسنے اسمین ناتہ واروں سے ملاپ کیا تو اللہ تعالی اُسسے

في الدنيا والاخرة ونصره على اعدائه ايام حياته ومن عاد فيه

دنیا اور آخرت میں ملاپ کریگا اور زندگی بھر اسکے دشمنوں پر اسکی مدد کریگا اور جسنے اسمین بیمار کی

مريضا امر الله كرام ملائكته بزيارته والتسليم عليه ومن صلى

عیادت کی تو اللہ تعالی اپنے بزرگ بزرگ فرشتوں کو اسکی زیارت کا اور تسلیم کا حکم دیگا اور جسنے کسی جنازہ کی

على جنازة فكانما احيى موؤدة ومن اطعم مؤمنا طعاما اجلسه الله

نماز پڑھی تو گویا کسی زندہ در گور کو جلا دیا اور جسنے کسی مومن کو کھانا کھلایا تو اسکو اللہ تعالی قیامت کے

يوم القيامة على مائدة عليها ابراهيم ومحمد ومن سقى شربة من

دن اُس دسترخوان پر بٹھا دیگا جسپر ابراہیم اور محمد موجود ہوں اور جسنے پانی کا ایک گھونٹ

ماء سقاه الله من الرحيق المختوم ومن كسا مومنا كساه الله الف

پلا دیا تو اسکو اللہ تعالی شراب سربمہر پلا دیگا اور جسنے مومن کو کپڑے پہنائے تو اسکو اللہ تعالی جنت کے

حلة من حلل الجنة ومن اكرم يتيما ورفع يده على راسه غفر الله

پوشاک کے ہزار جوڑے پہنا دیگا اور جسنے یتیم کی خاطرداری کی اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسکو اللہ تعالی برابر

له بعدد كل شعرة مستها يده ومن استغفر الله عز وجل فيه مرة

گنتی ہر ہر بال کے جسکو ہاتھ سے چھوا ہو مغفرت دیگا اور جسنے خدائے عز و جل سے ایک بار مغفرت

واحدة غفر الله له ومن سبح الله تسبيحة او هلله تهليلة كتب

مانگی تو اسکو اللہ تعالی بخشدیگا اور جسنے ایک بار سبحان اللہ کہا یا ایک بار لا الہ الا اللہ پڑھا تو وہ اللہ کے ہان

عند الله من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات ومن ختم فيه القران

اللہ کو بہت یاد کرنیوالوں اور یاد کرنیوالیوں میں لکھا جاویگا اور جسنے اسمین ایکبار قرآن

بالمغفرة وحقن الدماء وأن من صامه استوجب مغفرة جميع

اور خونوں کی حفاظت سے مخصوص ہے اور یہ کہ جو اس مہینے رجب میں روزہ رکھے وہ گزشتہ تمام گناہوں کی مغفرت کا

ما سلف إلى غير ذلك من الفضائل حديث كذب موضوع مختلق

مستحق ہو گیا اور سوا اس کے اور اور فضائل یہ حدیث جھوٹی موضوع بالکل بنائی ہوئی ہے

وقد جمع الشيخ فيه كثيرا من الصلوات التي ليست من السنة في شيء بل هي

اور اس کتاب میں شیخ نے بہت ایسی نمازیں جمع کی ہیں کہ انہیں سنت نام کو بھی نہیں ہے بلکہ وہ

بدع منكرة وزعم العوام أنها سنن والأصل والمعول عليه في هذا

بدعات منکرہ ہیں اور عوام سمجھتے ہیں کہ یہ مسنون نمازیں ہیں اور اس باب میں جڑ اور معتمد علیہ

الباب ما صح عنه صلى الله عليه وسلم لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام

وہی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہوا کہ مت خاص کرو جمعہ کی رات کو قیام

من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام إلا

راتوں میں سے اور خاص مت کرو جمعہ کے دن کو تمام دنوں میں سے روزہ کے واسطے مگر

أن يصوم أحدكم رواه مسلم وأمثاله مما يدل على أنها بدع منكرة

یہ کہ کوئی تم میں روزہ رکھے [illegible] ایسی نمازیں منکر بدعات ہیں

فيما لا أصل لها في السنة والله أعلم قال العبد الضعيف أصلح

اور سنت میں ان کی کچھ اصل نہیں واللہ اعلم بندہ ضعیف اللہ اس کا حال [illegible]

الله حاله وجعل إلى الخير مآله هذا ما ذكره السيد [illegible]

[illegible]

في تحقيق الأسانيد ونقل الأحاديث [illegible]

[illegible]

في هذا الباب هذه المبالغة ولكنهم أن يقولوا [illegible]

[illegible]

عندنا وأعجب من الشيخ محيي الدين النووي مع سلوكه طريق الإنصاف

اور بڑا عجب شیخ محی الدین نووی سے ہے [illegible]

في الأبواب الفقهية وعدم تعصبه مع الحنفية كما هو دأب الشافعية

[illegible] اور حنفیوں کے ساتھ تعصب نہیں کرتا جیسا کہ شافعی علما کی عادت ہے

اطال الامام المذكور في فتاواه ايضا ذمهما وتقبيحهما وانكارهما

امام مذکور نے اپنے فتاوی میں بھی ان دونوں کی مذمت اور قبح اور انکار بہت دراز کیا ہے

فقال وينبغي تركهما والاعراض عنهما والانكار على فاعلهما

سو کہا چاہیے ان کا ترک کرنا اور ان سے روگردانی اور ان کے پڑھنے والوں پر انکار کرنا ضروری ہے

وعلى ولي الامر وفقه الله منع الناس من فعلهما فانه راع وكل

اور حاکم پر خدا اسکو توفیق دے انکے پڑھنے سے لوگوں کو منع کر دینا لازم ہے کیونکہ حاکم حافظ ہوتا ہے اور ہر

راع مسئول عن رعيته وقد صنف بعض العلماء كتبا في انكارهما

محافظ سے اپنی رعیت کی بابت جواب طلب ہوگا اور بیشک بعض علماء نے ان نمازوں کی انکار اور مذمت میں

وذمهما وتسفيه فاعلهما وقال الشيخ شهاب الدين احمد بن

اور انکے پڑھنے والوں کی حماقت میں کتابیں لکھی ہیں اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر

حجر المكي الهيتمي هذا مذهبنا ومذهب المالكية واخرين من

مکی ہیتمی کہتا ہے یہہ ہمارا مذہب اور مالکی علماء کا اور اماموں کا

الائمة ومذهب اكثر علماء الحجاز ومذهب فقهاء المدينة

اور حجاز کے اکثر علماء کا اور مدینہ کے فقہا کا یہی مذہب ہے

وقد صنف الشيخ المذكور كتابا في هذا الشان وفيه حديث من

اور شیخ مذکور نے اس بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں ہے کہ یہہ حدیث جسنے

صلى ليلة سبع وعشرين من رجب ثنتي عشرة ركعة وذكر

رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعتیں پڑھیں اور ان رکعتوں کی کیفیت

كيفيتها ثم اصبح صائما ثم ذكر انها الليلة التي بعث فيها محمد

بیان کر دی ہے پھر صبح کو روزہ رکھا پھر یاد کیا کہ یہہ وہ رات ہے کہ اسمیں محمد صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم حديث موضوع وله طرق اخرى فيها زيادة

وسلم مبعوث ہوئے ہیں یہہ حدیث موضوع ہے اور اسکے اور طریق بھی ہیں ان میں کچھ زیادتی ہے

وفي سندها متهمان بالكذب وفيه حديث رجب شهر الله وشعبان

اور اسکی سند میں جھوٹ بولنے میں دو شخص بدنام ہیں اور اسی میں ہے یہہ حدیث کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان

شهري ورمضان شهر امتي وان رجب شهر مخصوص

میرا مہینا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اور بیشک رجب کا مہینا مغفرت سے

لہ تقبیح زشت کردن ۱۲ سلہ تسفیہ نادان شمردن ۱۲ سلہ یعنی ابن حجر

يسجد ويقول مثل ما قال في السجدة الاولى ثم يسأل الله وهو ساجد

سجدہ کرے اور وہی کہے جو پہلے سجدہ میں کہا تھا پھر سجدہ کے اندر اللہ سے اپنی حاجت

حاجته فان الله لا يرد سائله قال صاحب جامع الاصول وهذا

مانگے بیشک اللہ اپنے سائل کو رد نہیں کریگا جامع الاصول کا مؤلف کہتا ہے یہ

الحديث مما وجدته في كتاب رزين ولم اجده في واحد من الكتب

حدیث ہے کہ مجھکو رزین کے کتاب میں ملی ہے اور صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں

الستة والحديث مطعون فيه انتهى وقد وقع في كتاب

مجھکو نہیں ملی اور یہ حدیث مطعون فیہ ہے انتہی اور کتاب بہجۃ الاسرار میں

بهجة الاسرار ذكر ليلة الرغائب في ذكر سيدنا وشيخنا القطب الرباني

لیلۃ الرغائب کا تذکرہ ہمارے سردار پیشوا اور شیخ قطب ربانی

والغوث الصمداني الشيخ محي الدين عبد القادر الحسني الجيلاني

اور غوث صمدانی شیخ محی الدین عبد القادر حسنی جیلانی کے تذکرہ میں آیا ہے

قال اجتمع المشائخ وكانت ليلة الرغائب الى آخر ما ذكر من الحكاية

[illegible]

وذكر ايضا انه نقل عن الشيخين القدوتين ابني الشيخ عبد الوهاب

[illegible]

والشيخ عبد الرزاق قالا اتانا الشيخ بقاء بن بطو يوم

[illegible]

الجمعة الخامس من رجب سنة ثلاث وسبعين وخمسمائة الى

[illegible]

والدنا الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله عنه وقال لنا الا تسئلوني عن

شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ... اور ہم سے کہنے لگے کہ مجھ سے ... نہ

سبب بكوري اليوم اني رايت البارحة نورا اضاءت به الآفاق

[illegible]

وعم اقطار الوجود ورايت اسرار ذوي الاسرار فمنها ما يتصل

[illegible]

[illegible]

فما نحن فيه اولى بذلك لنسبته الى المشائخ العظام والعلماء الكرام
پس یہ کہ ہمیں ہماری بحث سے انکار نہ کرنا لائق تر ہے یعنی بہتر ہے کیونکہ نسبت اسکی مشائخ عظام اور علماء کرام سے

رحمهم الله وقدس اسرارهم هذا وقد ذكر صاحب جامع الاصول في
خدا انپر رحمت کرے اور انکے اسرار پاکیزہ کرے یہ نسبت کہا ہے یہ یاد رکھو اور جامع الاصول کے مؤلف نے

كتابه حديثا من كتاب رزين مع ان موضوع ذلك الكتاب يجمع
اپنی کتاب میں ایک حدیث رزین کی کتاب میں سے ذکر کی ہے باوجودیکہ اس کتاب کا موضوع جمع کرنا

احاديث الكتب الستة المسماة بالصحاح الست واذا لم يجد
کتاب کی حدیثیں جمع کرنیکا ہے جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں اور جب مؤلف نے ان کتابوں میں

هذه الكتب حديثا في ذلك اورده من كتاب آخر استيفاء وتكميلا
کوئی حدیث اس باب کی نہ پائی تو اسکو اور کتاب میں سے پورا اور کامل کرنے کے واسطے لایا ہے

وقال عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صلوة الرغائب
اور کہا ہے کہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الرغائب کی نماز کا ذکر فرمایا

وهي اول ليلة جمعة من رجب فصلى فيما بين المغرب والعشاء اثنتي عشر
اور لیلۃ الرغائب رجب کے اول جمعہ کی شب ہوتی ہے بیچ مغرب اور عشاء کے پڑھے بارہ

ركعة بست تسليمات كل ركعة بفاتحة الكتاب والقدر ثلثا
رکعت چھ سلام سے یعنی دو دو پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحۃ الکتاب اور تین بار انا انزلناہ

وقل هو الله احد ثنتي عشرة مرة فاذا فرغ من صلوته قال اللهم
اور بارہ دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب وہ نماز سے فارغ ہو تو سلام کے بعد اللہم کہے

صل على محمد النبي الامي وعلى اله بعدما يسلم سبعين مرة ثم
درود بھیج محمد نبی امی پر اور اسکی آل پر ستر بار پھر سجدہ کرے ایک

يسجد سجدة ويقول في سجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح
سجدہ کرے اور کہے سجدہ میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ستر

سبعين مرة ثم يرفع راسه ويقول رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم
بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کہے رب اغفر یعنی اے رب بخشدے اور رحم کر اور درگذر کر جو تو جانتا ہے

انك انت العلي الاعظم وفي اخرى الاعز الاكرم سبعين مرة ثم
بیشک تو بڑا بزرگ اعظم ہے اور ایک روایت میں اعز اکرم ہے ستر مرتبہ پڑھے پھر

صلى الله عليه وسلم ما معنى قولك رجب شهر الله قال لانه مخصوص

صلی اللہ علیہ وسلم آپ جو فرماتے ہیں رجب اللہ کا مہینہ ہے اسکے کیا معنی ہیں فرمایا اسواسطے کہ یہ مہینہ مغفرت سے

بالمغفرة الحديث وفيه لا تغفلوا عن اول ليلة الجمعة في رجب

مخصوص ہے آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ہے رجب میں پہلے جمعہ کی رات سے [illegible] جاتا

فانها ليلة تسميها الملائكة الرغائب وفيه ما من احد يصوم يوم

کیونکہ یہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اسکو رغائب کہتے ہیں اور اس میں ہے جو شخص جمعرات کو [illegible]

الخميس في رجب ثم يصلي فيما بين العشاء والعتمة يعني ليلة الجمعة ثنتي عشرة

دن رجب میں روزہ رکھے پھر مغرب اور عشاء کے بیچ میں یعنی شب جمعہ کو بارہ رکعت نفل پڑھے

ويساق الحديث في صفة الصلاة ثم قال وفيه علي بن عبد الله قال

اور باقی حدیث نماز کی صفت میں بیان کی پھر کہا اسکی اسناد میں علی بن عبد اللہ ہے ابن جوزی نے

ابن الجوزي اتهموه به ونسبوه الى الكذب وسمعت شيخنا يقول

کہا ہے کہ اس پر تہمت کی ہے اور اسکو کذب کی طرف نسبت کیا ہے اور میں نے اپنے استاد سے سنا ہے کہ کہتے تھے

رجاله مجهولون فتشت عنهم جميع الكتب فما وجدتهم زاد بل

اسکے راوی مجہول ہیں میں نے انکے حال کی تمام کتابوں میں تلاش کی سو [illegible] نہیں پایا اور زیادہ کیا بلکہ

لعلهم لم يخلقوا وقال الحافظ العراقي في اماليه قد تساهل الحافظ

شاید یہ لوگ پیدا نہیں ہوئے اور حافظ عراقی نے اپنی امالی میں کہا ہے بیشک حافظ ابو الفضل

ابو الفضل محمد بن ناصر السلامي في ايراده هذا الحديث في المجالس

محمد بن ناصر سلامی نے سہل انگاری کی ہے کہ اس حدیث کو [illegible] مجلسوں میں ذکر

الطاهرة ثم اشار الى ابن نصير وقال انه حسن غريب حديث

مجلسوں میں لایا ہے اور [illegible] کہہ دیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

انس مرفوعا من صلى المغرب اول ليلة من رجب ثم صلى بعدها

انس کی حدیث مرفوع جو شخص رجب کی پہلی رات نماز فریضہ مغرب کی پڑھے اور اسکے بعد بیس

عشرين ركعة الحديث واخره وجاز على الصراط كالبرق بغير

رکعت پڑھے آخر حدیث تک اور [illegible] صراط پر سے بجلی کی مانند بے حساب

حساب ولا عذاب رواه الجوزقاني وفيه مجاهيل حديث من

اور بے عذاب گزر جاویگا اسکو جوزقانی نے روایت کیا ہے اور اس میں مجہول راوی ہیں حدیث

به ومنها ما منعه مانع من الاتصال به وما اتصل به سر الا تضاعف

ہے اور بعضے ایسے تھے کہ کوئی مانع متصل ہونے سے روک رہا تھا اور جو اس سے متصل تھا سو دونا نور حسینیہ بڑھ گیا

نوره فتطلبت ينبوع ذلك النور فاذا هو صادر عن الشيخ عبد القادر

تھا سو میں نے اس نور کا چشمہ تلاش کیا تو وہ نور شیخ عبدالقادر سے پیدا ہوا تھا

فاردت الكشف عن حقيقته فاذا هو نور شهوده قابل نور قلبه

پھر میں نے اسکی حقیقت دریافت کرنی چاہی تو وہ انکے شہود کا نور تھا کہ انکے دل کے نور سے مقابل ہو رہا تھا

وتمازج هذان النوران وانعكس ضياؤهما على مرآة حاله واتصلت

اور یہ دونوں نور آپس میں ایک دوسرے کو نور دے رہے تھے اور ان دونوں کی روشنی انکی آئینہ حال پر چمک رہی تھی اور شعاعیں

الاشعة المتقادحات من محل جمعه الى وصف تفرقته فاشرق بها

شعاعیں جمع ہونے کے موقع سے متفرق ہونے کے وصف سے مل رہی تھیں سو اس سے ساری دنیا روشن

الكون ولم يبق ملك نزل الليلة الا اتاه وصافحه واسمه عندهم

ہو رہی تھی اور جو فرشتے اس رات کو نازل ہوتے تھے سب انکے پاس آئے اور مصافحہ کیا اور اس معاملہ کا نام انکے نزدیک

الشاهد والمشهود قالا فاتيناه وقلنا له اصليت الليلة صلوة

شاہد و مشہود ہے وہ دونوں کہتے ہیں پھر ہم انکے پاس آئے اور ہم نے پوچھا کیا تم نے آج رات کو صلوۃ

الرغائب فانشد شعرا اذا نظرت عيني وجوه حبائب ❊ فتلك

الرغائب پڑھی تھی تب انہوں نے یہ شعر پڑھا ہے جسوقت میری آنکھ نے حبیبوں کی صورتیں دیکھیں پس میری نماز

صلوتي في ليالي الرغائب ❊ ووجوه اذا ما اسفرت عن جمالها

لیلۃ الرغائب میں بھی ہے ؛ چہرے ایسے ہیں جب اپنا جمال ظاہر کر دیتے ہیں

اضاءت بها الاكوان من كل جانب ❊ ومن لم يوف الحب ما يستحقه

تو تمام عالم ہر ایک طرف سے روشن ہو جاتا ہے ؛ اور جسنے محبت کو جیسا کہ حق ہے پورا نہیں کیا ؛

فذلك الذي لم يات قط بواجب ❊ وذكر في تنزيه الشريعة في

تو وہ شخص وہ ہی کہ کبھی اسنے کوئی واجب نہیں ادا کیا ؛ اور تنزیہ الشریعۃ میں احادیث

الاحاديث الموضوعة حديث انس بن مالك مرفوعا رجب

موضوعہ میں حدیث انس بن مالک کی جو مرفوع ہے مذکور ہے ؛ رجب

شهر الله شعبان شهري رمضان شهر امتي قيل يا رسول الله

اللہ کا مہینا ہے شعبان میرا مہینا ہے رمضان میری امت کا مہینا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ

يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة من القرآن ويتشهد في كل

کہ پڑھے ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور ایک سورۃ قرآن کی [illegible]

ركعتين ويسلم في آخرهن ثم يقول سبحان الله والحمد لله ولا إله

[illegible]

إلا الله والله أكبر مائة مرة ويستغفر مائة مرة ويصلي على النبي

[illegible]

صلى الله عليه وسلم مائة مرة ويدعو بما شاء من أمر دنياه وآخرته ويصبح صائما

[illegible]

فإن الله يستجيب دعاءه كله إلا أن يدعو في معصية [illegible]

[illegible]

وفيه مقال ان اعلم انه قد اشتهر بين الناس في هذه البلاد ان

[illegible]

مرقد النبي صلى الله عليه وسلم كان [illegible] وعشرين من رجب [illegible]

[illegible]

[illegible] فيه [illegible] من [illegible]

[illegible]

الزيارة النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] هذا القول [illegible]

[illegible]

[illegible] الأول [illegible]

[illegible]

من البعثة ثم اعلموا ان [illegible] كتب [illegible] لا اثبات [illegible]

[illegible]

اشتهر بين العوام من الناس [illegible] عشر من رجب [illegible]

[illegible]

صام یوما من رجب وصلی فیہ اربع رکعات یقرأ فی اول رکعۃ مائۃ
جیسے رجب میں ایک روزہ رکھا اور اس میں چار رکعت نفل پڑھیں کہ اول رکعت میں
مرۃ آیۃ الکرسی وفی الرکعۃ الثانیۃ مائۃ مرۃ قل ھو اللہ احد لم یمت
آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے وہ جب تک کہ
حتی یری مقعدہ من الجنۃ قال ابن الجوزی فیہ مجاھیل ومتروک
اپنی نشستگاہ جنت میں سے نہ دیکھ لے نہیں مریگا ابن الجوزی کہتا ہے اس میں مجہول اور متروک راوی ہیں
حدیث من صلی لیلۃ سبع وعشرین من رجب اثنتی عشرۃ رکعۃ
حدیث جیسے رجب کی ستائیسویں شب میں بارہ رکعات نفل پڑھیں
یقرأ فی کل رکعۃ منہا بفاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغ من صلوتہ
کہ ہر ایک رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورہ پڑھے اور جب نماز سے فارغ
قرأ فاتحۃ الکتاب سبع مرات وھو جالس ثم یقول سبحان اللہ
تو بیٹھے ہوئے سات بار فاتحۃ الکتاب پڑھے پھر چار بار یہ پڑھے
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
سبحان اللہ آخر تک ...
العلی العظیم اربع مرات ثم اصبح صائما حط اللہ عنہ ذنوب ستین
العلی العظیم چار بار پھر صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالی اس شخص سے ساٹھ برس کے گناہ دور
سنۃ وھی اللیلۃ التی بعث اللہ فیہا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث
کر دیگا اور یہ وہ رات ہے جس میں اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کیا اس حدیث کو
عزاہ ابن حجر الی موضوعات ابن الجوزی ولا یوجد فیہا فلعلہ
ابن حجر نے ابن الجوزی کے موضوعات کی طرف نسبت کیا ہے اور ان موضوعات میں نہیں پائی جاتی
فی بعض النسخ دون بعض وقال الحافظ ابن حجر وروینا من
شاید کسی نسخہ میں ہو کسی میں نہ ہو اور حافظ ابن حجر کہتا ہے اور روایت کی ہم نے انس کی
حدیث انس مرفوعا ان فی رجب لیلۃ یکتب للعامل فیہا حسنات
حدیث کی مرفوعا روایت کی ہے کہ رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں عمل کرنے والے کے واسطے سو برس کی
مائۃ سنۃ وذلک لثلث بقین من رجب فمن صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ
نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ رات رجب کی ستائیسویں رات ہے سو جو کوئی بارہ رکعت پڑھے

التي تذبح للأصنام والمراد ههنا المعنى الأول

شهر شعبان

قال القاموس شعبان شهر معروف والجمع شعبانات وشعابين

من تشعب تفرق وكان شعب وفي الحديث انما سمي شعبان لانه

يتشعب فيه خير كثير للصائم فيه حتى يدخل الجنة رواه

الرافعي في تاريخه عن انس والكلام في هذه الرسالة على

ثلث مقالات المقالة الأولى فيما ورد في فضل شهر

شعبان والصيام فيه مطلقا من غير تخصيص بليلة النصف منه

احاديث الكتب الستة شعبان بين رجب وشهر رمضان

يغفل الناس عنه يرفع فيه اعمال العباد فاحب ان لا يرفع

عملي الا وانا صائم رواه البيهقي في شعب الايمان عن اسامة

شعبان شهري ورمضان شهر الله رواه الديلمي في فردوس

شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ کا مہینا ہے اسکو دیلمی نے فردوس

الاخبار عن عائشة رضي الله عنها وعن انس قال كان رسول

الاخبار میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور انس سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول

والصوم والصلوة وتسمية بيوم الاستفتاح وتسمية بحرم روزة والله اعلم

اور نماز میں تجھ ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اس تاریخ کو یوم الاستفتاح اور حرم روزہ بھی کہتے ہیں واللہ اعلم

ومما كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ على قول الجمهور العتيرة بفتح العين المهملة

اور وہ جو ابتداء اسلام میں جاری تھا پھر جمہور کے قول پر منسوخ ہو گیا عتیرہ ہے عین مہملہ کے زبر

وكسر التاء الفوقانية على وزن الكريمة والعتيرة شاة تذبح في شهر رجب

اور تاء دو نقطہ فوقانی کے کسرہ سے کریمہ کے وزن پر اور عتیرہ بکری ہوتی ہے جو ماہ رجب میں ذبح کرتے تھے

وكان في صدر الاسلام ثم نسخ ونقل الطيبي ان ابن سيرين كان يذبح العتيرة

اور یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور طیبی نقل کرتا ہے کہ ابن سیرین ماہ رجب میں عتیرہ ذبح کیا

في شهر رجب وهذا يشعر بان المنسوخ وجوبها والله اعلم واخرج البخاري

کرتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وجوب منسوخ ہو گیا ہے واللہ اعلم اور بخاری اور مسلم

ومسلم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا

نقل کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا نہ فرع ہے اور نہ

عتيرة قال الراوي الفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه

عتیرہ ہے راوی کہتا ہے کہ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جو ان کے ہاں پیدا ہوتا تھا وہ اس کو اپنے بتوں کے نام پر

لطواغيتهم والعتيرة في رجب وفي حديث الترمذي وابي داود

ذبح کیا کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں ذبح کرتے تھے اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور

والنسائي وابن ماجة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة

ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں تھے

فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل اهل بيت في كل عام

آپ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے اے لوگو ہر ایک اہل بیت پر ہر سال

اضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية

قربانی اور عتیرہ لازم ہے تم جانتے بھی ہو عتیرہ کیا ہوتا ہے عتیرہ وہی ہے جس کو تم رجبیہ کہتے ہو

قال الترمذي وهذا حديث غريب ضعيف الاسناد وقال

ترمذی کہتا ہے اور یہ حدیث غریب ہے اسناد میں ضعیف ہے اور ابوداؤد

ابو داود والعتيرة منسوخة وقد جاءت العتيرة بمعنى الذبيحة

کہتا ہے عتیرہ منسوخ ہے اور کبھی عتیرہ اس ذبیحہ کو بھی کہتے ہیں

الترمذي وابو داود والنسائي ايضا قالت كان رسول الله صلى الله

نقل کی ہے اور ابو داود اور نسائی نے بھی وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وكان يصوم

روزے رکھے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے چلے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ روزہ نہیں رکھیں گے اور رکھا کرتے تھے روزہ

شعبان او عامة شعبان وفي رواية اخرى له كان رسول الله

اور تمام شعبان میں یا اکثر شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے اور انکی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان الا قليلا وفي اخرى كان يصوم

علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر کچھ کم یعنی تھوڑا افطار کرتے تھے اور دوسری میں ہے کہ تمام شعبان کے

شعبان كله وفي رواية البخاري ومسلم قالت لم يكن النبي صلى الله

روزے رکھا کرتے تھے اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہتی ہیں کہ نہ تھے نبی صلی اللہ

عليه وسلم يصوم شهرا اكثر من شعبان فانه كان يصوم شعبان

علیہ وسلم کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھا کرتے کیونکہ شعبان کے سارے روزے

كله وكان يقول خذوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى

رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ عمل اتنا کرو جتنی طاقت ہو کیونکہ اللہ نہیں تھکتا یہاں تک کہ

تملوا الحديث وعن ابي هريرة نحوه وقال ابو داود وزاد ابو هريرة

تم تھک جاؤ آخر حدیث تک اور ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے اور ابو داود نے کہا اور ابو ہریرہ نے زیادہ کیا ہے

كان يصومه الا قليلا بل كان يصومه كله وعن ام سلمة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله

شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر تھوڑا بلکہ تمام رکھتے تھے اور ام سلمہ سے روایت ہے کہتی ہیں نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان اخرجه

کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے لگاتار مگر شعبان اور رمضان کو

الترمذي وعند ابي داود لم يكن يصوم من السنة شهرا تاما الا

نقل کیا ہے اور ابو داود کے ہاں ہے کہ سال بھر میں کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھتے تھے مگر

شعبان كان يصله برمضان واخرج النسائي الروايتين وله

شعبان کے کہ اسکو رمضان سے ملا دیتے تھے اور نسائی نے دونوں روایتیں نقل کی ہیں اور اسکی

في اخرى ما رأيته يصوم شهرين متتابعين الا انه كان يصل شعبان

ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ دو مہینے لگاتار روزے رکھتے ہوں مگر یہ کہ شعبان کو رمضان سے

الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب
صلے اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ کہا کرتے الٰہی برکت دے واسطے رجب اور شعبان میں
وشعبان وبلّغنا رمضان رواه ابن عساكر وابن النجار وعن عائشة
برکت دے اور ہمکو رمضان میں پہنچا دے اسکو ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا
رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى
سے روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھے جاتے یہانتک کہ
نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رأيت رسول الله
ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہیں کرینگے اور کبھی افطار کرتے جاتے یہانتک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہیں رکھینگے اور نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر قط الا رمضان وما رأيته
علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ بجز رمضان کے کسی مہینے کے روزے پورے رکھے ہوں اور نہیں دیکھا حضرت کو
في شهر اكثر منه صياما في شهر شعبان وفي رواية عن ابي سلمة
کہ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھے ہوں اور ایک روایت میں ابو سلمہ سے روایت ہے
قال سألت عائشة عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
کہتا ہے کہ پوچھا عائشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا حال پوچھا سو انھوں نے کہا
كان يصوم شعبان الا قليلا اخرج الاول البخاري ومسلم والموطا
کہ شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر تھوڑا کم یعنی افطار کرتے تھے پہلی روایت بخاری اور مسلم اور موطا اور ابو داؤد
وابو داود واخرج الثانية مسلم والنسائي وفي رواية الترمذي
نے نقل کی ہے اور دوسری روایت مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت میں ہے
قال ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في شهر اكثر صياما منه في شعبان
کہتا ہے نہیں دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے
كان يصومه الا قليلا بل كان يصومه كله وفي اخرى لابي داود
روزے رکھتے تھے مگر کچھ کم یعنی چھوڑتے تھے بلکہ سارے مہینے کے روزے رکھتے تھے اور ابو داؤد کی ایک روایت
قالت كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصوم
کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو روزے رکھنے کے واسطے محبوب تر مہینہ شعبان تھا پھر روزے
شعبان ثم يصله برمضان واخرج النسائي ايضا رواية
رکھتے رکھتے اسکو رمضان سے ملا دیتے تھے اور نسائی نے بھی ترمذی کی روایت

بن نجویه وعنها قالت لم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شهر

روایت کیا ہے اور عائشہ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں

اکثر صیاما منه فی شعبان لانه تنسخ ارواح الاحیاء فی الاموات

شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے کیونکہ زندوں کی روحیں مردوں میں [illegible]

حتی ان الرجل یتزوج وقد رفع اسمه فیمن یموت وان الرجل

یہاں تک کہ ایک آدمی [illegible] اور اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہے اور کوئی شخص

لیحج وقد رفع اسمه فیمن یموت وعنها ان النبی صلی الله علیه وسلم

حج کرتا ہے [illegible] اور عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کان یصوم شعبان کله فسالته قال ان الله یکتب فیه کل نفس

تمام شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

میتة تلك السنة فاحب ان یاتینی اجلی وانا صائم [illegible]

[illegible]

[illegible] کتابة اجله [illegible] کتابة اجله اذا کانت

[illegible]

فی رمضان [illegible]

[illegible]

[illegible] قال الشیخ الامام ابو الحسن

[illegible]

[illegible] عنها قالت کان رسول الله

[illegible]

صلی الله علیه وسلم یصوم شعبان کله حتی یصله برمضان

[illegible]

ولم یکن یصوم شهرا تاما الا شعبان فقلت یا رسول الله ان

[illegible]

شعبان لمن احب الشهور الیك [illegible] قال یا عائشة انه لیس [illegible]

[illegible]

To: www.al-mostafa.com

برمضان وعن اسامة قال قلت يا رسول الله لم ارك تصوم من شهر من
ملا دیتے تھے اور اسامہ سے روایت ہے کہتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو مہینوں میں سے کسی مہینہ میں

الشهور ما تصوم من شعبان قال ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب
نہیں دیکھتا کہ اتنے روزے رکھتے ہوں جتنے شعبان میں فرمایا یہ مہینہ ہے کہ اس سے لوگ غافل ہیں رجب اور

ورمضان وهو شهر يرفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان
رمضان کے بیچ میں اور یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العالمین کے ہاں پیش ہوتے ہیں پس میں چاہتا ہوں کہ

يرفع عملي وانا صائم اخرجه النسائي احاديث من غيرها من الكتب
میرا عمل ایسے وقت پیش ہو کہ میں روزہ سے ہوں اس کو نسائی نے نقل کیا ہے حدیثیں اور کتابوں کی سوائے صحاح ستہ کے

وفيه احاديث جامع الكبير واحاديث ذكرها الشيخ الامام العارف
اور اس میں حدیثیں جامع الکبیر کی ہیں اور وہ حدیثیں جو شیخ امام عارف باللہ

(۱۷) بالله ابو الحسن البكري رحمة الله عليه شعبان بين رجب وشهر
ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیں ہیں ماہ شعبان جو رجب اور ماہ رمضان

رمضان يغفل الناس عنه يرفع فيه اعمال العباد فاحب ان لا يرفع
کے بیچ میں ہے جس سے لوگ غفلت کرتے ہیں اس مہینہ میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں سو میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا عمل

عملي الا وانا صائم رواه البيهقي في شعب الايمان عن عطاء بن يسار
ایسے حال میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے عطاء بن یسار سے

قال لم يكن رسول الله عليه الصلوة والسلام في شهر اكثر صياما منه
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے

في شعبان وذلك انه ينسخ فيه آجال من يموت في السنة عن اسامة
نہیں رکھتے تھے اور یہ اس لئے کہ اس مہینہ میں اس سال کے مرنے والوں کی اجلیں لکھی جاتی ہیں اسامہ سے روایت ہے

شعبان شهري ورمضان شهر الله رواه الديلمي في مسند الفردوس
شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے

عن عائشة ان امرأة ذكرت لها انها تصوم رجب فقالت ان كنت ۱۹
عائشہ سے روایت ہے کہ کسی عورت نے ان سے ذکر کیا کہ میں رجب میں روزے رکھا کرتی ہوں عائشہ نے کہا کہ اگر تو

صائمة شهرا لا محالة فعليك بشعبان فانه فيه الفضل رواه
کسی مہینہ میں لامحالہ روزے رکھا چاہتی ہے تو چاہیئے کہ شعبان کو لازم کر لے کیونکہ اس میں فضیلت ہے اسکو ابن زنجویہ نے

المقالة الثانية فيما ورد في فضل ليلة النصف من شعبان وفي صوم نهاره

دوسرا مقالہ ان احادیث میں جو خاص شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت میں آئی ہیں اور اسکے دن کے روزہ میں

عن عكرمة في قول الله سبحانه فيها يفرق كل امر حكيم قال في ليلة النصف من

روایت ہے عکرمہ سے اس آیت کی تفسیر میں جس میں بیان کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا جدا کیا جاتا ہے کہ وہ پندرھویں شب میں

شعبان يبرم امر السنة وينسخ الاحياء ويكتب الحاج فلا يزاد فيهم احد

شعبان کی سال بھر کا کام طے کیا جاتا ہے اور زندوں کی فہرست لکھی جاتی ہے اور حاجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں پھر نہ کوئی زیادہ ہوتا ہے

ولا ينقص منهم احد رواه ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم وذهب اكثر اهل العلم

اور نہ کوئی کم ہوتا ہے روایت کیا اس کو ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے اور گئے ہیں اکثر علماء

الى ان ذلك يكون في ليلة القدر والابتداء فيه يكون من

کہ یہ کتابت لیلۃ القدر میں ہوتی ہے اور اسکا ابتدا شروع پندرھویں

ليلة النصف من شعبان وعن القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق

پندرھویں شب شعبان سے ہوتا ہے اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے روایت ہے

عن ابيه او عن عمه عن جده ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله

وہ اپنے باپ یا چچا عبد الرحمن سے وہ اپنے دادا ابو بکر صدیق سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال ينزل الله تعالى الى السماء الدنيا ليلة النصف

سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے پندرھویں شب کو

من شعبان فيغفر لكل شيء الا رجل مشرك او في قلبه شحناء

شعبان کی پس بخش دیتا ہے ہر شخص کو مگر وہ شخص جو مشرک ہو یا جسکے دل میں کینہ ہو

رواه البيهقي وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان

اسکو بیہقی نے روایت کیا اور علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب

ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان

شعبان کی پندرھویں شب آوے تو اس رات کو عبادت کرو اور اس دن روزہ رکھو کیونکہ

الله ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول

اللہ تعالیٰ اس رات آفتاب غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر کہتا ہے

الا من مستغفر فاغفر له الا من مسترزق فارزقه الا من

کوئی مغفرت مانگنے والا ہے کہ اسکو بخشوں کوئی رزق کا طالب ہے کہ اسکو رزق دوں کوئی

في سنة الا كتب اجلها في شعبان فاحب ان يكتب اجلي وانا في عبادة
نہیں ہوتی مگر اسکی اجل شعبان میں لکھی جاتی ہے سو مجھکو یہہ محبوب ہے کہ میری اجل ایسے حال میں لکھی جاوے کہ میں اپنے رب کی
ربي وعمل صالح وعنها ايضا قال النبي صلى الله عليه وسلم انه يكتب فيه
عبادت اور عمل صالح میں مشغول ہوں اور یہہ بھی انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال یہہ ہے کہ اس میں یعنی
يعني شعبان لملك الموت من يقبض فاحب ان لا ينسخ اسمي الا وانا
شعبان میں ملک الموت کے واسطے جو کوئی مرنیوالا ہوتا ہے سو لکھدیا جاتا ہے پس مجھکو یہہ محبوب ہے کہ میرا نام نہ لکھا جاوے مگر اس حال میں کہ میں
صائم وقد روي عن عائشة رض ان النسخ يكون في ليلة النصف
روزہ دار ہوں اور بیشک عائشہ رض سے روایت ہے کہ لکھنا تو پندرھویں شب کو ہوتا ہے
وليس الليل محل الصوم فالمعنى ان الله يعبد بركة الصوم على
اور رات کے وقت روزہ نہیں ہوا کرتا تو اب یہہ معنی ہیں کہ اللہ تعالی روزہ کی برکت
وقت الكتابة من الليل ويحتمل ان يكون الكتابة نهارا وتسليم
رات کو کتابت کے وقت　پہنچا تا ہے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ کتابت دن کو ہوتی ہو　اور فرشتہ کو
الصحيفة للملك ليلا كما جاء في حديث اخر رواه ابن ابي الدنيا
فرد کی سپردگی رات کے وقت ہوتی ہو چنانچہ ایک اور حدیث میں آیا ہے اسکو ابن ابی الدنیا نے
عن عطاء بن يسار قال اذا كان ليلة النصف من شعبان رفع الى
عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہتا ہے جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو
ملك الموت صحيفة فقال اقبض من في هذه الصحيفة فان
فرد ملک الموت کو ملجاتی ہے پس کہا جاتا ہے انکی جان جو اس فرد میں ہے قبض کرونگا پس بیشک
العبد ليغرس الغراس وينكح الازواج ويبني البنيان وان اسمه
وہ شخص تو باغ لگاتا ہے اور بیبیاں کرتا ہے اور محل چنواتا ہے اور اسکا نام
قد نسخ في الموتى وروى الديلمي عن ابي هريرة تقطع الاجال
مردوں میں داخل ہو چکتا ہے اور دیلمی ابوہریرہ سے روایت کرتا ہے کہ شعبان سے اگلے
من شعبان الى شعبان حتى ان الرجل لينكح ويولد له وقد
شعبان تک اجلیں منقطع ہوتی ہیں یہاں تک کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اسکے اولاد ہوتی ہے اور
خرج اسمه في الموتى وروى عن عثمان بن المغيرة بن الاخنس قال
اسکا نام مردوں میں نکل چکتا ہے اور عثمان بن مغیرہ بن الاخنس سے روایت ہے

والعرفة الطلوع الفجر او دعا غفر من دعا في هذه الليلة واستغفر له فيها وفيه

اور عرفہ طلوع فجر تک ... بخش دیا جائے گا جو اس رات میں دعا مانگے اور استغفار کرے ...

ان ليلة النصف من شعبان معروفة بالفضل في غير هذه الامة ايضا حديث ان الله

کہ شعبان کی پندرھویں شب اور امتوں میں بھی فضیلت میں مشہور ہے حدیث ہے بیشک اللہ

تعالى ليطلع في ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن

تعالی شعبان کی پندرھویں شب کو ظہور فرماتا ہے پھر تمام مخلوقات کو بخشدیتا ہے مگر مشرک یا کینہ ور کے

رواه ابن ماجه عن ابي موسى ما من ليلة بعد ليلة القدر افضل من ليلة النصف

اسکو ابن ماجہ نے ابو موسی سے روایت کیا لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات نہیں ان کی پندرھویں شب سے

من شعبان ينزل الله فيها الى السماء الدنيا فيغفر لعباده كلهم الا لمشرك او مشاحن

افضل ... اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر تمام بندوں کو بخشدیتا ہے مگر مشرک یا کینہ ور

او قاطع رحم رواه سعيد بن منصور عن عطاء بن يسار ان الله يطلع ليلة النصف

قاطع رحم کے اسکو سعید بن منصور نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے اللہ تعالی شعبان کی پندرھویں شب میں

من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه البيهقي عن معاذ بن

ظہور فرماتا ہے پھر تمام مخلوقات کو بخشدیتا ہے مگر مشرک اور کینہ ور کے اسکو بیہقی نے معاذ بن جبل سے

جبل وفي ليلة النصف من شعبان يوحي الله الى ملك الموت بقبض كل نفس يريد

روایت کیا ہے شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ تعالی ملک الموت کو الہام کرتا ہے ہر اس شخص کی روح کے

قبضها في تلك السنة رواه الدينوري في المجالسة عن راشد بن سعد مرسلا

قبض کرنے کا ... اسکو دینوری نے مجالسہ میں راشد بن سعد سے مرسلا روایت کیا ہے

يفتح الله الخير في اربع ليال ليلة الاضحى والفطر وليلة النصف من شعبان

اللہ تعالی چار راتوں میں خیر و برکت کو کھول دیتا ہے عید اضحی اور عید فطر کی شب اور شعبان کی پندرھویں شب کو

ينسخ فيه الاجال والارزاق ويكتب فيها الحاج وفي ليلة عرفة

... اجلیں اور رزق لکھی جاتی ہیں اور حاجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور عرفہ کی شب ...

الى الاذان اتاني جبريل فقال هذه ليلة النصف من شعبان ولله فيه

اذان کے وقت تک ... میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا یہ شب شعبان کی پندرھویں ہے اور اللہ ...

عتقاء من النار بعدد شعر غنم كلب رواه البيهقي وعن عائشة قالت

دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں بمقدار ... بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اور عائشہ سے ...

مبتلی فاعافیه الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر رواه ابن ماجة والبیهقی
مصیبت زدہ ہے کہ اس کو عافیت دوں کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے

قال العبد الضعیف نزول الله تعالی الی السماء الدنیا یکون فی
بندہ ضعیف کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا نزول آسمان دنیا کی طرف ہوتا ہے

کل لیلة لکن یختص ذلک بالثلث الاخیر وفی لیلة النصف
ہر شب میں ہوتا ہے لیکن یہ نزول پچھلے پہر سے خاص ہے اور شب برات میں

من شعبان یکون من غروب الشمس الی الفجر ولا یختص ذلک
شب کو سارے رات آفتاب غروب ہونے کے وقت سے صبح تک ہوتا ہے اور اس شب میں

فی الثلث الاخیر وهذا من فضل هذه اللیلة وفی حدیث
نزول پچھلے پہر پر منحصر نہیں ہے یہ اسی رات کی فضیلت ہے اور حدیث میں ہے

ان الله اعد للعبادة فی هذه اللیلة حظا عظیما لم یعلم ابه
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے اس رات میں بڑی عطا تیار کی ہے جس کا ان کو علم نہیں دیا

لقوله صلی الله علیه وسلم الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر کذا قالوا
اس حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے کہ کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے علماء نے یہی کہا ہے

وعن نوفل البکالی ان علیا خرج لیلة النصف من شعبان
اور نوفل بکالی سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ شعبان کی پندرھویں شب کو باہر آئے

فاکثر الخروج فیها ینظر الی السماء الدنیا فقال ان داود خرج
سو اس شب میں اکثر باہر آتے رہے آسمان دنیا کی طرف دیکھتے تھے پھر فرمایا داؤد علیہ السلام ایک شب کو

لیلة فی مثل هذه الساعة فنظر الی السماء فقال ان هذه الساعة
ایسی ہی ساعت میں باہر آئے پھر آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا یہ ایسی ساعت ہے کہ

ما دعا الله فیها احد الا اجابه ولا استغفر احد فی هذه
کسی نے اس ساعت میں اللہ سے دعا نہیں مانگی مگر قبول ہوئی اور نہ کسی نے اس شب میں مغفرت

اللیلة الا غفر له ما لم یکن عشارا او ساحرا او کاهنا او عریفا
مانگی مگر بخشا گیا جب تک کہ وہ شخص عشار یا جادوگر یا کاہن یا عریف نہ ہو

او شرطیا او جابیا او صاحب کوبة او عرطبة قال نوفل الکوبة
یا جلاد یا مال جمع کرنے والا یا باجے والا یا طنبور نوفل کہتا ہے کوبہ

زانية بفرجها او مشرك رواه البيهقي عن عثمان بن العاص وروي عن كعب ان
زانیہ عورت کے یا مشرک کے اسکو بیہقی نے عثمان بن العاص سے روایت کیا ہے اور کعب سے روایت ہے کہ

الله تعالى يبعث جبرئيل الى الجنة ليلة النصف من شعبان ليامرها ان تتزين
اللہ تعالی شعبان کی پندرھویں شب کو جبرئیل کو جنت کی طرف بھیجتا ہے تاکہ اسکو حکم کرے کہ آراستہ ہو

ويقول ان الله قد اعتق في ليلتك هذه عدد نجوم السماء وعدد ايام الدنيا و
اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالی نے اس شب میں آسمان کے ستاروں کی گنتی اور دنیا کے دن اور رات

لياليها وعدد ورق الشجر وزنة الجبال وعدد الرمال وعن عطاء بن يسار
کی گنتی اور درختوں کے پتوں کی گنتی اور پہاڑوں کے وزن کے برابر اور ریت کی گنتی کے برابر آزاد کئے ہیں اور عطاء بن یسار سے

اذا كان اول ليلة من شعبان نسخ لملك الموت كل من يقبض روحه في تلك
جب شعبان کی پہلی شب ہوتی ہے ملک الموت کے واسطے ان لوگوں کی فہرست جو اس سال میں مرنے والے ہیں

السنة الى مثلها من العام المقبل وان الرجل لينكح النساء ويولد له ويبنى
سال آئندہ تک لکھی جاتی ہے اور بیشک بعضا شخص عورتوں سے نکاح کرتا ہے اور اسکے اولاد ہوتی ہے اور مکان

ويغرس ويظلم ويفجر وماله اسم في الاحياء رواه ابن زنجويه ثم بعض
اور باغ لگاتا ہے اور ظلم کرتا ہے اور فجور کرتا ہے حالانکہ اسکا نام زندوں میں نہیں ہوتا اسکو ابن زنجویہ نے روایت کیا ہے بعض الفاظ کی

الالفاظ في القاموس الشحناء والشحنة بالكسر العداوة وشاحنه
تفسیر قاموس میں ہے شحناء اور شحنہ شین کے کسرہ سے دشمنی شاحنہ

باغضه والمشاحن المذكور في الحديث صاحب البدعة التارك الجماعة انتهى
بغض رکھنے والا اور مشاحن جو حدیث میں آیا ہے بدعتی جماعت کا تارک ہے انتہی

وفي النهاية يغفر الله لكل عبد ما خلا مشركا او مشاحنا اي معاديا والشحناء
اور نہایہ میں ہے کہ اللہ تعالی ہر ایک بندہ کو بخشتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن کے یعنی عداوت کرنیوالے اور شحناء

العداوة قال الاوزاعي اراد بالمشاحن ههنا صاحب بدعة مفارق الجماعة
عداوت ہے اوزاعی کہتا ہے مشاحن سے اس جگہ بدعتی جماعت سے الگ ہونیوالا مراد ہے

وقال الطيبي الشحناء العداوة والغل والحقد ولعل المراد ما يقع بين
اور طیبی کہتا ہے شحناء عداوت ہے اور کینہ اور انتقام کی ... شاید کہ مراد وہ ہے کہ

المسلمين من النفس الامارة لا للدين كانه يشحن قلبه بغضا له وفي نظم
مسلمانوں میں جو نفس امارہ کی طرف سے بدون ارشتے دین کے رنج ہو جاتا ہے گویا کہ اپنے دل کو اسکے بغض سے بھر دیتا ہے اور نظم

النبی صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقیع رافع راسه الی
بیٹھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا سو میں آپ کی تلاش کو نکلی پس یکایک دیکھا ہوں کہ بقیع میں ہیں آسمان کیطرف سر
السماء فقال یا عایشة اکنت تخافین ان یحیف الله علیک ورسوله قلت وما لی
اٹھائے ہیں پس فرمایا اے عائشہ کیا تجھکو یہ خوف ہوا کہ اللہ اور رسول اس کا تجھ پر تعدی کرے گا میں نے عرض کیا مجھکو یہ تو خوف
من ذلک ولکنی ظننت انک اتیت بعض نساءک فقال ان الله عز وجل ینزل لیلة
نہیں ہے پر میں نے یہ گمان کیا کہ آپ کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے پھر فرمایا بیشک اللہ عز وجل شعبان کی
النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب رواه
پندرھویں شب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پس کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی سے زیادہ بخشدیتا ہے
ابن ابی شیبة والترمذی وابن ماجة والبیهقی قال فی جامع الاصول وزاد
ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے جامع الاصول میں کہا ہے اور رزین نے
رزین ممن استحق النار ولیس فیه حدیث فی الباب الا هذا وجاء نحوه بطرق
اتنا زیادہ کیا ہے ان لوگوں میں سے جو دوزخ کے مستحق ہوں اور نہیں ہے اس حدیث کے سوا اس باب کی کوئی حدیث اور اسی مضمون کی
متعددة اذا کان لیلة النصف من شعبان اطلع الله تعالی الی الخلق فیغفر
آئے ہیں جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالی اپنی خلق کیطرف توجہ فرماتا ہے پھر مومنین اور
للمومنین والمومنات ویملی للکافرین ویدع اهل الحقد بحقدهم حتی یدعوه
مومنات کو بخشدیتا ہے اور کفار کے حق میں تاخیر فرماتا ہے اور کینہ والوں کو ان کی کینہ کی نحوست میں چھوڑ دیتا ہے یہانتک کہ
رواه البیهقی وابن قانع عن ابی ثعلبة الخشنی لا ینظر الله فیها یعنی فی لیلة
اسکو بیہقی اور ابن قانع ابو ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالی اس شب یعنی شعبان کی
النصف من شعبان الی مشرک ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل
پندرھویں شب مشرک کیطرف نہیں دیکھتا اور نہ کینہ والے کیطرف اور نہ قاطع رحم کیطرف اور نہ ازار ٹخنوں سے نیچا لٹکانے والے
ولا الی عاق لوالدیه ولا الی مدمن خمر رواه البیهقی فی شعب الایمان وضعفه
اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانے والے کیطرف اور نہ دائم الخمر کیطرف دیکھتا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ضعیف کہا ہے
عن عایشة اذا کانت لیلة النصف من شعبان نادی مناد هل من
عائشہ سے روایت ہے جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو ندا دینے والا پکارتا ہے کہ کوئی
مستغفر فاغفر له هل من سائل فاعطیه فلا یسال احد شیئا الا اعطی
مغفرت کا طالب ہے کہ میں اسکو بخشدوں کوئی سوال کرنے والا ہے کہ میں اسکو عطا کروں پھر کوئی چیز کا مانگنے والا نہیں ہوتا مگر عطا کیا جاتا ہے

كوائن في المستقبل والشرطة بالضم واحد الشرط كصرد وهم طائفة من

[illegible]

أعوان الولاة وهو شرطي كتركي وجهني سموا بذلك لأنهم أعلموا أنفسهم

[illegible]

بعلامات يعرفون بها كذا في القاموس وفي النهاية نخبة أصحاب الملك

[illegible]

يقدمهم على غيرهم من جنده وقيل هم الشرط والنسبة شرطي كذا في

[illegible]

النهاية وقال الكرماني صاحب الشرط بضم شين وفتح راء جمع الشرط

[illegible]

وهم أول الجيش من يتقدم بين يدي الأمير لتنفيذ أوامره انتهى والمراد

[illegible]

بالشرطي هنا نائب الظلمة وهو من أعوانهم والجابي من الجباية بالكسر وهو

[illegible]

استخراج المال من مظانها كذا قال النووي وفي القاموس جبى الخراج

[illegible]

كرمى ورعى جباية وجباوة انتهى فالمراد بالجابي الساعي عند السلطان

[illegible]

والأولى بالأموال المحرمة الكوبة بالضم هي النرد والطبل والبربط

[illegible]

أقول ذكرها الجزري في النهاية في حديث إن الله حرم الخمر والكوبة و

[illegible]

أمرنا بكسر الكوبة وفي شرح جامع الأصول هو طبل صغير مخصر والمراد

[illegible]

والعرطبة العود أو الطنبور أو الطبل وطبل الحبشة كذا في القاموس

[illegible]

[illegible]

عين النهر حين تشحنت السفينة ملأتها وفي القاموس عشر أخذ واحدا من عشرة
عین النہر جس وقت کہ تحنت السفینۃ یعنی جیسے کشتی کو پُر کر دیا اور قاموس میں ہے عشر یعنی دس میں سے ایک لے لیا

وعشرهم أخذ عشر أموالهم والعشار قابضه وقال في النهاية عشرت ماله وعشرته
اور عشرہم یعنی انکے مال میں سے دسواں حصہ لے لیا اور عشار اسکا لینے والا اور نہایہ میں کہا ہے کہ عشرت مالہ اور عشرتہ

فأنا عاشر ومعشر وعشار إذا أخذت عشره وفي الحديث ان لقيتم عاشرا
فانا عاشر اور معشر اور عشار جب بولتے ہیں کہ تو اسکا دسواں حصہ لے چکے اور حدیث میں ہے اگر تم عاشر کو پاؤ تو

فاقتلوه اي ان وجدتم من يأخذ العشر على عادة الجاهلية مقيما على دينه
اسکو مار ڈالو یعنی اگر تم ایسے کو پاؤ جو دسواں حصہ کفار جاہلیت کی عادت پر اپنے دین پر قائم رہ کر لیوے

فاقتلوه لكفره أو لاستحلاله له ان كان مسلما وأخذه مستحلا له تاركا لفرض
پس اسکو کفر کے سبب سے مار ڈالو یا اس سبب کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اگر وہ مسلمان ہو اور حلال سمجھ کر لیوے اور حکم کو ترک

الله وهو ربع العشر فأما من يأخذه على ما فرضه الله فكيف وقد عشر جماعة للنبي صلى الله
کرکے کہ وہ چالیسواں حصہ ہے لیکن جو شخص کہ حکم کے موافق لیتا ہے اسکو کب قتل کر سکتے ہو حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم وللخلفاء بعده وتسمى عاشرا لاضافة ما يأخذه إلى العشر كربع العشر
کے واسطے اور انکے بعد خلفاء کے واسطے عشر لیا گیا ہے اور عاشر اسواسطے نام ہو گیا جو مال کہ لیتا ہے اسکو عشر کیطرف نسبت ہے جیسے ربع العشر

ونصف كيف وهو يأخذ العشر جميعه فيما سقته السماء وعشر اموال
یا نصف عشر کیونکہ حالانکہ وہ پورا عشر انہیں سے لیتا ہے جو کھیت کہ آسمان کا سیراب کیا ہوا اور ذمیوں کے

أهل الذمة في التجارات انتهى وقال الطيبي لا للساحر والعشار استثنيا
سوداگری مال کا عشر لیتا ہے انتہی اور طیبی کہتا ہے بجز جادوگر اور عشار کے یہ دونوں

تشديدا عليهما وانهما كالآيسين من رحمته والعريف هو العارف
تشدد کے واسطے مستثنیٰ ہوئے ہیں اور گویا یہ دونوں اسکی رحمت سے مایوس ہیں اور عریف عارف ہی ہوتا ہے

والمراد هنا المنجم والذي يدعي علم الغيب وفي الحديث من اتى عرافا
اور یہاں منجم مراد ہے یا وہ شخص جو غیب دانی کا دعویٰ کرے اور حدیث میں ہے جو شخص عراف یا کاہن

أو كاهنا كذا في النهاية وقال الطيبي هو قسم من الكهان يستدل على
کے پاس جاوے یہ نہایہ میں ہے اور طیبی کہتا ہے کہ عراف کاہن کی ایک قسم ہے جو چوری کی گئی ہوئی

معرفة المسروق والضالة بكلام أو فعل أو حالة والكاهن مخبر عن
اور گم ہوئی چیز کی پہچان پر کلام سے یا فعل سے یا حال سے استدلال کیا کرتا ہے اور کاہن وہ ہے جو مستقبل کی

جرہ لغير الخيلاء وقال الامام ابو جعفر محمد بن جرير الطبري وغيره وذكر

کھینچنا بسبب تکبر تھا اور امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری وغیرہ کہتے ہیں اور ذکر

اسبال الازار وحده لانه كان عامة لباسهم وحكم غيره من القميص وغيره

صرف ازار کے اسبال کا وہ اسلیے ہے کہ عام لباس انکا یہی تھا اور قمیص وغیرہ کا حکم بھی اسی کا سا

حكمه قلت قد جاء ذلك مبينا ومنصوصا عليه من كلام رسول الله صلعم

حکم ہے میں کہتا ہوں یہ مضمون کھلا اور منصوص آیا رسول اللہ صلعم کے کلام میں یعنی پایا جاتا ہے

من رواية سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قال الاسبال في الازار والقميص والعمامة من جر شيئا خيلاء لم ينظر الله تعالى اليه

فرمایا اسبال ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے جو کوئی کچھ کھینچے تکبر سے نہ دیکھے گا اللہ تعالی اسکی طرف قیامت کے

يوم القيامة رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة باسناد حسن انتهى كلام النووي قلت

دن روایت کیا اسکو ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے حسن اسناد سے تمام ہوا کلام نووی کا میں کہتا

وقد ورد في اكثر طرق الحديث الذي نحن فيه المسبل مطلقا وفي بعضها المسبل ازاره

اور حدیث کے اکثر طرق میں جن میں ہم بحث کر رہے ہیں مطلق مسبل وارد ہوا ہے اور بعضی روایت میں مسبل ازارہ

ولعل قيده بعض الرواة على حسب فهمه من جهة شيوع استعمال الاسبال وشهرته في الازار

شاید کہ ازار کی قید کسی راوی نے اپنی سمجھ کے موافق لگا دی ہو اسلیے کہ اسبال کا استعمال اور اسکی شہرت ازار ہی میں ہے

والله اعلم المقالة الثالثة في قيام ليلة النصف من شعبان وصيام

واللہ اعلم تیسرا مقالہ شعبان کی پندرھویں شب کی بیداری میں اور اس تاریخ کے روزہ رکھنے میں

يومها وما ثبت فيها من الادعية والاذكار عن علي بن ابي طالب رض

اور اس شب میں جو جو دعائیں اور ذکر ثابت ہوئے ہیں علی بن ابی طالب سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة النصف من شعبان

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب آوے تو

فقوموا ليلها وصوموا يومها الحديث وعن عائشة رض قالت كانت ليلة

اس شب میں بیداری کرو اور اس دن روزہ رکھو آخر تک اور عائشہ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ شعبان کی

النصف من شعبان ليلتي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي فلما كان

پندرھویں شب میری باری تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے جب آدھی رات

وقال في النهاية حديث يغفر لكل مذنب الا لصاحب عرطبة او كوبة هي بالضم والفتح

اور نہایہ میں کہا ہے حدیث ہر گنہگار بخشا جاتا ہے مگر عرطبہ والا اور کوبہ والا اور کوبہ بضم کاف و فتح کے

العود وقيل الطنبور والمسبل هو من يطول ثوبه ويرسله الى الارض اذا

عود ہے اور کوئی کہتا ہے طنبور ہے اور مسبل وہ شخص ہے کہ اپنا کپڑا دراز کرتا ہے اور تکبر کی راہ سے چلتے وقت

مشى كبرا وقال القاضي عياض في مشارق الانوار حديث ثلثة لا يكلمهم الله

زمین پر لٹکاتا ہے اور قاضی عیاض مشارق الانوار میں یہ حدیث لایا ہے تین شخص ایسے ہیں کہ حق تعالیٰ ان سے کلام نہ کریگا

فذكر المسبل ازاره وهو الذي يجر ثوبه خيلاء يقال اسبل ثوبه وشعره اي

انہیں ازار کے لٹکانے والے کو ذکر کیا ہے وہ جو ازار کو تکبر کی رو سے کھینچتا چلے عرب بولا کرتے ہیں اسبل ثوبه وشعره اس کپڑا اور بال

ارخاه انتهى وفي صحيح مسلم عن ابي ذر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ثلثة

ڈھیلے کر دیئے انتہی اور صحیح مسلم میں ابوذر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا تین شخص ہیں

لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم

کہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن بات نہیں کریگا اور نہ انکی طرف دیکھیگا اور نہ انکو پاک کریگا اور انکے واسطے دردناک عذاب ہے

قال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرار قال ابو ذر خابوا وخسروا

پس ابوذر کہتا ہے کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پڑھا ابوذر نے کہا نامراد ہوئے اور ٹوٹے میں پڑے

من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب

یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا کپڑا لٹکانیوالا اور احسان جتانیوالا اور بیچنے والا اسباب تجارت کو جھوٹی قسمیں کھاکر رواج دینیوالا

وقال الامام النووي في شرح مسلم المسبل ازاره معناه المرخي له الجار

اور امام نووی مسلم کی شرح میں کہتا ہے مسبل ازار کے یہہ معنی ہیں کہ ازار کو ڈھیلا کرنیوالا اور کھینچنیوالا

طرفه خيلاء فجاء مفسرا في الحديث الآخر لا ينظر الله الى من جر ثوبه

اسکے پلے کو تکبر سے اور ایک اور حدیث میں تفسیر کے ساتھ آیا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھیگا جسنے اپنا کپڑا کھینچا

خيلاء والخيلاء الكبر وهذا التقييد بالجر خيلاء مخصص من عموم

تکبر سے کھینچا اور خیلاء تکبر ہے اور کھینچنے پر خیلاء کی قید علی العموم مسبل سے خاص کرنے کے

المسبل ويدل على ان المراد بالوعيد من جره خيلاء وقد رخص النبي

واسطے ہے اور قید دلالت کرتی ہے کہ وعید میں وہی شامل ہے جو تکبر کے لیے کھینچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم في ذلك لابي بكر الصديق رضي الله عنه وقال لست منهم اذ كان

وسلم نے اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رخصت دی تھی اور فرمایا تھا تو ان میں نہیں ہے اسلیے کہ تھا

العارف بالله ابو الحسن البكري ومن اولى ما يدعى به في هذه الليلة اللهم

خدا شناس ابو الحسن بکری رحمہ کہتا ہے کہ اس رات کے دعاؤں میں بڑی یہ دعا ہے الٰہی

انك عفو كريم تحب العفو فاعف عني اللهم اني اسالك العفو والعافية

بیشک تو درگذر کرنیوالا کرم کرنیوالا ہے عفو کو دوست رکھتا ہے سو مجھ کو معاف کر دے الٰہی میں تجھ سے چشم پوشی اور عافیت

والمعافاة الدائمة في الدنيا والآخرة لورود ذلك في ليلة القدر وهذه

اور ہمیشہ کی معافی دنیا اور آخرت کی مانگتا ہوں کیونکہ یہ دعا لیلۃ القدر میں آئی ہے اور یہ رات

افضل الليالي بعدها كما مر ومن اولى ما يدعى بها ما رواه جمع بسند

لیلۃ القدر کے بعد سارے سال کی راتوں سے افضل ہے چنانچہ گزر چکا اور بڑی دعا وہ ہے جسکو ایک گروہ نے سند لا باس سے

لا باس به عن ابي بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اهبط آدم

ابو بریدہ سے روایت کیا ہے کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم زمین پر

الى الارض وطاف اسبوعا بالبيت ثم صلى خلف المقام ركعتين ثم

آئے اور بیت اللہ کا سات بار طواف کیا اور مقام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں پھر

قال اللهم انك تعلم سري وعلانيتي فاقبل معذرتي وتعلم حاجتي

یہ دعا کی الٰہی تو میرا بھید جانتا ہے اور کھلا جانتا ہے سو میری توبہ قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے

فاعطني سؤالي وتعلم ما في نفسي فاغفر لي ذنوبي اسالك ايمانا

سو میرا سوال عطا کر اور تو میرے جی کی بات جانتا ہے سو میرے گناہ بخش دے میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں

يباشر قلبي ويقينا صادقا حتى اعلم انه لا يصيبني الا ما كتبت لي

جو میرے دل میں گھر کرے اور سچا یقین تاکہ مجھ کو یقین ہو جائے کہ مجھ کو وہی پہنچے گا جو تو نے میرے نصیب میں لکھا ہے اور

ورضني بقضائك فاوحى الله اليه يا آدم انك دعوتني بدعاء فاستجبت

مجھ کو راضی کر اپنے حکم پر سو اللہ نے آدم کو وحی بھیجی یا آدم تو نے مجھ سے ایک دعا مانگی سو میں نے تیری دعا قبول کی

ولا يدعوني به احد من ذريتك من بعدك الا استجبت له وغفرت له

اور تیری اولاد میں سے کوئی تیرے بعد یہ دعا مانگیگا مگر اسکی دعا قبول بھی کرونگا اور اسکے گناہ

ذنبه وفرجت همه وغمه واتجرت له من وراء تجارة كل تاجر واتته

بخش دونگا اور اسکا غم اور فکر دور کرونگا اور ہر ایک تاجر سے اسکی تجارت بالاتر کرونگا اور اسکے دنیا

الدنيا وهي راغمة وان كان لا يريدها واختلف الآثار في احياء هذه

دوڑ کر آویگی اگرچہ وہ اسکی خواہش نہ کرتا ہوگا اور اس رات کو جاگنے میں مختلف آثار

فی جوف اللیل ففقدته فأخذنی ما یأخذ النساء من الغیرة فتلففت بمرطی

گذر رہی تو میں نے حضرت کو نہ پایا سو مجھکو وہ رشک آیا جو عورتوں کو آیا کرتا ہے پس سر سے اپنی چادر اوڑھی

فطلبته فی حجر نسائه فلم أجده فانصرفت إلی حجرتی فإذا أنا به کالثوب

پھر تلاش کیا انکو بیبیوں کے حجروں میں تو نہ پایا پھر میں اپنے حجرہ میں پھر چلی آئی دیکھوں تو وہاں ہیں جیسے کپڑا

الساقط وهو یقول فی سجوده سجد لك خیالی وسوادی وآمن بك فؤادی

پڑا ہوا اور سجدہ میں یہ کہہ رہے ہیں سجدہ کیا تجھکو میرے خیال اور دل نے اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا

فهذه یدی وما جنیت بها علی نفسی یا عظیم یرجی لکل عظیم اغفر الذنب

سو یہ میرا ہاتھ ہے اور جو میں نے اپنے نفس پر جنایت کی ہے اے عظمت والے ہر عظمت کی امید گاہ بخش دے گناہ

العظیم سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره ثم رفع

عظیم کو سجدہ کیا میری پیشانی نے اسکو جس نے اسکو پیدا کیا اور صورت دی اور کان اور آنکھ بنائے پھر حضرت نے اٹھایا سر

رأسه ثم عاد ساجدا فقال أعوذ برضاك من سخطك وأعوذ بعفوك

اپنا پھر دوبارہ سجدہ کیا اور پھر دعا مانگی تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عذاب سے

من عقابك وأعوذ بك منك أنت کما أثنیت علی نفسك أقول کما قال

تیرے درگذر کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثنا کی میں وہی کہتا ہوں جو کہا میرے بھائی

أخی داود أعفر وجهی فی التراب لسیدی وحق له أن یسجد ثم رفع رأسه

داؤد نے کہ ملتا ہوں میں اپنا چہرہ اپنے مولا کے واسطے خاک پر گرتا ہوں اسکو سزاوار ہے کہ سجدہ کریں پھر اٹھایا اپنا سر

فقال اللهم ارزقنی قلبا تقیا من الشرك نقیا لا فاجرا ولا شقیا ثم انصرف

پھر کہا الٰہی مجھکو دل پرہیزگار شرک سے صاف عنایت کر نہ بدکار اور نہ بدبخت پھر چلے گئے

ودخل معی فی الخمیلة ولی نفس عال فقال ما هذا النفس یا حمیراء فأخبرته

اور میرے ساتھ چادر میں داخل ہوئے اور مجھکو سانس چڑھ رہا تھا پس فرمایا کہ حمیرا سانس کیوں چڑھ رہا ہے میں نے حال بیان کیا

فطفق یمسح بیده علی رکبتی ویقول ویس هاتین الرکبتین ما لقیتا فی

پس حضرت نے اپنے ہاتھ سے گھٹنوں کو ملنا شروع کیا اور یہ کہتے جاتے تھے کہ ان دونوں گھٹنوں کو کیا تکلیف پہنچی ہے

هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان ینزل الله فیها إلی السماء الدنیا

آج کی رات شعبان کی پندرھویں ہے اللہ تعالیٰ اس میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے

فیغفر لعباده إلا المشرك أو المشاحن رواه البیهقی قال الشیخ الامام

بخش دیتا ہے بندوں کو مگر مشرک اور کینہ ور کو نہیں اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے شیخ امام

والمؤمنات والشہداء قالت عائشة رضی الله عنها دخل علیّ رسول الله صلی الله علیه

[illegible]

وسلم فوضع عنه ثوبيه ثم لم يستتم أن قام فلبسهما فأخذتني

[illegible]

غيرة شديدة فظننت أنه يأتي بعض صويحباتي فخرجت أتبعه فأدركته

[illegible]

بالبقيع بقيع الغرقد يستغفر للمؤمنين والمؤمنات والشہداء فقلت

[illegible]

بأبي أنت وأمي أنت في حاجة ربك وأنا في حاجة الدنيا فانصرفت فدخلت

[illegible]

حجرتي ولي نفس عال ولحقني رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما هذا

[illegible]

النفس يا عائشة فقلت بأبي أنت وأمي أتيتني فوضعت ثوبيك ثم لم

[illegible]

تستتم أن قمت فلبستهما فأخذتني غيرة شديدة وظننت أنك تأتي

[illegible]

بعض صويحباتي حتى رأيتك بالبقيع تصنع ما تصنع فقال يا عائشة أكنت

[illegible]

تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله بل أتاني جبريل فقال هذه الليلة

[illegible]

ليلة النصف من شعبان ولله فيها عتقاء من النار بعدد شعور غنم كلب

[illegible]

لا ينظر الله فيها إلى مشرك ولا إلى مشاحن ولا إلى قاطع رحم ولا إلى مسبل

[illegible]

ولا إلى عاق والديه ولا إلى مدمن خمر قالت فوضع ثوبيه فقال يا عائشة

[illegible]

الليلة وقال به من التابعين خالد بن معدان ومكحول ولقمان بن عامر و
لیلہ میں اور تابعین میں سے خالد بن معدان اور مکحول اور لقمان بن عامر قائل ہوئے ہیں اور

خالف في ذلك عطاء وابن أبي مليكة وغيرهم وعليه أصحاب مالك والشافعي
اس باب میں عطا اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ مخالف ہوئے ہیں اور علماء مالکی اور شافعی بھی اسی پر ہیں

وقال خالد بن معدان ولقمان بن عامر ووافقهما إسحق بن راهويه يستحب
اور خالد بن معدان اور لقمان بن عامر اور انکے موافق اسحق بن راہویہ کہتے ہیں کہ مسجد

جماعة في المسجد وكان خالد ولقمان يلبسان فيها أحسن الثياب
میں اکٹھے ہو کر جاگیں اور خالد اور لقمان اس رات کو اچھے اچھے کپڑے پہنا کرتے تھے اور

ويكتحلون ويقومون في المسجد تلك الليلة فإذا أحياها الرجل لنفسه فالظاهر
سرمہ لگاتے تھے اور اس رات کو مسجد میں ٹھہرے رہا کرتے تھے پھر اگر کوئی شخص تنہا جاگے تو ظاہر

ندبه للأحاديث السابقة ومثلها يعمل به في الفضائل وقال به الأوزاعي
مستحب ہے کیونکہ حدیثیں گزر چکی ہیں اور فضائل کے باب میں ایسی حدیثوں پر عمل ہوتا ہے اور اوزاعی اس کا قائل ہوا ہے

وروي عن عمر بن عبد العزيز أنه كتب لعامله بالبصرة عليك بأربع ليال
اور عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ کے عامل کو لکھا تھا سال بھر میں چار راتوں کی

من السنة فإن الله يفرغ فيها الخير إفراغا أول ليلة من رجب وليلة النصف
حفاظت کر کیونکہ اللہ تعالیٰ ان راتوں میں خیر و برکت برسا دیتا ہے رجب کی پہلی رات اور شعبان کی پندرھویں

من شعبان وليلة الفطر وليلة الأضحى لكن النظر في صحته عنه وقال
شب اور عید الفطر کی رات اور عید الاضحی کی رات لیکن عمر بن عبد العزیز سے اس روایت کی صحت میں تامل ہے اور شافعی

الشافعي فإن الدعاء يستجاب في خمس ليال ليلة الجمعة والعيدين وأول
کہتا ہے کہ دعا پانچ راتوں میں مقبول ہوتی ہے جمعہ کی رات کو اور دونوں عید کی رات کو اور رجب

ليلة من رجب ونصف شعبان ولا نص للإمام أحمد في إحيائها وخرج
کی پہلی رات اور شعبان کی پندرھویں شب کو اور امام احمد کا اس شب کے جاگنے میں کچھ نص نہیں اور امام

في إحيائها عنه روايتان من إحياء ليلة العيد انتهى ومما ثبت من فعله
احمد سے عید کی رات کے جاگنے میں دو روایتیں آئی ہیں انتہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم أنه أتى المقبرة ليلة النصف ليستغفر للمؤمنين
سے تو اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلعم پندرھویں شب مقبرہ میں تشریف لے گئے کہ مومنین اور مسلمات

ويرحم للمسترحمين ويؤخر أهل الحقد كما هم رواه البيهقي ومما يروى من البدع
اور رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور کینہ وروں کو چھوڑ دیتا ہے [illegible] بیہقی نے [illegible] اور جو بدعات
في هذه الليلة عن علي قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة
میں بدعتوں سے علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھویں
النصف من شعبان قام فصلى أربع عشرة ركعة ثم جلس بعد الفراغ فقرأ
شب میں دیکھا کہ آپ اٹھے اور چودہ رکعت پڑھیں پھر فارغ ہوکر بیٹھ گئے پھر سورہ فاتحہ
بأم الكتاب أربع عشرة مرة وقل هو الله أحد أربع عشرة مرة وقل أعوذ
چودہ بار اور قل ہو اللہ احد چودہ بار اور قل اعوذ برب الفلق چودہ بار
برب الفلق أربع عشرة مرة وقل أعوذ برب الناس أربع عشرة مرة وآية الكرسي
چودہ بار اور قل اعوذ برب الناس چودہ بار اور آیۃ الکرسی
مرة ولقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز الآية فلما فرغ من صلاته سألته
ایک بار اور یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز آخر تک پڑھی جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے جو آپ نے
عما رأيت من صنيعه قال من صنع مثل الذي رأيت كان له كعشرين حجة مبرورة
کیا تھا اس کو پوچھا فرمایا جو شخص ایسا کرے گا جیسا تو نے دیکھا تو بیس حج [illegible]
وصيام عشرين سنة مقبولة فإن أصبح في ذلك اليوم صائما كان له كصيام
اور بیس برس کے مقبول روزے [illegible] اگر [illegible] روزہ رکھا [illegible]
سنتين سنة ماضية وسنة مستقبلة رواه البيهقي في شعب الإيمان وقال
دو برس ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ [illegible] بیہقی نے شعب الایمان میں [illegible]
يشبه أن يكون هذا الحديث موضوعا وفي رواته مجهولون وهو منكر
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں اور یہ حدیث منکر ہے
وأخرجه الجوزقاني في الأباطيل وابن الجوزي في الموضوعات وقال موضوع
اور جوزقانی نے اسکو اباطیل میں اور ابن جوزی نے موضوعات میں نقل کیا اور کہا کہ موضوع ہے
وإسناده مظلم وفي تنزيه الشريعة في الأحاديث الموضوعة حديث علي
اور اسکی سند تاریک ہے اور تنزیہ الشریعہ میں موضوع حدیثوں میں نقل کیا ہے حدیث علی سے یہ حدیث منقول ہے
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا علي من صلى مائة ركعة في ليلة النصف
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی جو شخص [illegible] شعبان کی پندرھویں شب میں [illegible]

تاذن لی فی قیام هذه اللیلة فقلت نعم بابی انت وامی فقام فسجد طویلا حتی
اس رات کے قیام کی اجازت دیتی ہو میں نے عرض کیا ہاں تم پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں پھر آپ کھڑے ہوئے اور بڑا دیر سجدہ کیا یہاں تک کہ

ظننت انه قبض فقمت التمسه ووضعت یدی علی بطن قدمیه فتحرک
میں نے گمان کیا کہ آپ نے وفات پائی پھر میں کھڑی ہو کر ڈھونڈنے لگی اور میں نے اپنا ہاتھ آپ کے تلووں پر رکھا تو وہ ہلا

ففرحت وسمعته یقول فی سجوده اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک
پس میں خوش ہو گئی اور میں نے آپ کو سنا کہ سجدہ میں یہ کہتے تھے تیرے عقاب سے تیرے عفو کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے غصہ سے تیری

من سخطک واعوذ بک منک جل وجهک لا احصی ثناء علیک انت کما
رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں تیرا وجہ بزرگ ہے تیری ثنا کی شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے

اثنیت علی نفسک فلما اصبح ذکرتهن له فقال یا عائشة تعلمیهن وعلمیهن
تو نے اپنی ثنا کی ہے جب صبح ہوئی تو میں نے ان دعاؤں کا ذکر کیا پس فرمایا اے عائشہ ان کو سیکھ لے اور سکھا دے

فان جبرئیل علیه السلام علمنیهن وامرنی ان اردد هن فی السجود رواه
کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعائیں مجھ کو سکھائی ہیں اور کہا ہے کہ سجدہ میں انکو بار بار پڑھا کروں اسکو بیہقی

البیهقی وعنها رضی الله عنها قام رسول الله صلی الله علیه وسلم من اللیل
نے روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات سے اٹھ کر

یصلی فاطال السجود حتی ظننت انه قبض فلما رایت ذلک قمت حتی
نماز شروع کی اور سجدہ بہت دراز کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ حضرت نے وفات پائی جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں اٹھی یہاں تک کہ

حرکت ابهامه فتحرک فرجعت فلما رفع راسه من السجود وفرغ من صلاته
آپکا انگوٹھا ہلایا تو وہ ہلا پھر میں چلی آئی جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو

قال یا عائشة او یا حمیراء اظننت ان النبی قد خاس بک فقلت لا والله
فرمایا اے عائشہ یا کہا اے حمیرا کیا تو نے یہ گمان کیا کہ نبی نے تجھ سے غدر کیا پس میں نے عرض کیا نہیں قسم اللہ کی

یا رسول الله ولکنی ظننت انک قبضت لطول سجودک فقال اتدرین
یا رسول اللہ پر میں نے سجدہ کی درازی سے یہ گمان کیا کہ آپ نے وفات کی پھر فرمایا تو جانتی ہے

ای لیلة هی قلت الله ورسوله اعلم قال هذه لیلة النصف من شعبان
یہ کونسی رات ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہے فرمایا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے

ان الله یطلع علی عباده فی لیلة النصف من شعبان فیغفر للمستغفرین
بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں اپنے بندوں پر طلوع فرماتا ہے پھر مغفرت مانگنے والوں کو بخش دیتا ہے

سله سخط بالفتح و بفتحتین و بضمتین خشم گرفتن و ناخشنود شدن ۱۲ سله ... اعوذ بک منک ... سله ... خیس ... نقض عہد ... ۱۲

في الكتب الصحيحة المعتبرة بل ولا في غير المعتبرة ولم يرو فيها حديث
معتبرہ میں اسکی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ غیر معتبر کتابوں میں بھی اور اس میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے

لا ضعيف ولا موضوع ولا يعتاد ذلك في غير بلاد الهند من البلاد
نہ ضعیف اور نہ موضوع اور نہ سوائے بلاد ہند کے کسی جگہ اسکی عادت ہے شہروں

العربية من الحرمين الشريفين زادهما الله تعظيما وتشريفا ولا في
عرب کے حرمین شریفین یعنی مکہ مدینہ میں اللہ انکی تعظیم اور شرف زیادہ کرے اور ان

غيرهما ولا في البلاد العجمية وما عدا بلاد الهند بل عسى أن يكون ذلك
دونوں کے سوا اور نہ بلاد عجم میں تھے بجز بلاد ہند کے بلکہ احتمال ہے اور یہ ہے

وهو ظن الغالب اتخاذا من رسوم الهنود في ايقاد السرج للديوالي فان
گمان غالب ہے کہ ہندوان کے رسوم میں سے اخذ کیا ہے کہ وہ دیوالی میں روشنی کرتے ہیں جیسا

عامة الرسوم البدعة الشنيعة بقيت من ايام الكفر في الهند و
بدعت شنیعہ کی عام رسم کفر کے زمانہ سے ہندوستان میں باقی رہ گئی ہیں اور

شاعت في المسلمين بسبب المجاورة والاختلاط واتخاذهم الجواري
بسبب ہم نشینی اور ملنے جلنے کے اور لونڈیاں

والزوجات من النساء الكافرات وان بدعة المتأخرين من العلماء أن
اور جورو بیبیاں کرنے سے مسلمانوں میں پھیل گئی ہے علماء متأخرین

استحسنوا اشعال السرج الكثيرة في الليالي المتبركة وهو من البدعة الشنيعة
خاص خاص راتوں میں روشنی کرنی بدعت شنیعہ ہے

فان كثرة الوقيد زيادة على الحاجة لم يرد باستحبابه اثر في الشرع في
کیونکہ حاجت سے زیادہ چراغ جلانے کے مستحب ہونے میں کوئی اثر شرع کی کسی جگہ منقول نہیں

موضع قال علي بن ابراهيم واول حدوث الوقيد من البرامكة
ہوئی کہتا ہے کہ علی بن ابراہیم کہتا ہے کہ پہلے پہل روشنی برامکہ سے شروع ہوئی ہے

وكانوا عبدة النار فلما اسلموا ادخلوا في الاسلام ما يموهون انه
یہ لوگ آتش پرست تھے جب مسلمان ہو گئے تو انہوں نے اسلام میں وہ بات داخل کر لی جس کو

من سنن الهدى ومقصودهم عبادة النيران حيث سجدوا مع المسلمين
سنن ہدی سے بتاتے اور ان کا مقصود آگ کی پرستش تھی جہاں کہ لوگوں کے ساتھ سجدہ کرتے

من شعبان يقرء في كل ركعة بفاتحة الكتاب وقل هو الله احد عشر مرات
کے ۔۔ پڑھے ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے

الحديث الى آخره ويأمر الكاتبين ان لا تكتبوا على عبدي سيئة واكتبوا له
آخر حدیث تک ۔ اور کہا کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ کے گناہ مت لکھو اور اسکے حسنات

الحسنات الى ان يحول عليه الحول ومن صلى هذه الصلوة فان لم يجعل له
جب تک کہ پھر سال گذر جاوے لکھتے رہو اور جو کوئی یہہ نماز پڑھتا ہے تو پروردگار اسکے واسطے

نصيبا من عبادة تلك الليلة قال ابن الجوزي فيه مجاهيل وضعفاء حديث
اُس رات کی عبادت میں حصہ مقرر کر دیتا ہے ابن جوزی کہتا ہے اسمیں راوی مجہول اور ضعیف ہیں حدیث

من قرأ ليلة النصف من شعبان الف مرة قل هو الله احد في مائة ركعة
جسنے شعبان کی پندرھویں شب کو ہزار بار قل ہو اللہ احد سو رکعت میں پڑھے تو

لم يخرج من الدنيا حتى يبعث الله عليه في منامه مائة ملك ثلثون يبشرونه
دنیا سے نہیں نکلیگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسپر خواب میں سو فرشتے بھیجیگا تیس فرشتے تو اُسکو جنت کا

بالجنة وثلثون يؤمنونه من النار وثلثون يعصمونه من ان يخطي وعشرة
مژدہ دینگے اور تیس فرشتے آگ سے بچا دینگے اور تیس اسکو خطا سے بچا دینگے اور دس

يكذبون من عاداه قال ابن الجوزي فيه مجاهيل ومتهمون حديث
اُسکے دشمنوں کو جھٹلا دینگے ابن جوزی کہتا ہے اسمیں مجہول اور بدنام راوی ہیں حدیث

علي رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة النصف من شعبان قام فصلى
علی سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھویں شب کو دیکھا کہ اٹھے اور چودہ

اربع عشرة ركعة الحديث واسناده مظلم وقال البيهقي يشبه ان يكون
رکعت پڑھیں آخر حدیث تک اور اسکی سند نامعلوم ہے اور بیہقی کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ

موضوعات ومن البدع الشنيعة ما تعارف الناس في اكثر بلاد الهند
حدیث موضوع ہے اور بدعت قبیح سے ہے یہہ جو ہندوستان کے اکثر شہروں میں لوگوں سے

من ايقاد السرج ووضعها على البيوت والجدران وتفاخرهم بذلك
رواج دے رکھا ہے روشنی کرنی اور گھروں پر اور دیوار پر چراغ جلانے اور اسمیں فخر کرنا

واجتماعهم للهو واللعب بالنار واحراق الكبريت فانه مما لا اصل له
اور آتشبازی کے لہو و لعب کو جمع ہونا اور گندھک شورہ پھونکنا یہہ تو وہ امر ہے کہ کتب صحیح

بعض الليالي ثم تركها وبيّن العذر في ترك المواظبة وهو خشية أن يكتب

بعض راتوں میں تراویح پڑھا پھر چھوڑ دیں اور مداومت کے ترک کا یہ عذر بیان فرمایا ایسا نہ ہو کہ ہم پر فرض

علينا ثم واظب عليها الخلفاء الراشدون خصوصاً امير المؤمنين عمر رضي

ہو جاویں پھر خلفاء راشدین نے تراویح پر مداومت کی خصوصاً امیر المومنین عمر رضی اللہ

الله عنهم اجمعين كما جاء في الاحاديث وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم

عنہم اجمعین نے چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي وفي كراهة بعض كتب

کہ لازم پکڑو میری سنت اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت لازم کرو اور فقہ کی بعض کتابوں میں

الفقه لو ترك اهل البلدة التراويح قاتلهم الامام على ذلك ويروى ان

مذکور ہے اگر کسی شہر کے لوگ تراویح چھوڑ دیویں تو اس ترک پر انکے امام مقاتلہ کرے اور روایت ہے کہ عائشہؓ

عائشة تقوم خلف ذكوان مولى لها وكذلك ام سلمة كانت تقوم جماعة

اپنے مولیٰ ذکوان کے پیچھے تراویح پڑھا کرتی تھیں اور ایسے ہی ام سلمہ رض عورتوں کی جماعت ساتھ تراویح

النساء امّتها مولاة لها ام حسن البصري ونذكر الكلام فيها في عدة فصول

پڑھتی تھیں انکی لونڈی جو حسن بصری کی ماں امامت کرتی تھیں ہم کلام اسمیں کئی فصلوں میں ذکر کریں گے

الفصل الاول في تعداد ركعاتها فعندنا عشرون

پہلی فصل رکعات کی گنتی میں ہمارے نزدیک تراویح بیس

ركعة لما روى البيهقي باسناد صحيح انهم كانوا يقومون على عهد عمر رض

رکعتیں ہیں کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے کہ وہ لوگ عمر رض کے عہد میں بیس

بعشرين ركعة وفي عهد عثمان وعلي رض مثله وروى ابن عباس انه

رکعت پڑھا کرتے تھے اور عثمان رض اور علی رض کے عہد میں ایسے ہی پڑھتے تھے اور ابن عباس رض یہ روایت کرتے ہیں کہ

صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة في رمضان ثم اوتر بعدها

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں بیس رکعتیں پڑھیں پھر انکے بعد تین وتر

بثلث لكن المحدثين قالوا ان هذا الحديث ضعيف والصحيح ما روت عائشة

پڑھے لیکن محدث کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح وہی ہے جو عائشہ رض روایت کرتی ہیں

انه صلى احدى عشرة ركعة كما هو عادته في قيام الليل وروي انه كان

کہ حضرت نے گیارہ رکعت پڑھیں جیسے کہ قیام لیل میں آپکی عادت تھی اور روایت ہے کہ بعضے ...

الی تلك السرج وقد جعلها جهلة ائمة المساجد مع نحو صلوة الرغائب
سجدہ کرتے تھے اور اسکو مساجد کے جاہل اماموں نے صلوٰۃ الرغائب کے ساتھ
شبکة لجمع العوام وطلب الرياسة والتقدم وملأ بذكرها القصاص
عوام کے جمع کرنے کو ریاست اور تقدم کی تلاش میں جال بنا لیا اور قصہ خوانوں نے اس کے ذکر سے
مجالسهم ثم انه تعالى اقام ائمة الهدى في سعي ابطال امثال هذه المنكرات
مجلسیں پر کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے منکرات دور کرنے کے لئے ہدایت کے امام قائم کئے پھر یہ منکرات سے کل
فتلاشى امرها وتكامل ابطالها في البلاد المصرية والشامية في اوائل
پریشان ہوگئے اور سنہ آٹھ سو کے اوائل میں اسکا ابطال بلاد مصری اور شامی سے
المائة الثامنة وقد انكر الطرطوسي الاجتماع ليلة الختم ونصب المنابر و
خوب صاف ہو گیا اور طرطوسی نے تو ختم کی شب میں اجتماع سے اور منبر قائم کرنے سے اور
اختلاط الرجال والنساء والتلاعب بينهم حتى يكون ما يكون كذا في التذكرة
عورت مردوں کے اختلاط اور آپس کے بازیچہ سے انکار کیا ہے یہانتک کہ جو ہوتا ہے ہو یہی تذکرہ میں ہے

شهر رمضان

رمضان کا مہینا

واما شهر رمضان ففيه صيام وقيام والمراد بالقيام التراويح فنذكر
اور رمضان کا مہینا سو اسمیں روزہ دن اور رات کی نماز اور قیام سے مراد تراویح ہیں تو ہم یہاں
ههنا احكامها والمسائل المتعلقة بها اعلم انه قد اختلف العلماء في
اسکے احکام اور وہ مسائل جو اس سے متعلق ہیں ذکر کرینگے سمجھ لے کہ علما نے تراویح میں یہ
التراويح هل تسمى سنة فقال بعضهم لا هي من النوافل وتسمى مستحبة
اختلاف کیا ہے کہ آیا انکو سنت کہیں پس بعضے علماء کہتے ہیں نہیں کہنا چاہئے یہ تو نفلیں ہیں اور انکو مستحب کہتے ہیں
وقال بعضهم تسمى سنة وهو الاصح وهي سنة مؤكدة للرجال والنساء
اور بعضے کہتے ہیں انکو سنت کہنا چاہیے اور یہی اصح ہے اور تراویح مردوں اور عورتوں کے حق میں سنت مؤکدہ ہیں
توارثها الخلف عن السلف وانقطع الخلاف برواية الحسن عن ابي حنيفة
پچھلے لوگ پہلوں سے لیتے چلے آئے اور حسن کی روایت سے جو ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے ہے
رحمهما الله انها سنة لا ينبغي تركها وهذا لان النبي صلى الله عليه وسلم قد اقامها
خلاف جاتا رہا کہ وہ سنت ہیں انکا ترک نہ کرنا چاہیے اور یہ ثابت ہے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کو

بالجماعة مكروه لانه لو كان مستحبا لكانت افضل كالمكتوبة ولو كانت
جماعت سے مکروہ ہوتی ہیں اسلئے کہ اگر مستحب ہوتیں تو افضل ہوتی جیسے فرائض جماعت سے افضل ہوتے ہیں اور اگر
افضل لكان المتهجدون والقائمون بالليل يجتمعون فيصلون جماعة طلبا
افضل ہوتیں تو تہجد گزار اور رات کے قائم رہنے والے جمع ہو کر رات کو فضیلت کی طلب میں جماعت سے پڑھا کرتے
للفضيلة فلما لم يرو ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن اصحابه
اور چونکہ یہ فضیلت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے رضوان اللہ
رضوان الله عليهم اجمعين علم انه لا فضل في ذلك الفصل
علیہم اجمعین سے مروی نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ اسمیں کچھ فضیلت نہیں ہے دوسری
الثاني المستحب ان يجلس بين كل ترويحتين مقدار ترويحة و
فصل مستحب یہ ہے کہ ہر دو ترویحوں میں بقدر ایک ترویحہ کے آرام لیلیا کرے اور
كذلك بين الخامسة والوتر وهو المروي عن ابي حنيفة ولان التراويح
ایسے ہی درمیان پانچوں ترویحہ اور وتر کے آرام لے اور امام ابو حنیفہ سے یہی روایت ہے کیونکہ تراویح کا لفظ
ماخوذ من الراحة ففيه تحقيق اسمها وهو المروي عن السلف واهل
راحت میں سے نکلا ہے پس تو اس آرام کرنے میں اسکے نام کا ثبوت ہو اور سلف سے یہی چلا آتا ہے اور دونوں
الحرمين كانوا مجتمعين على ذلك اما اهل مكة فانهم يطوفون اسبوعا
حرم والے اسی پر متفق تھے رہے مکہ والے سو یہ لوگ سات طواف کیا کرتے ہیں
واهل المدينة يصلون اربعا وكذا اهل كل بلدة من بلاد المسلمين رسمهم
اور مدینہ والے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور ایسے ہی مسلمانوں کے شہروں میں سے ہر ایک شہر والے ہیں اسکو
بالخيار ان شاء سبح وهلل او صلى او قرأ القرآن او سكت ولو ترك
اختیار ہے چاہے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھے یا نماز پڑھے یا قرآن کی تلاوت کرے یا چپ بیٹھا رہے اور اگر ہر ایک
الاستراحة بين كل ترويحتين قيل لا باس به وقيل لا يستحب لانه
دو ترویحوں میں استراحت کو ترک کرے تو کہتے ہیں اسکا کچھ ڈر نہیں اور کوئی کہتا ہے غیر مستحب ہے کیونکہ
يخالف عمل اهل الحرمين الشريفين زادهما الله تعظيما وتشريفا قال
حرمین شریفین والوں کے عمل سے اللہ انکی تعظیم اور تشریف زیادہ کرے برخلاف ہے بندہ
العبد الضعيف اصلح الله حاله واحسن مبداه ومآله ان الانتظار

بعض السلف في عهد عمر بن عبد العزيز يصلون احدى عشرة ركعة قصدا

عمر بن عبد العزیز کے عہد میں گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے اس غرض سے کہ

للتشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم والذي استقر عليه الامر واشتهر من

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہت ہو جائے اور وہ گنتی جو ٹھہر گئی ہے

الصحابة والتابعين ومن بعدهم هو العشرون وما روي انها

صحابہ اور تابعین سے اور انکے بعد کے لوگوں سے مشہور چلا آتا ہے سو بیس کعتیں ہیں ہے جو روایت

ثلث وعشرون فلحساب الوتر معها وقال مالك وروي عن الشافعي ايضا

کہ تراویح تئیس رکعت ہیں سو وتر کو تراویح کے ساتھ ملا لیا ہے اور مالک کہتے ہیں اور شافعی سے بھی روایت ہے کہ تراویح

انها ست وثلثون او تسع وثلثون مع الوتر فهو عمل اهل المدينة خاصة قالوا

مع وتر چھتیس یا انتالیس ہیں سو یہ خاص مدینہ والوں کا عمل ہے اور کہتے ہیں کہ

سبب ذلك ان اهل مكة يطوفون بالبيت سبوعا ويصلون ركعتي

اسکا سبب یہ ہے کہ مکہ والے کعبہ کے سات طواف کرتے ہیں اور طواف کے دو دو رکعت ہر دو تراویحوں کے بیچ میں

الطواف بين كل ترويحتين واهل المدينة لما بعدوا واراد ادراك هذه

پڑھتے تھے اور مدینہ والے چونکہ اس فضیلت کے حاصل کرنے سے دور ہیں

الفضيلة صلوا بدل ذلك اربع ركعات وسموها الستة عشرية واستمر

تو انھوں نے انکے بیچ میں چار رکعت پڑھنی شروع کر دیں اور انکا نام ستہ عشریہ رکھ دیا اور انکی

عادتهم على ذلك الى الان وقد يروى ذلك عن عمر وعلي رضي الله عنهما

عادت آجتک اسی چلی آتی ہے اور کبھی یہی روایت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی آتی ہے

لكنه غير مشهور عنهما فان صلى غيرهم ايضا لا باس وينوي فيها الامام

پر انسے مشہور نہیں ہے پس اگر انکے سوا کوئی اور بھی پڑھ لے تو کیا ڈر ہے اور اسمیں امام وغیرہ

وغيره وينبغي ان يصلوا فرادى لان التنفل بالجماعة في غير التراويح

سب نیت کریں اور بہتر یہ ہے کہ الگ الگ پڑھیں اسواسطے کہ سوا تراویح اور نوافل جماعت سے

مكروه عندنا لكن اهل المدينة يصلونها بالجماعة والتنفل بالجماعة

پڑھنا نزدیک ہمارے مکروہ ہیں لیکن مدینہ والے انکو جماعت سے پڑھتے ہیں اور نفلیں جماعت سے

لا يكره عندهم قال الشيخ قاسم الحنفي من متاخري علماء مصر التنفل

انکے نزدیک مکروہ نہیں اور شیخ قاسم حنفی مصر کے متاخر علماء میں سے کہتا ہے کہ نفلیں

وسائر السنن تتادى بمطلق النية لانها نوافل والنوافل تتادى بمطلق

اور تمام سنتیں مطلق نیت سے ادا ہو جاتی ہیں کیونکہ یہ نفلیں ہیں اور نفلیں مطلق نیت سے ادا ہو جاتی ہیں

والاحتياط ان ينوي التراويح او سنة الوقت او قيام الليل في شهر

اور احتیاط اسمیں ہے کہ تراویح کی یا وقت سنت کی یا ماہ رمضان کی قیام لیل کی

رمضان وفي سائر السنن ينوي السنة او ينوي الصلوة متابعة لرسول

نیت کرے اور تمام سنتوں میں سنت کی نیت کیا کرے اور اس نماز کی نیت کرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم ليكون ابعد عن الاختلاف ثم قيل هل يحتاج لكل

کی متابعت ہے یعنی منقول ہیں تاکہ اختلاف سے بچ جاوے پھر کہتے ہیں کہ تراویح کے

شفع من التراويح على حدة ان ينويها والاصح انه لا يحتاج اذ الكل

ہر دو رکعات کے واسطے جدا جدا نیت چاہیئے اور صحیح یہ ہے کہ نیت کی حاجت نہیں ہے کیونکہ سب کی

بمنزلة صلوة واحدة الفصل الرابع في قدر القراءة

سب بمنزلہ ایک نماز کے ہے چوتھی فصل تراویح کی قرارت کی

في التراويح اختلفوا فيه فقيل يقرأ مقدار ما يقرأ في المغرب

اسمیں اختلاف کرتے ہیں پس کوئی کہتا ہے کہ اتنی قرات پڑھے جتنی نماز مغرب میں پڑھتے ہیں

لانها اخف من المكتوبات وهذا غير سديد لانه لا يقع بهذا

کیونکہ تراویح مکتوبات سے ہلکی ہے اور یہ قول استوار نہیں ہے کیونکہ اس مقدار سے

المقدار الختم في رمضان وقال بعضهم يقرأ كما يقرأ في العشاء لانها

رمضان میں ختم قرآن نہ ہوگا اور بعضے کہتے ہیں اتنا پڑھے جتنا عشا میں پڑھتے ہیں کیونکہ تراویح

تبع للعشاء في وقتها وروى الحسن عن ابي حنيفة رح ان يقرأ في كل

اپنے وقت میں عشا کی تابع ہے حسن امام ابو حنیفہ رح سے روایت کرتا ہے کہ ہر رکعت میں دس

ركعة عشر آيات ونحوها لانه يقع بها الختم مرة لان عدد ركعات

آیتیں کم و بیش پڑھے کیونکہ اس مقدار میں قرآن ایکبار ختم ہو جاویگا اسلئے کہ تراویح کی تمام رکعتیں

التراويح ستمائة وآيات القرآن ستة آلاف وكسور في كل ركعة

چھ سو ہوتی ہیں اور قرآن کی آیتیں چھ ہزار ہیں تو ہر ایک رکعت میں تخمینا

عشر آيات يقرأها وقال بعضهم يقرأ في كل ركعة عشرين الى الثلثين

دس آیتیں پڑھی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر ایک رکعت میں بیس آیتوں سے تیس تک پڑھے

بين الترويحتين على ما تعارف بين الحفاظ في هذا الزمان من تطويل القراءة
اس رواج کے موافق جو اس زمانہ کے حافظوں میں تراویح کی قراءت بہت دراز ہوتی ہے
في التراويح صعب على المصلين بل يمكن أن يقضي الليل بذلك وبهذا
اختیار کرنا نمازیوں پر دشوار ہوتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ ساری رات اسی میں گزر جائے اور اس سے
يظهر أن تطويل القراءة غير مستحسن لاستلزام فوات هذا العمل المستحب
ظاہر ہوتا ہے کہ قراءت کی طوالت اچھی نہیں ہے کیونکہ اس سے اس عمل کا فوت ہو جانا جو مستحب
المتوارث من السلف بل ينبغي رعاية الاعتدال في القراءة كما تيسر التروحيا
سلف سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے لازم آتا ہے بلکہ قراءت میں میانہ روی کی رعایت میں ترویحات آسانی سے ہو جاویں
وسيأتي حكم القراءة في التراويح ولو استراح مقدار أربع ركعات بقراءة
مناسب ہیں اور تراویح میں قراءت کا حکم قریب آتا ہے اور اگر معتدل چار رکعت کی قراءت کے برابر
معتدلة دون قدر ما صلى الترويحة لكفى إن شاء الله ونرجو من الله القبول
استراحت کرے اس قدر نہیں جتنی دیر میں ترویحہ پڑھا ہو تو بھی ان شاء اللہ کافی ہے اور اللہ سے قبولیت کی امید ہے

الفصل الثالث في نية التراويح فإن نوى التراويح أو السنة
تیسری فصل تراویح کی نیت میں پس اگر تراویح کی یا وقتی
الوقت أو قيام الليل في رمضان جاز وإن نوى صلاة مطلقة أو نوى
سنت کی یا رمضان میں قیام لیل کی نیت کرے تو جائز ہے اور اگر مطلق نماز کی نیت کرے یا صرف
تطوعا فحسب اختلف المشايخ فيه حسب اختلافهم في أداء السنن الرواتب
تطوع کی نیت کرے تو اس میں مشایخ کا وہی اختلاف ہے جو سنتیں ادا کرنے میں اختلاف کرتے ہیں
ذكر بعض المتقدمين أن أصحابنا لا يجوز لأنها سنة والسنة لا تتأدى
بعض متقدمین یہ ذکر کرتے ہیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں کیونکہ تراویح سنت ہیں اور سنت تطوع
بنية التطوع أو بنية مطلق الصلاة كما روى الحسن عن أبي حنيفة
کی نیت سے یا مطلق نماز کی نیت سے ادا نہیں ہوتی چنانچہ حسن نے ابو حنیفہ سے دربارہ دو رکعت نماز فجر کے
في ركعتي الفجر وهذا لأنها صلاة مخصوصة كالمكتوبات فيجب مراعاة
روایت کیا ہے اور یہ اس لئے کہ تراویح فرائض کی طرح مخصوص نماز ہے سو اس صفت کی رعایت
الصفة فلا تتأدى بمطلق النية وذكر أكثر المتأخرين أن التراويح
ضروری ہے پس مطلق نیت سے ادا نہیں ہوگی اور اکثر متاخرین یہ ذکر کرتے ہیں کہ تراویح

ختمة ثلثين في الليالي وثلثين في الايام وواحدة في التراويح وقد روي

رکھتے تھے تیس ختم تو راتوں میں اور تیس دنوں میں اور ایک ختم تراویح میں اور مواہب لدنیہ

في المواهب اللدنية مثل ذلك عن الشافعي رحمة الله عليهم اجمعين ثم قالوا

میں امام شافعی رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے ایسی ہی روایت ہے پھر علماء کہتے ہیں کہ

الافضل تعديل القراءة بين التسليمات كما روى الحسن عن ابي حنيفة

تمام تسلیمات یعنی تمام دوگانوں میں تعدیل افضل ہے چنانچہ حسن رح ابوحنیفہ رح سے روایت کرتا ہے

وجاء عن عمر فلا بأس به واما التسليمة الواحدة فانه لا يستحب تطويل

اور عمر رض سے آیا ہے اسکا کچھ ڈر نہیں ہے اور ایک دوگانہ میں سو دوسری رکعت میں قرأت

القراءة في الثانية بلا خلاف كما في سائر الصلوة وان طول القراءة في

کی درازی بالاتفاق غیر مستحب ہے جیسے تمام اور نمازوں میں اور اگر پہلی رکعت میں قرأت

الاولى على الثانية فلا بأس واما المختار فانه يجب ان يكون على

دوسری رکعت سے دراز کرے تو کچھ ڈر نہیں اور رہا پسندیدہ سو اسمیں اختلاف

الاختلاف عند ابي حنيفة وابي يوسف يكون المختار التسوية بين

ضروری ہے امام ابوحنیفہ رح اور ابو یوسف رح کے نزدیک دونوں رکعتوں میں برابری

الركعتين ويكون المختار عند محمد تطويل الركعة الاولى على الثانية

پسندیدہ ہوگی اور امام محمد رح کے نزدیک دوسری رکعت پر پہلی رکعت کی درازی پسندیدہ ہوگی

كما في الصلوة المفروضة مسئلة اذا غلط في التراويح فترك

جیسے تمام فرض نمازوں میں مسئلہ جب تراویح میں غلطی کر دے ہیں کوئی

سورة او اية وقرأ ما بعدها فالمستحب ان يقرأ المتروكة ثم المقروءة ليكون

سورت یا کوئی آیت چھوڑ کر کے بعد کی پڑھ جاوے تو بہتر ہے کہ اس متروک کو پڑھکر پھر پڑھی ہوئی کو پڑھے تاکہ

على الترتيب مسئلة واذا فسد شفع من التراويح وقد قرأ فيه

ترتیب وار رہے مسئلہ اور اگر تراویح سے کوئی دوگانہ فاسد ہو جاوے اور اسمیں کچھ قرآن پڑھ چکا تھا تو

هل يعيد ما قرأ قيل لا يعيد لان المقصود هو القراءة ولا فساد في

آیا اسکو پھر دہرائے کوئی کہتا ہے نہ دہرائے اس واسطے کہ مقصود تو قرأت تھی اور قرأت میں کچھ فساد

القراءة وقيل يعيد ليكون الختم في الصلوة الصحيحة وحكم الفتح

نہیں ہوا اور کوئی کہتا ہے پھر دوہرائے تاکہ ختم صحیح نماز میں واقع ہووے اور بتا دینے کا حکم

لما روي عن عمر بن الخطاب رض انه دعا ثلثة من الائمة وامر احدهم ان يقرأ
کیونکہ عمر بن الخطاب رض سے روایت ہے کہ انھوں نے تین امام بلائے پھر ایک کو کہا ہر ایک رکعت

في كل ركعة ثلثين اية وامر الثاني ان يقرأ خمسا وعشرين اية وامر
میں تیس آیتیں پڑھا کر اور دوسرے کو کہا کہ پچیس آیتیں پڑھا کر اور تیسرے کو

الثالث ان يقرأ عشرين اية في كل ركعة فما قاله عمر فضيلة وما قاله
کہا کہ ہر ایک آیت میں بیس آیتیں پڑھا کر سو عمر رض کا قول تو فضیلت کا ہے اور ابو حنیفہ رح

ابو حنيفة سنة وهذا لانهم اتفقوا على ان السنة الختم مرة والفضيلة
کا قول سنت کا ہے اور یہ اس لیے کہ سب کا اتفاق ہو گیا کہ ایکبار ختم مسنون ہے اور فضیلت یہ ہے کہ

الختم مرتين والافضلية ثلث مرات والختم يقع مرة بما قال ابو حنيفة رح
دو بار ختم ہو اور فضیلت سے بڑھکر یہ ہے کہ تین بار ختم ہو اور امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق ایک ختم ہو جاتا ہے

ومرتين او ثلث مرات بما امر عمر رض كذا قالوا ومنهم من استحسن الختم في
اور عمر رض کے امر کے موافق دو یا تین ختم ہو جاتے ہیں کہا یوں ہی اور بعضے فقیہ ستائیسویں شب کے

ليلة السابعة والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذ الاخبار
ختم کو بہتر سمجھتے ہیں اس امید پر کہ لیلۃ القدر کی فضیلت حاصل کریں کیونکہ حدیثیں

تظاهرت وكثرت على انها هي ليلة القدر ولذا جعل مشايخ بخارا القرآن
اس باب میں کہ یہی شب لیلۃ القدر ہے ایک دوسرے کی معاون اور کثرت سے ہیں اسی واسطے بخارا کے مشائخ نے قرآن کے

خمس مائة واربعين ركوعا واعلموا المصاحف بها ليقع الختم في ليلة السابع
پانسو چالیس رکوع مقرر کئے ہیں اور مصاحف پر نشان لگائے ہیں تاکہ ستائیسویں شب میں ختم

والعشرين ومن المتقدمين من مشايخنا قال الافضل ان يقرأ في كل ركعة
واقع ہوا کرے اور ہمارے مشائخ میں سے بعضے متقدمین کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں

ثلثين اية ويختم في كل عشر ختمة لان كل عشر من الشهر مخصوص
تیس آیتیں پڑھا کرے اور ہر دہے میں ایک ایک ختم کیا کرے کیونکہ مہینے میں ہر دہا خاص خاص الگ الگ ہے

وقد جاء في الحديث انه شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق
اور بیشک حدیث میں آیا ہے کہ رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس کے اول میں رحمت ہے اور بیچ میں مغفرت ہے اور آخر میں آگ سے

من النار وروي عن ابي حنيفة رح انه كان يختم في شهر رمضان احدى وستين
رستگاری ہے اور امام ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اکسٹھ قرآن ختم کیا

عليه في الحرمين وسائر ديار العرب التكبير عند الختم من والضحى إلى آخر
ہیں اور عرب کے تمام دیار میں مروج ختم کے وقت سورہ والضحیٰ سے آخر تک تکبیر پڑھنے کا دستور ہے

القرآن والمختار فيه لا إله إلا الله والله أكبر ولو اكتفى بالله أكبر صح ولو
اور پسندیدہ یہ ہیں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے اور اگر اللہ اکبر پر اکتفا کرے تو صحیح ہے اور اگر

لم يكن الإمام حافظ القرآن فقيل الأفضل أن يقرأ سورة الإخلاص
امام قرآن کا حافظ نہ ہو تو کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں قل ہو اللہ

في كل ركعة وقيل الأفضل أن يقرأ في كل ركعة سورة من القصار
احد پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں کوئی سورت چھوٹی سورتوں میں سے پڑھے

وهذا أحسن لئلا يشتبه عليه عدد الركعات ولا يشتغل قلبه بحفظها
اور یہ بہت اچھا ہے تاکہ مصلی پر رکعات کی گنتی میں شبہ نہ پڑے اور نہ اس کا دل اس کی حفاظت میں لگے

فيتفرغ للتدبر والتفكر والمتعارف في هذا الزمان في الحرمين وديار
پھر تو تدبر اور تفکر ہی میں لگا رہے گا اور رواج زمانہ میں حرمین اور عرب کے دیار میں یہ ہے

العرب أن يقرأ في الركعة الأولى من الشفع الأول سورة الفيل وفي الثانية
رواج ہو کہ پہلے دوگانہ کے پہلی رکعت میں سورۂ فیل پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں

قل هو الله أحد وفي الأولى من الشفع الثاني سورة لإيلاف وفي الثانية
قل ہو اللہ احد اور دوسرے دوگانہ کی پہلی رکعت میں سورۂ لایلاف اور دوسری رکعت میں

قل هو الله أحد وهكذا حتى يقرأ في الشفع الثامن قل هو الله أحد
قل ہو اللہ احد اور اسی طرح یہاں تک آٹھویں دوگانہ میں دونوں رکعت میں قل ہو اللہ احد

في الركعتين وفي التاسع قل هو الله أحد وقل أعوذ برب الفلق وفي
پڑھتے ہیں اور نویں دوگانہ میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور

العاشر قل هو الله أحد وقل أعوذ برب الناس الفصل الخامس
دسویں دوگانہ میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الناس فصل پانچویں

في أداء التراويح بجماعة من ترك التراويح بالجماعة و
تراویح کو جماعت سے ادا کرنے میں جو شخص تراویح کو جماعت سے ترک کرے اور

صلاها في البيت ففيه اختلاف المشائخ منهم من قال يكون تاركا
گھر میں پڑھا کرے تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض میں سے کوئی کہتا ہے کہ وہ سنت کا

هل ما عرف في الصلوات الأخر من الاختلاف فيه والفتوى على عدم
مختلف فیہ ہے جیسا کہ اور نمازوں میں معلوم ہو لیا ہے اور فتویٰ ہے عدم فساد

الفساد وقيل لا اختلاف في التراويح لمكان الضرورة وقالوا لا ينبغي
پر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تراویح میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ ضرورت ہے اور فقہا کہتے ہیں قوم کو نہیں

للقوم أن يقدموا في التراويح الخوش خوان ولكن يقدموا الدرستخوان
چاہیے کہ تراویح میں خوش گلو کو امام کریں پر درست خوان یعنی صحیح پڑھنے والے کو امام کیا کریں کیونکہ

فإن الإمام إذا كان يقرأ بصوت حسن يشغل عن الخشوع والتدبر والتفكر
کیونکہ امام اگر خوش آوازی سے پڑھے گا تو سننے والا خشوع اور فہم و فکر سے باز رہیگا

وكذا إذا كان لحانا لا بأس بأن يترك مسجده كذا في سنن الهدى ولو كان
اور ایسے ہی اگر امام اعراب میں غلطی کرتا ہو تو کچھ مضایقہ نہیں اگر اپنی مسجد کو چھوڑ دے یہ سنن الہدیٰ میں ہے اور اگر کوئی

الفقيه قاريا فالأفضل له أن يصلي بقراءة نفسه ولا يقتدي بغيره
فقیہ شخص قاری ہو تو اسکو افضل یہ ہے کہ اپنی قرات سے آپ پڑھ لے اور اور کا مقتدی نہ بنے

ولا ينقص تسبيحات الركوع والسجود عن الثلثة ولا يترك ثناء الاستفتاح
اور رکوع اور سجود کی تسبیحات تین بار سے کم نہ کرے اور سبحانک اللہم پڑھنا اور نبی

والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم أيضا لأنها سنن وقد ذكر في بعض
صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنی ترک نہ کرے کیونکہ یہ سب سنتیں ہیں اور فقہ کی

كتب الفقه خلافه والصحيح هو الأول وأما باقي الدعوات فإن علم
بعضی کتابوں میں اسکا خلاف مذکور ہے اور صحیح پہلی روایت ہے ترک نہ کرے اور رہی باقی دعائیں سو اگر قوم کے

من حال القوم أن لا يثقل يأتي بها وإلا لا وإذا قرأ في الشفع الأخير
حال سے معلوم ہوتا ہو کہ دشوار نہیں ہیں تو پڑھے اور نہیں تو نہیں اور اگر پچھلے دوگانہ کی

في الركعة الأولى المعوذتين قيل يقرأ في الثانية فاتحة الكتاب وشيئا
پہلی رکعت میں معوذتین پڑھ دے تو کوئی کہتا ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کچھ

من البقرة فيكون حالا مرتحلا وقيل يعيد قل أعوذ برب الناس
سورہ بقرہ میں سے پڑھے تو ایسا ہوگا کہ منزل پر پہنچتے ہی چل پڑا اور کوئی کہتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس کو دوبارہ پڑھے

ولا يقرأ شيئا من البقرة مراعاة للنظم والترتيب والمسنون المعمول
اور سورہ بقرہ میں سے کچھ نہ پڑھے تاکہ نظم اور ترتیب کی رعایت رہے اور مسنون اور رواج میں

هي كسائر السنن يصلي فرادى اذ هو اقرب الى الاخلاص وابعد عن
تراویح اور سنتوں کی طرح الگ الگ پڑھی جاویں کیونکہ یہ اخلاص سے نزدیک تر اور ریا سے

الرياء وقد ورد في الصحيح افضل صلوة المرء في بيته الا المكتوبة
دور ہے اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آدمی کی افضل نماز مکتوبات کے علاوہ گھر میں ہے

اقول وهذا القول غير مختار لانه انما يكون في غير ما ورد فيه الجماعة
میں کہتا ہوں یہ قول مختار نہیں ہے اس واسطے کہ یہ قول تو ان نمازوں میں ہے جن میں جماعت نہیں آئی

والتراويح قد ورد فيها الجماعة كما ذكرنا وعن ابي يوسف انه ان امكنه
اور تراویح میں جماعت آئی ہے چنانچہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ابو یوسف سے یہ روایت ہے کہ اگر ممکن ہو سکے کہ

اداءها في بيته مع مراعاة سنة القراءة واشباهها فليصلها في
گھر میں سنت قراءت وغیرہ کی رعایت سے ادا کر سکے تو گھر میں

بيته الا ان يكون فقيها كبيرا يقتدى به ويكثر الجمع بحضرته فلا ينبغي
پڑھے مگر اس صورت میں کہ وہ شخص بڑا فقیہ ہو کہ اس کا اقتدا کرتے ہوں اور اس کی امامت سے لوگ کثرت سے جمع ہوں تو

له ترك الجماعة مسئلة يكره ان يستاجر رجلا يؤمهم اذ استيجار
اس کو جماعت کا ترک کرنا مناسب نہیں مسئلہ کسی شخص کو امامت کے واسطے اجرت پر مقرر کرنا مکروہ ہے کیونکہ امام کو اجرت پر

الامام فاسد مسئلة لو اقام التراويح بامامين فصلى كل امام
مقرر کرنا فاسد ہے مسئلہ اگر کوئی تراویح کو دو اماموں کے پیچھے پڑھیں کہ ہر ایک امام

بتسليمة فالصحيح انه لا يستحب وانما يستحب ان يصلي كل امام ترويحة
دو رکعت پڑھائے تو صحیح یہ ہے کہ اچھا نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ ہر امام ایک ایک ترویحہ پڑھائے

وعلى هذا يجوز ان يصلي الفريضة احدهما والآخر التراويح مسئلة
اور اسی بنا پر یہ جائز ہے کہ فرض ایک امام پڑھائے اور دوسرا امام تراویح پڑھائے مسئلہ

لو صلى الامام الواحد التراويح في مسجدين في كل على الكمال اختلف فيه
اگر ایک امام نے تراویح دو مسجدوں میں پوری پوری پڑھائی تو اس میں اختلاف ہے

فقيل يجوز لاهل المسجدين كما اذن المؤذن واقام وصلى ثم اتى
پھر کوئی کہتا ہے دونوں مسجد والوں کو جائز ہے جیسے کہ مؤذن اذان کہے اور تکبیر کہے اور نماز پڑھے پھر دوسری

مسجدا واذن وصلى معهم فانه لا يكره الفصل السادس
مسجد میں جا کر اذان دے اور ان کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ مکروہ نہیں ہے چھٹی فصل

السنة وهو مسيء لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قد صلى

تارک ہو گیا اور وہ برا کرتا ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے جتنی تراویح

التراويح بالجماعة وهكذا نقل عن الصحابة رضوان الله تعالى عليهم

پڑھیں سو جماعت سے پڑھیں اور ایسا ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے

اجمعين وعليه اتفاق فقهاء الامصار ومنهم من قال كان تارك الفضيلة فلا بأس

منقول ہے اور اسی پر ملک کے فقہا کا اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ شخص فضیلت کا تارک ہے اور کچھ خوف نہیں ہے

لما روي عن بعض السلف ذلك ولان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما ترك

کیونکہ پچھلے بزرگوں سے یہ روایت ہے اور اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے ساتھ تراویح ترک

القيام بالقوم تركهم يصلون في بيوتهم كيف شاؤا وكان الامر على

کرنے کے بعد انکو یوں ہی چھوڑ دیا تھا وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں جس طرح چاہتے تھے پڑھ لیتے تھے

عهد ابي بكر وصدر من خلافة عمر هكذا ثم استقر الامر على الجماعة

اور ابو بکر رض کے عہد میں اور کچھ عمر رض کی خلافت میں یہی حال رہا پھر تراویح نے جماعت پر قرار پایا

وهو افضل قال الشيخ قاسم الحنفي والصحيح ان اقامتها بالجماعة سنة

اور یہ افضل ہے شیخ قاسم حنفی کہتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا جماعت سے پڑھنا سنت

على الكفاية حتى لو ترك اهل المسجد كلهم الجماعة فقد تركوا السنة

کفایہ ہے یہانتک کہ اگر کسی مسجد کے تمام مصلی جماعت ترک کر دیں تو بیشک ترک سنت کیا

واساؤا في ذلك وان اقيمت التراويح بالجماعة في المسجد فمن تخلف

اور اسمیں برا کیا اور اگر مسجد میں تراویح جماعت سے ہونے لگیں پھر اگر کوئی شخص

عنها من افراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة ولم يكن

لوگوں میں سے پیچھے رہ گیا اور اپنے گھر میں پڑھ لیں تو اسنے فضیلت ترک کی اور برا

مسيئا وان صلوها بالجماعة في البيت اختلف فيه المشائخ والصحيح

کہنے والا نہیں ہوا اور اگر وہ سب جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھیں تو اسمیں مشائخ کا اختلاف ہے اور صحیح یہ

ان للجماعة فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة اخرى فهذا قد حاز

ہے کہ ایک جماعت کی فضیلت ہے اور جماعت کی مسجد میں دوسری فضیلت ہے پس اسنے

احدى الفضيلتين وترك الاخرى وهكذا في المكتوبات انتهى وقيل

دونوں فضیلتوں میں سے ایک تو حاصل کر لی اور دوسری ترک کی اور یہی حال مکتوبات یعنی فرائض کا ہے انتہی اور کوئی کہتا ہے

بعضهم يجوز عندهم جميعا وهذا هو الصحيح لانهم لو قعدوا جاز فاذا

بیٹھے ہوں کہ ان سب کے نزدیک جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے کیونکہ وہ لوگ اگر تھک کر بیٹھتے تو بھی جائز ہوتی جب

قاموا كان بالجواز اولى اما الكلام في الاستحباب فعند ابي حنيفة رح

اٹھ کر پڑھیں تو بطریق اولی جائز ہیں اور رہے کلام بہتر ہونے میں سو ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح

وابي يوسف المستحب ان يقوم القوم لا بعذر لانهم جاز لهم القعود

کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں بغیر عذر کے کیونکہ انکو کھڑے رہ کر اور بیٹھ کر

والقيام فالقيام افضل لا محالة وعند محمد المستحب ان لا يقوموا ان

دونوں جائز ہیں تو پھر کھڑے رہ کر بیشک افضل ہے اور امام محمد کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ

هذا الاختلاف معتبر عنده حتى منع الفرض من الجواز فكذا منعه النفل

یہ اختلاف امام محمد کے نزدیک معتبر ہے یہانتک کہ فرض کو جائز نہیں کہتے ایسے ہی نفل کو بہتر

من الاستحباب مسئلة يكره للمقتدي ان يقعد في التراويح فاذا

نہیں کہتے مسئلہ مقتدی کو مکروہ ہے کہ تراویح میں بیٹھا رہے پھر جب

اراد الامام ان يركع يقوم لان فيه اظهار التكاسل في الصلوة و

امام رکوع کرنے لگے تو کھڑا ہو جائے کیونکہ اس میں نماز کی کاہلی ظاہر ہوتی ہے اور

التشبه بالمنافقين قال الله تعالى واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى

منافقوں سے مشابہت ہوتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اور جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں جی ہارے

وكذا اذا غلب النوم يكره ان يصلي مع النوم بل ينصرف حتى يستيقظ

اور ایسے ہی جب مقتدی پر نیند غلبہ کرے تو نیند میں نماز پڑھنی مکروہ ہے بلکہ علیحدہ ہو جائے یہانتک کہ جاگ اٹھے

لان في الصلوة مع النوم تهاونا وغفلة وترك التدبر وكذا لو صلى

کیونکہ سوتے ہوئے نماز پڑھنے میں سستی اور غفلت اور ترک تدبر ہے اور ایسے ہی اگر

على السطح لاجل الحر كذا في الخلاصة وقد قال الله تعالى لا تقربوا

ایسے چھت پر نماز پڑھے یہ خلاصہ میں ہے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے

السحر او كانوا يفقهون الفصل السابع الافضل ان

اور یہی صفت ... فصل ساتویں افضل یہ ہے کہ

يوتر بجماعة في رمضان فقط وعليه اجماع المسلمين واختلفوا

صرف ماہ رمضان میں وتر جماعت سے پڑھیں اور اسپر مسلمانوں کا اجماع ہے اور ...

اذا صلوا التراويح قاعدا من غير عذر فالكلام فيه في موضعين في الجواز و

جب بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھے تو اس میں دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور

الاستحباب اما الكلام في الجواز فقد اختلف المشايخ فيه منهم من قال لا يجوز ومنهم من قال

بہتر ہونے میں جواز میں تو یہ کلام ہے کہ مشائخ نے اس میں اختلاف کیا ہے بعضے ان میں سے کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں

يجوز وهذا هو الصحيح واجمعوا على ان ركعتي الفجر قاعدا من غير عذر

جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے اور اس پر سب متفق ہیں کہ فجر کے دو رکعت سنت کے بلا عذر بیٹھ کر

لا يجوز هكذا روى الحسن عن ابي حنيفة رحمة الله عليه نصا فمن قال

جائز نہیں ہے اسی طرح حسن رح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نصا یہی روایت کرتا ہے پھر جو شخص ناجائز کہتا ہے

لا يجوز قال هذه سنة تشابهت ركعتي الفجر ومن قال يجوز قال هذه

تو یہ استدلال کرتا ہے کہ سنت تراویح فجر کی دو رکعت کے مانند ہیں اور جو شخص جائز کہتا ہے وہ یہ استدلال کرتا ہے کہ تراویح

نافلة لم تختص بزيادة توكيد مثل سنة الفجر فصارت كسائر السنن

نفل ہیں انہیں کوئی تاکید فجر کے سنتوں سے زیادہ نہیں ہے پھر تو ایسی ہو گئیں جیسی اور سب سنتیں

والنوافل والدليل رواية ابي سليمان عن ابي حنيفة رح وابي يوسف رح

اور نفلیں اور بڑی دلیل ابو سلیمان کی روایت ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح اور

ومحمد رح لم يفصلوا بين العذر وغير العذر واما الكلام في الاستحباب

محمد رح سے اور انہوں نے عذر اور بلا عذر میں کچھ فرق نہیں کیا اور ... میں گفتگو بہتر ہونے کی

فالصحيح انه لا يستحب لانه يخالف المتوارث من عمل السلف واذا صلى

تو صحیح یہ ہے کہ بیٹھ کر پڑھنا اچھا نہیں ہے کیونکہ سلف کے متواتر عمل سے مخالف ہے اور اگر امام

الامام قاعدا التراويح بعذر او بغير عذر والقوم قياما فالكلام في

تراویح کو بعذر یا بلا عذر بیٹھ کر اور مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں تو

هذا الفصل ايضا في موضعين الجواز والاستحباب اما الكلام في

اس باب میں بھی دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور بہتر ہونے میں پھر جواز میں تو یہ

الجواز فاختلف المشايخ فيه منهم من قال جاز عند ابي حنيفة رح

کلام ہے کہ اس میں مشایخ اختلاف کرتے ہیں بعضے تو ان میں سے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رح

وابي يوسف رحمة الله عليه ولم يجز عند محمد اعتبارا بالفرض وقال

اور ابو یوسف رح کے نزدیک جائز ہیں اور امام محمد رح کے نزدیک جائز نہیں ہیں جیسے فرض جائز نہیں اور بعضے

مسئلة لو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدي من القنوت

مسئلہ اگر وتر میں مقتدی دعاء قنوت سے ابھی فارغ نہیں ہوا کہ امام رکوع میں چلا گیا

فانه يتابعه لان القنوت ليس بموقت ولا مقدر مسئلة المسبوق

تو مقتدی امام کی پیروی کرے کیونکہ قنوت نہ تو وقت بندھا ہوا ہے اور نہ اندازہ کی ہوئی ہے مسئلہ مسبوق

في الوتر اذا قنت مع الامام لا يقنت في قضاء ما فاته مسئلة اذا شكوا

جب امام کے ساتھ قنوت پڑھ چکے تو فائتہ کی قضا میں دوبارہ نہ پڑھے مسئلہ جب یہ شک ہو کہ

انهم صلوا تسع تسليمات او عشرا اختلف المشائخ فيه قال بعضهم

نو دوگانے پڑھے ہیں یا دس تو اس میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ

اعادوا تسليمة واحدة بالجماعة احتياطا وقال بعضهم لا يزيدون لان

احتیاطاً ایک دوگانہ جماعت سے اعادہ کر لے اور بعض کہتے ہیں کہ زیادہ نہ پڑھیں کیونکہ

الزيادة على التراويح بالشك لا يجوز والصحيح انهم يصلون تسليمة

شک سے تراویح پر زیادہ کرنا جائز نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ لوگ ایک دوگانہ

اخرى فرادى حتى يقع الاحتياط في فصل السنة باتمامها ويقع

اکیلے اکیلے پڑھیں تاکہ فضل سنت کے پورا کرنے میں احتیاط ہو جائے اور

احترازا عن اداء النافلة بجماعة غير التراويح مسئلة اذا صلى

[illegible] جماعت سے نوافل ادا کرنے سے بچا جائے مسئلہ اگر ایک

الترويحة الواحدة امامان كل امام تسليمة اختلفوا فيه قيل

ترویحہ کو دو امام پڑھیں ہر ایک امام ایک دوگانہ تو اس میں اختلاف کیا گیا کوئی کہتا ہے

لا بأس به والصحيح انه لا يستحب الا ان كل ترويحة يؤديها امام

کوئی حرج نہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ اچھا نہیں ہے اگر ایک امام ایک ترویحہ پوری پڑھائے تو

واحد وعليه عمل اهل الحرمين وغيرهم ولكن تبدل الامام بتمام

[illegible]

الاختلاف الفصل الثامن في وقت التراويح اختلف

[illegible]

المشائخ فيه قالت جماعة من اصحابنا الحنفية ومنهم الشيخ اسمعيل

[illegible]

في الافضل فقال بعضهم الافضل الجماعة وقال الآخرون الافضل

اختلاف کرتے ہیں بعضے تو کہتے ہیں جماعت ہی افضل ہے اور کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ

ان يوتر في منزله منفردا وهو المختار لان الصحابة لم يجمعوا على الوتر

وتر گھر جا کر اکیلا پڑھے اور یہی قول پسندیدہ ہے کیونکہ صحابہؓ نے وتر کی جماعت پر اجماع

بجماعة كاجماعهم على التراويح كذا في التبيين وشرح الهداية لابن

نہیں کیا جیسے تراویح پر اجماع کیا ہے یہ تبیین میں اور ابن ہمام کی شرح

الهمام والعناية وفي رواية يوتر بعدها بجماعة الا ان يكون له التهجد

ہدایہ میں اور عنایہ میں ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ وتر تراویح کے بعد جماعت سے پڑھیں مگر وہ شخص تہجد گزار ہو

فيجعل الوتر بعده ويجهر الامام في الوتر في رمضان في الثلث والمنفرد

تو وہ نماز وتر تہجد کے بعد پڑھے اور امام نماز وتر کی تینوں رکعت میں رمضان میں پکار کر پڑھے اور منفرد

بالخيار واختلفوا في القنوت فقيل يجهر وقيل لا يجهر لكن دون جهر

مختار ہے اور دعا قنوت میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ پکار کر پڑھے اور کوئی کہتا ہے چپکے سے لیکن قراءت کی

القراءة واختلفوا في ارسال اليدين حال القنوت والاعتماد واختلفوا

آواز سے کمتر اور قنوت کے وقت دونوں ہاتھ چھوڑ دینے اور باندھ لینے میں اختلاف کرتے ہیں اور وتر میں

في المقتدي في الوتر فقيل يقنت الى قوله بالكفار ملحق ويسكت

مقتدی کے حق میں اختلاف کرتے ہیں پس کوئی کہتا ہے کہ مقتدی دعاء قنوت بالکفار ملحق تک پڑھے اور اب چپکا ہو رہے

وقيل يؤمن وقيل هو بالخيار ان شاء امن وان شاء قنت وفي

اور کوئی کہتا ہے آمین کہے اور کوئی کہتا ہے مقتدی کو اختیار ہے جی چاہے آمین کہے اور جی چاہے دعا قنوت پڑھے اور

التبيين ويتبع المؤتم قانت الوتر في قنوته ويخفي لانه دعاء وقيل

تبیین میں یہ ہے کہ پوری نماز وتر میں مقتدی دعا قنوت میں قنوت پڑھنے والے کی پیروی کرے اور چپکے ہی پڑھے کیونکہ یہ دعا ہے اور کوئی کہتا ہے

يجهر وقيل عند محمد يقنت الامام دون المؤتم كما لا يقرأ والصحيح الاول

قنوت پکار کر پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک امام تو دعا قنوت پڑھے اور مقتدی نہ پڑھے جیسے قراءت نہیں پڑھتا اور صحیح اول قول ہے

مسئلة اذا فاتته ترويحة او ترويحتان وقام الامام في الوتر

مسئلہ اگر مقتدی کا ایک ترویحہ یا دو ترویحے فوت ہو جاویں اور امام وتر شروع کر دے

اختلف فيه فقيل يوتر مع الامام ثم يقضي ما فاته وقيل يقدم القضاء

تو اس میں اختلاف ہے پھر کوئی کہتا ہے کہ پہلے امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر فائتہ ادا کرے اور کوئی کہتا ہے پہلے فائتہ ادا کرے

الافضل في التراويح استيعاب اكثر الليل بالصلوة والانتظار والاستراحة

کہ تراویح میں افضل یہ ہے کہ اکثر شب کو نماز اور انتظار اور استراحت میں پوری کردے

ولو اخرها الى اخر الليل الصحيح انه يجوز من غير كراهة مسئلة

اور اگر آخر شب تک تاخیر کردے تو صحیح یہی ہے کہ بلا کراہت جائز ہے مسئلہ

اذا فاتت التراويح هل تقضى بعد وقتها بالجماعة او بغير الجماعة فالجواب

اگر تراویح فوت ہوجاویں تو آیا تراویح کے وقت کے بعد جماعت سے یا بلا جماعت قضا کی جاویں تو جواب یہ

لا تقضى بجماعة واما القضاء بغير جماعة فاختلف المشائخ فيه قال

کہ جماعت سے قضا نہ کریں اور رہی قضا بلا جماعت تو اسمیں مشائخ اختلاف کرتے ہیں بعضے

بعضهم تقضى من الغد الى دخول وقت تراويح اخرى وقال بعضهم

کہتے ہیں اگلے دن جب تک دوسری تراویح کا وقت نہ آوے قضا کرلے اور بعضے کہتے ہیں

تقضى ما لم يمض شهر رمضان وقال بعضهم لا تقضى اصلا وهو الصحيح

جب تک رمضان کا مہینہ نہ گزر جائے قضا کرلے اور بعضے کہتے ہیں ہرگز قضا نہ کرے اور یہی صحیح ہے

لانها ليست باكد من السنة بعد المغرب والعشاء وتلك لا تقضى

کیونکہ تراویح میں مغرب اور عشاء کے سنتوں سے کچھ زیادہ تاکید نہیں اور وہ تو ہمارے اصحاب کے

عند اصحابنا فكذلك هذه والدليل على انها لا تقضى بجماعة

نزدیک قضا نہیں کی جاتیں تو ایسے ہی تراویح اور اسکی دلیل یہ ہے کہ تراویح کی قضا جماعت کے ساتھ نہ

بالاجماع ولو كانت تقضى لقضيت كما فاتت فان قضاها منفردا

بالاتفاق نہیں ہے اور اگر تراویح کی قضا ہوتی تو ویسے ہی قضا ہوتی جیسے فوت ہوئی ہیں اگر تراویح کو اکیلا قضا کرے

كان مستحبا كالسنة المغرب اذا قضاها كذا قال الشيخ قاسم الحنفي

تو اچھا ہے جیسے مغرب کی سنتیں اگر قضا کرے شیخ قاسم حنفی نے ایسا ہی کہا ہے

ونقل في ستر المهدي عن السراجية لو قضاها منفردا كان نفلا

اور ... سراجیہ سے منقول ہے اگر تراویح کو اکیلا قضا کرے تو ...

تمت مسائل التراويح

تراویح کے مسئلے تمام ہوچکے

شهر شوال

شوال کا مہینہ

ان هذا الليل كله الى طلوع الفجر وقتها قبل العشاء او بعدها وقبل
واضح ہے کہتے ہیں کہ ساری رات طلوع صبح صادق تک تراویح کا وقت ہے عشاء سے پہلے یا عشاء کے بعد اور وتر

الوتر او بعده لانها قيام الليل وكان شرطها الليل فحسب وقال عامة
سے پہلے یا وتر کے بعد کیونکہ یہ سب قیام لیل ہے اور اس کی شرط صرف رات ہی ہے اور بخارا کے عام مشائخ

مشائخ بخارا وقتها ما بين العشاء والوتر فلو صلاها قبل العشاء
کہتے ہیں کہ تراویح کا وقت عشاء اور وتر کے بیچ میں ہے پس اگر تراویح عشاء سے پہلے

او بعد الوتر لم يؤدها في وقتها لان الآثار قد وردت هكذا وانما
یا وتر کے بعد پڑھے تو تراویح کو وقت پر ادا نہ کیا کیونکہ آثار اسی طرح سے آئے ہیں اور

يتبع في التراويح الآثار والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع
تراویح میں آثار ہی کی پیروی کی جاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے بعد طلوع صبح

الفجر حتى لو صلاها بعد الوتر جاز ولو صلاها قبل العشاء لا يجوز
صادق تک ہوتا ہے حتی کہ اگر تراویح وتر کے بعد پڑھے تو جائز ہے اور اگر عشاء سے پہلے پڑھ لے تو جائز نہیں

لانها نوافل سنة بعد العشاء فاشبهت التطوع المسنون بعد العشاء
کیونکہ تراویح سنتیں عشاء کے بعد سنتیں ہیں تو اب رمضان سے علاوہ عشاء کے بعد کے

في غير رمضان ويجوز الصلوة بعد الوتر غاية ان الافضل ان يكون
سنتوں تطوع سے مشابہ ہیں اور وتر کے بعد نماز جائز ہی ہوتی ہے غایت ما فی الباب یہ ہے کہ رات کی

الوتر آخر صلوة الليل كما حقق في موضعه والمستحب تاخيرها الى
نمازوں میں وتر پیچھے ہو یہاں افضل ہوتا ہے چنانچہ اپنی جگہ میں ثابت ہو چکا ہے اور مستحب تہائی یا

ثلث الليل ونصفه وقيل يكره اداءها بعد النصف تشبيها بتاخير
آدھی رات تک تراویح کی تاخیر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ آدھی رات کے بعد تراویح کا پڑھنا مکروہ ہے جیسے عشاء کی تاخیر

العشاء والصحيح انه لا يكره لانها صلوة الليل والافضل فيها
مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات کی نماز ہے اور اس میں آخر وقت

آخره وفي فتاوى قاضيخان ويستحب تاخير التراويح الى ما
افضل ہوتا ہے اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ تراویح کی تاخیر آدھی رات کے

بعد نصف الليل في بعضهم قالوا به وهو الصحيح وفي الخلاصة
بعد تک مستحب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے اور یہی صحیح ہے اور خلاصہ میں یہ ہے

احد في منامه انه ياكل حلوا كان تعبيره ان يكون له نصيب من لذة
ہوا ہے یعنی یہ دیکھے کہ شیرینی کھاتا ہے تو اسکی تعبیر یہ ہوگی کہ اسکے واسطے ایمان کی لذت کا
الايمان ولهذا كان الافطار بالحلو افضل كالعسل والتمر مما في
حصہ ہے اور اسی لیے روزہ کا افطار شیرینی سے افضل ہے جیسے شہد اور چھوہارے باوجودیکہ
التمر من خواص خصوصا في المدينة على ما ذكر في موضعه ثلثا او خمسا
چھوہارے میں بہت سے خواص ہیں خصوصا مدینہ میں جیسے کہ اپنی جگہ میں ذکر ہوا ہے تین کھاوے یا پانچ
او سبعا ثم يخرج الى المصلى ومما صح في هذا الشهر صيام ستة ايام
یا سات پھر عیدگاہ کو جاوے اور ان چیزوں سے جو اس مہینہ میں بصحت ثابت ہوئی ہیں چھ روزے رکھنے ہیں
فقد روى مسلم في صحيحه عن ابي ايوب الانصاري ان رسول الله
بیشک مسلم نے اپنی کتاب میں ابو ایوب انصاری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے پیچھے چھ روزے شوال میں رکھے
كان كصيام الدهر وهذا اذا صام مدة عمره واما اذا صام في سنة كان كصيام
تو ایسا ہے گویا تمام زمانہ کے روزے رکھے اور یہ جب ہے کہ تمام عمر رکھتا رہا ہو اور اگر ایک برس میں رکھے تو ایک سال کے روزے رکھنے
سنة وقد ورد في هذا المعنى ايضا حديث ثوبان رواه ابن ماجة
کی مانند ہے اور اسی مضمون میں ثوبان کی حدیث بھی آئی ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور
في رواية فاتبعه بالفاء وليس المراد التعقيب الحقيقي لاستلزامه
ابن ماجہ کی روایت میں ثم اتبعه کی جگہ فاتبعه فا سے ہے اور اس سے تعقیب حقیقی مراد نہیں ہے کیونکہ وہ عید کے
صوم يوم العيد فيصح من اول الشهر وبعده والمختار عند الشافعي
دن کا روزہ لازم آتا ہے پس اول ماہ میں اور اسکے بعد بھی صحیح ہوتے ہیں اور شافعی کے نزدیک پسندیدہ
من اول الشهر متتابعة وعندنا اعم وكذا عند احمد بل قالوا ان عدم
اول ماہ میں پیاپے ہیں اور ہمارے نزدیک عام ہے اور ایسے ہی احمد کے نزدیک بلکہ کہا ہے کہ پیاپے نہ رکھنا
ابعد عن الكراهة والتشبه بالنصارى وقد حكم الفقهاء بسنية الغسل
نہایت کراہت سے اور نصاری کی مشابہت سے بہت دور ہے اور فقہا نے حکم کیا ہے کہ دونوں عید کے دن
يوم العيدين وعلم واثباتها قياسه على الجمعة لعلة الاجتماع وقد

شہر شریف من اوائل اشہر الحج ویسمّی شہر الفطر وفیہ یوم العید یوم
یہ ماہ بزرگ اشہر الحج کا پہلا مہینہ ہے اور شہر الفطر اسکا نام ہے اور اسمیں عید کا دن گناہوں کی
مغفرۃ الذنوب وقد ورد فی الحدیث عن انس انہ اذا کان یوم العید
مغفرت کا دن ہے اور حدیث میں انس سے آیا ہے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے
باہی اللہ تعالی بعبادہ الصائمین ملائکتہ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر
تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں پر اپنے روزہ دار بندوں سے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو ایسے مزدور کی جزا کیا ہے جو اپنا عمل
وفّی عملہ قالوا ربنا جزاؤہ ان یوفی اجرہ قال یا ملائکتی عبیدی
پورا کر چکا ہو وہ کہتے ہیں یا رب ہمارے اسکی جزا یہی ہے کہ اسکا اجر پورا دیا جائے اللہ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو میرے غلاموں اور لونڈیوں نے
وامائی قضوا فریضتی علیہم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی
میرا فرض جو انکے ذمہ تھا ادا کیا پھر نکلے کہ پکار کر دعا کریں قسم ہے اپنی عزت اور جلال
وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنہم فیقول ارجعوا قد غفرت لکم
اور کرم اور علو اور درجہ کی بلندی کی قسم ہے میں انکی دعا قبول کروں گا پھر اللہ فرماتا ہے چلے جاؤ میں نے تمکو بخشدیا
وبدلت سیاٰتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لہم رواہ البیہقی
اور تمہارے گناہوں کو نیکیاں بنا دیں انس نے کہا ہے پس وہ بخشے بخشائے چلے آتے ہیں اسکو بیہقی نے
فی شعب الایمان ومن السنۃ فی یوم عید الفطر ان یفطر قبل ان یخرج
شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور عید الفطر کے دن یہ مسنون ہے کہ عید گاہ کی طرف چلنے سے پہلے
الی المصلی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل تمرات وترا اخذا بہ
کچھ کھالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاق چھوہارے کھایا کرتے تھے
فی روایۃ البخاری عن انس وروی الحاکم عن عتبۃ بن حمید کان یاکل
انس سے بخاری کی روایت میں یہی آیا ہے اور حاکم عتبہ بن حمید سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلعم تین یا
ثلثا او خمسا او سبعا او اقل او اکثر وقالوا الحکمۃ فی استحباب اکل التمر
پانچ یا سات یا کم و زیادہ کھایا کرتے تھے اور کہتے ہیں چھوہارا کھانا مستحب ہونے میں مقصود
حلاوتہ والحلاوۃ یقوی البصر الذی یضعفہ الصوم وایضا الحلو
اسکی شیرینی ہے اور شیرینی بینائی کو قوت دیتی ہے جسکو روزہ ضعیف کر دیتا ہے اور شیرینی
یرق القلب ویوافق مزاج الایمان ولذا ورد المؤمن حلوی ان رئی
[illegible]

الحديث فيه والجهر بالتكبير في طريق المصلى سنة عند الائمة الثلثة
حدیث صحیح ہو اور تکبیر عیدگاہ کے راستہ میں تینوں اماموں کے نزدیک اور ابو یوسف رحمہ
وعند ابي يوسف ومحمد واما عند ابي حنيفة فهو سنة في عيد الضحى
اور محمد رحمہ کے نزدیک پکار کر پڑھنا مسنون ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک تکبیر پکار کر پڑھنا عید اضحی میں مسنون ہے
دون الفطر والخلاف في الجهر اما ان كبر بدون الجهر فهو حسن وذكر
نہ عید الفطر میں اور خلاف پکار کر پڑھنے میں ہے اگر آہستہ سے تکبیر پڑھے تو بہت اچھا ہے اور اللہ کا
الله مستحب في جميع الاوقات كذا يفهم من الخلاصة ان الخلاف في اصل
نام لینا تمام اوقات میں خوب ہوتا ہے اور خلاصہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خلاف اصل تکبیر
التكبير وقد يروى عن ابي حنيفة الجهر ايضا كذا في شرح ابن الهمام واستدل
ہی میں ہے اور کبھی ابوحنیفہ رحمہ سے پکار کر پڑھنا بھی مروی ہوا ہے یہ ابن الہمام کی شرح میں ہے اور ائمہ
الائمة بحديث رواه الدارقطني عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله
اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو دارقطنی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عليه وسلم يكبر يوم الفطر اذا خرج الى المصلى وقال البيهقي في رفع
عید الفطر کے روز جب عیدگاہ کو تشریف لیجاتے تو تکبیر پڑھا کرتے تھے اور بیہقی کہتا ہے کہ اس حدیث کے
هذا الحديث كلام والصحيح انه موقوف على ابن عمر وقال الشيخ ابن
کے مرفوع ہونے میں کلام ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابن عمر پر موقوف ہے اور شیخ ابن ہمام
الهمام هذا الحديث ضعيف من جهة موسى بن محمد بن عطاء احد
کہتا ہے کہ یہ حدیث موسی بن محمد بن عطاء کی جہت سے کہ یہ بھی اسکے راویوں میں سے ہے
رواته وايضا هو لا يدل على الجهر وقول الصحابي لا يعارض عموم
ضعیف ہے اور یہ بھی کہ یہ حدیث جہر پر دلالت نہیں کرتی اور صحابی کا قول اس آیت کے عموم کا معارض نہیں
الاية ودون الجهر من القول وروى عن ابن عباس انه سمع الناس
ہو سکتا اور پکار سے کم آواز سے پڑھنے میں اور ابن عباس سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو تکبیر کہتے ہوئے
يكبرون فسأل من كان يقود به هل كبر الامام قال لا فقال اجن الناس
سنا تو اپنے جو ان کش سے پوچھا کیا امام نے تکبیر کہی ہے ... نہیں ابن عباس نے کہا ...
مثل هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن احد منا يكبر

يروى في ذلك حديث عن فاكه بن سعد وكان له صحبة ولم يعرف له سوى
اور اس باب مین فاکہ بن سعد سے حدیث مروی ہے کہ اسکو صحبت بھی حاصل ہے اور سوا اسکے اس حدیث کے

هذا الحديث انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل يوم
اسکی اور حدیث بھی معلوم نہین ہے کہ یہہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم عید الفطر کے دن

الفطر ويوم النحر ويوم عرفة رواه ابن ماجه في سننه والطبراني في معجمه
اور عید الضحی کے روز اور عرفہ کے دن نہایا کرتے تھے اسکو ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اور طبرانی نے اپنی معجم مین

والبزار في مسنده كذا قال الشمني ثم قال الشيخ ابن همام هذا الحديث ضعيف
اور بزار نے اپنی مسند مین روایت کیا یہہ شمنی کا قول ہی اور شیخ ابن ہمام کہتا ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے

كذا ذكر النووي وغيره وفي شرح كتاب الخرقي روى هذا الحديث وقال
یہہ نووی وغیرہ ذکر کرتے ہین اور کتاب الخرقی کی شرح مین یہہ حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے

كان فاكه بن سعد يأمر اهله بالغسل في هذه الايام وقال ورواه عبد الله
کہ فاکہ بن سعد اپنی اہل کو ان دنون مین غسل کے واسطے کہا کرتا تھا اور کہا ہے کہ اسکو عبد اللہ بن احمد نے

ابن احمد في المسند وابن ماجة واورده السيوطي في جمع الجوامع عن الشعبي
مسند مین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور سیوطی جمع الجوامع مین شعبی سے اور وہ

عن زياد بن عياض الاشعري قال القوم رايت منكم كل فعل رايته من
زیاد بن عیاض اشعری سے لایا ہے کہ اسنے قوم سے کہا جتنے سارے کام دیکھے ہین جو رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انكم لا تغتسلون في العيدين ورواه ابن
صلے اللہ علیہ و سلم سے دیکھے ہین مگر اتنا ہی کہ تم عیدین مین نہین نہاتے ہو اسکو ابن منده نے

منده وابن عساكر وقال صحيح عن عياض وقوله زياد غير محفوظ وقد حكم
اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عیاض سے صحیح طریق پر ہے اور اسکا قول زیاد غیر محفوظ ہے اور بعض

بعض المحدثين بضعف هذا الحديث ايضا ولم يوجد في الكتب الستة
محدثین نے حکم کیا ہے کہ یہہ حدیث بھی ضعیف ہے اور کتب صحاح ستہ مین

حديث في هذا الباب سوى اثر ابن عمر انه كان يغتسل يوم الفطر قبل ان
اس باب کی کوئی حدیث نہین ہے بجز اثر کے جو ابن عمرؓ سے ہے کہ ابن عمرؓ عید الفطر کے روز عیدگاہ کیطرف

يخرج الى المصلى قالوا وشدة مبالغته في متابعة السنة يقتضي ان يصح
جانے سے پہلے نہایا کرتے تھے کہتے ہین اور انکا اتباع سنت مین مبالغہ کرنا [illegible]

عہ [illegible] ضعیف [illegible]

الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها والاول اصح انتهى وقال في شرح كتاب

نماز سے پہلے اور پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور قول اول اصح ہے انتہی اور کتاب خرقی کی شرح میں

الخرقي في مذهب الامام احمد بن حنبل استخلف علي ابا مسعود

جو امام احمد بن حنبل کے مذہب کی ہے کہا ہے کہ علی نے ابو مسعود انصاری کو

الانصاري على الناس فخرج يوم العيد وقال ايها الناس انه ليس من

لوگوں پر خلیفہ کیا سو وہ عید کے دن باہر نکلے اور کہا اے لوگو سنت

السنة ان يصلي قبل الامام رواه النسائي وروى ابن سيرين ان

نہیں ہے کہ امام سے پہلے نماز پڑھنے لگو اسکو نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن سیرین روایت کرتا ہے کہ

ابن مسعود وحذيفة قاما ونهيا الناس ان يصلوا يوم العيد قبل

ابن مسعود اور حذیفہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو منع کیا کہ امام کے مصلے میں آنے سے

خروج الامام الى المصلى رواه سعيد وقال الزهري ولم اسمع احدا

پہلے نماز پڑھیں اسکو سعید نے روایت کیا ہے اور زہری کہتا ہے کہ میں نے اپنے علماء میں کسی سے

من علمائنا يذكر ان احدا من اسلاف هذه الامة صلى قبل صلاة العيد

نہیں سنا کہ یہ بیان کرتا ہو کہ اس امت کے اسلاف میں سے کسی نے عید کی نماز سے پہلے یا پیچھے

ولا بعدها رواه الاثرم وايضا الخلاف في انه مخصوص بالمصلى

نماز پڑھی ہے اسکو اثرم نے روایت کیا ہے اور نیز اختلاف ہے کہ آیا یہ ممانعت عیدگاہ سے مخصوص ہے

او شامل للمصلى والبيت فقال بعضهم ان صلى في غير المصلى فلا

یا عیدگاہ اور گھر دونوں کو شامل ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ اگر کوئی سوائے عیدگاہ کے پڑھے تو کچھ ڈر

بأس به وروي عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

نہیں ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان لا يصلي قبل صلاة العيد فاذا رجع الى بيته صلى ركعتين رواه

عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے لیکن جب گھر پھر کر آتے تو دو رکعت پڑھتے اسکو ابن ماجہ

ابن ماجه واحمد وقال في الهداية ولا يتنفل في المصلى قبل صلاة العيد

اور احمد نے روایت کیا ہے اور ہدایہ میں کہتا ہے اور عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل نہ پڑھنا چاہیے

فالكراهة في المصلى خاصة وفي الشرح ان صلى صلاة الضحى قبل

قبل الامام وقال ابو جعفر لا يمنع العامة من ذلك لقلة رغبتهم في

تکبیر پڑھے اور ابو جعفر کہتا ہے کہ عوام کو تکبیر سے روکنا نہیں چاہیے کیونکہ عوام کو خیرات میں رغبت

الخيرات انتهى ومن السنة ان يخالف في الطريق يوم العيد بان يخرج

کم ہوتی ہے انتہی اور مسنون ہے کہ عید کے دن آنے اور جانے کا رستہ بدل دے اس طور کہ جاوے

من طريق ويرجع من اخرى فقد روى البخاري عن جابر قال كان النبي

ایک رستہ سے اور آوے دوسرے رستہ سے بیشک بخاری نے جابر سے روایت کیا ہے جابر کہتا ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق وروى الترمذي

صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو رستہ بدل دیتے تھے اور ترمذی اور دارمی

والدارمي عن ابي هريرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم

ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن

العيد في طريق رجع في غيره وقد ذكروا في هذا الفعل نكاتا واسرارا

ایک رستہ سے تشریف لیجاتے تو دوسرے رستہ سے آتے اور علماء نے اس عمل کے بہت نکتے اور اسرار

ذكرناها في شرح سفر السعادة وقد اختلف في انه للامام خاصة

بیان کئے ہیں جنہیں ہم نے شرح سفر السعادت میں ذکر کئے ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ تبدیل راہ امام کے واسطے خاص ہے

او يعم الناس ومما ينبغي ان ينبه عليه بيان حكم الصلوة قبل صلوة

یا سب لوگوں کے واسطے ہے اور یہ بتانا ضروری ہے نماز نوافل کا حکم جو عید کی نماز سے

العيد وبعده روى البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي

پہلے اور پیچھے ہیں بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی ابن عباس سے

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوم العيد فصلى ركعتين

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لیگئے پھر دو رکعت عید کی پڑھیں

لم يصل قبله ولا بعده الحديث وقال الترمذي وفي الباب عن ابن عمر

اور نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ اس کے پیچھے حدیث تک اور ترمذی کہتا ہے اور اس باب میں ابن عمر اور عبد اللہ

وعبد الله بن عمرو وابي سعيد والعمل على هذا عند بعض اهل العلم

ابن عمرو اور ابو سعید سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے

من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وجوز طائفة من اهل العلم

الله صلى الله عليه وسلم ومن اقتدى فقد اهتدى والحاصل انه لم يثبت

صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی اور جنے رسول صلعم کی پیروی کی اس نے ہدایت پائی اور حاصل یہہ ہے کہ عید کی نماز کے

لصلوة العيد سنة لا قبل ولا بعد الا عند البعض قياسا على الجمعة

واسطے سنت ثابت نہیں ہے نہ پہلے اور نہ پیچھے مگر کسی کے نزدیک جمعہ پر قیاس کرنے سے

واما مطلق النفل فلم يثبت المنع عنها بدليل خاص الا في وقت الكراهة

اور رہی مطلق نفل سو اسکی ممانعت کسی خاص دلیل سے بجز اوقات مکروہہ میں ثابت نہیں ہوئی ہے

انتهى ثم اعلم انهم اختلفوا في صلوة العيد بعد ما فاتت وظاهر

انتہی پھر سمجھ لے کہ علماء نے عید کی نماز میں فوت ہو چکنے بعد اختلاف کیا ہے اور ظاہر

المذهب عند ابي حنيفة انه لا قضاء لصلوة العيد لان هذه الصلوة

مذہب امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہہ ہے کہ عید کی نماز قضا نہیں ہے کیونکہ یہہ نماز

لم تثبت الا بهذه الخصوصية وفي بعض شروح الهداية ان شاء صلى

بدون اس خصوصیت کے ثابت نہیں ہے اور ہدایہ کی بعضی شرحوں میں یہہ ہے کہ اگر چاہے دو

ركعتين او اربع ركعات مثل الضحى كما يصلي في سائر الايام ونقل

رکعتیں یا چار رکعتیں مثل چاشت کے پڑھ لے جیسا اور دنوں میں پڑھتا ہے اور محیط

عن المحيط وفتاوى قاضيخان ان من جاء المصلى ولم يدرك الصلوة

اور فتاوی قاضیخان سے یہہ منقول ہے کہ جو شخص عیدگاہ میں پہنچے اور امام کے ساتھ

مع الامام ان شاء رجع الى بيته وان شاء صلى ثم انصرف والافضل

نماز نہ پاوے تو وہ اگر چاہے اپنے گھر چلا آوے اور اگر چاہے نماز پڑھے پھر چلا آوے اور افضل یہہ ہے کہ

ان يصلي اربع ركعات فتكون له صلوة الضحى كما نقل عن ابن مسعود

چار رکعت پڑھے جب تو اسکے واسطے چاشت کی نماز ہو جاویگی چنانچہ ابن مسعود سے صحیح

باسناد صحيح انه قال من فاتته صلوة العيد صلى اربع ركعات

اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جس شخص کی عید کی نماز رہ جاوے تو وہ شخص چار رکعت پڑھ لے

كذا في فتح الباري وقرأ فيها في الركعة الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي

یہہ فتح الباری میں ہے اور ان رکعات میں سے پہلی رکعت میں تو سورہ سبح اسم ربک الاعلی پڑھے اور

الثانية والشمس وضحها وفي الثالثة والليل اذا يغشى وفي الرابعة

دوسری میں سورہ والشمس وضحہا اور تیسری میں واللیل اذا یغشی اور چوتھی میں

الضحى وهو الى الجبانة لم يكره وقيل في المصلى وغير المصلى وقال الرافعي في
چاشت کی نماز پڑھے تو مکروہ نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے کہ مصلی اور غیر مصلی میں مکروہ نہیں ہے اور شرح میں
الشرح هذا النفي باطلاقه يتناول الامام دون القوم جميعا وقال
یہہ بھی کہا ہے یہہ عدم کراہت کا حکم امام اور قوم سب کو شامل ہے اور امام شافعی رح
الشافعي يكره للامام دون القوم وقيل المراد من هذا النفي انها غير مسنونة
کہتے ہیں کہ امام کو مکروہ ہے قوم کو مکروہ نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس نفی سے یہہ مراد ہے کہ وہ نماز مسنون نہیں ہے
لا انها مكروهة وقال في فتح الباري المنع عن الصلوة قبل صلوة العيد
یہہ مراد نہیں کہ نماز مکروہ ہے اور فتح الباری میں کہا ہے عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نماز کی ممانعت
وبعدها يحتمل ان يكون المراد به منع التنفل ومنع الراتبة وعلى المنع
میں احتمال ہے کہ اس سے مراد نفل پڑھنے کی ممانعت ہو یا راتبہ کی ممانعت ہو اور جس صورت میں نفلوں
عن التنفل اما ان يكون للكراهة في الوقت او اعم منها وعلى كل تقدير
سے ممانعت ہو تو یا یہہ مراد ہو کہ وقت ہی میں کراہت ہو یا اس سے عام ہو اور ہر صورت میں یا امام سے
مخصوصة بالامام او يتناول الامام والماموم او مخصوصة بالمصلى وشاملة للمصلى
مخصوص ہے یا امام اور مقتدی کو شامل ہو اور یا عیدگاہ سے مخصوص ہے یا عیدگاہ اور گھر دونوں
والبيت اختلف السلف في الجميع قال الكوفيون بعد لا قبل وهو مذهب
کو شامل ہو اور سلف نے ان سب صورتوں میں اختلاف کیا ہے کوفہ والے کہتے ہیں پہلے سے پیچھے نہیں اور اوزاعی
الاوزاعي والثوري والحنفية وقال البصريون يصلي قبل لا بعد
اور ثوری اور حنفیوں کا یہی مذہب ہے اور بصرے والے کہتے ہیں پہلے سے پیچھے نہیں
وهو مذهب الحسن البصري وجماعة اخرى وقال اهل المدينة
اور حسن بصری رح اور ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اور مدینہ والے کہتے ہیں
لا قبل ولا بعد وهو مذهب الزهري وابن جريج واحمد ونقل بعض
نہ پہلے ہے اور نہ پیچھے اور زہری اور ابن جریج اور احمد کا یہی مذہب ہے اور بعضے
المالكية الاجماع على عدم التنفل للامام في المصلى ومن جوز قال
مالکی علماء نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ امام عیدگاہ میں نفلیں نہ پڑھے اور جنہوں نے جائز رکھا ہے یہہ دلیل
انه وقت مطلق الصلوة لا كراهة فيه ومن منع قال لم يصل رسو
بیان کرتا ہے کہ یہہ وقت مطلق نماز کا ہے اس میں کراہت نہیں ہے اور جو شخص منع کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی

[illegible]

ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه الايام العشر قالوا يا رسول

کوئی دن ایسے نہیں ہیں کہ عمل صالح اُن میں اللہ کو محبوب تر ہوں جیسے اِن دس دنوں میں عرض کیا یا رسول اللہ

الله ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله قالوا ولا الجهاد في

اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد پھر عرض کی اور نہ اللہ کی

سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه

راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد مگر وہ شخص کہ اپنی جان اور مال

وماله فلم يرجع من ذلك بشيء رواه البخاري وفي صحيح ابي عوانة

لیکر جائے پھر اُنمیں سے کچھ نہ لاوے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور ابو عوانہ کی صحیح

وصحيح ابن حبان عن جابرؓ ما من ايام افضل من عشر ذي الحجة

اور ابن حبان کی صحیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ عشرہ ذی الحجہ سے کوئی دن افضل نہیں ہیں

قال العلماء لو نذر احد صيام افضل ايام السنة انصرف الى هذه

علماء کہتے ہیں اگر کوئی شخص سال میں سے افضل دنوں کے روزہ کی منت مانے تو ان

الايام وان نذر صوم يوم افضل من سائر الايام فالى يوم عرفة

دنوں کی طرف متوجہ ہوا اور اگر تمام دنوں سے افضل دن کی روزہ کی منت مانے تو یوم عرفہ کی طرف متوجہ ہو

وان نذر يوم افضل يوم من الاسبوع فالى يوم الجمعة والمختار

اور اگر ہفتہ میں سے افضل دن کی منت مانے تو جمعہ کے دن کی طرف متوجہ ہو اور مختار

ان ايام هذه العشر افضل لما فيها من عرفة وليالي عشر

یہ ہے کہ اس عشرہ کے دن اس واسطے افضل ہیں کہ انہیں عرفہ کا دن ہوتا ہے اور عشرہ رمضان کی

رمضان لما فيها من ليلة القدر هذا هو القول الفصل وقد جاء

راتیں اسلیے افضل ہیں کہ انہیں لیلۃ القدر ہے اور قول فیصل یہی ہے اور بیشک

في صيام عشر ذي الحجة وفضيلته واستحبابه ايضا احاديث اى

عشرہ ذی الحجہ کے روزہ رکھنے میں اور اسکی فضیلت اور مستحب ہونے میں احادیث آئی ہیں یعنی

في تسعة ايام منه فقد روى ابو داود والنسائي عن بعض ازواج

اس عشرہ میں سے نو دنوں میں سو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

النبي صلى الله عليه وسلم تسعة ايام ذي الحجة ويوم عاشوراء

بعض ازواج مطہرات سے روایت کیا ہے کہ ذی الحجہ میں سے نو دن اور روز عاشوراء

والضحى وروى ابن مسعود في هذا من رسول الله صلى الله عليه
سورہ والضحیٰ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسکی ثواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وسلم وعدا جميلا واجرا جزيلا وجاء مثل هذا في مذهب
نیک وعدہ اور بڑا اجر روایت کیا ہے اور ایسا ہی امام احمدؒ کے مذہب میں

احمد وذكر وهذا الاثر عن ابن مسعود قال احمد ويقوي هذا
آیا ہے اور ابن مسعود رضہ کی یہی اثر استدلال میں ذکر کی ہے امام احمدؒ کہتے ہیں اور اسکی تقویت وہ روایت کرتی ہے

ما جاء عن علي رضه انه امر رجلا ان يصلي بضعفاء القوم اربع
جو علی رضہ سے آئی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو فرمایا کہ ضعیف ناتوان لوگوں کو

ركعات بلا تكبير وخطبة وذكر البخاري في ترجمة باب ان انسا
چار رکعت بے تکبیر اور بے خطبہ پڑھا دے اور بخاری نے باب کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ انس رضہ نے

جمع اهله وولده في الزاوية موضع على فرسخين من البصرة و
اپنی اہل اور اولاد کو موضع زاویہ میں جو بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جمع کیا اور

صلى صلوة العيد مع اهل السواد ويصلون ركعتين مثل صلوة
عید کی نماز گرد نواح کے لوگوں کے ساتھ پڑھی اور وہ لوگ دو رکعت عید کی نماز کی

العيد مع الامام وقال الكرماني لو فات صلوة العيد مع الامام
طرح امام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور کرمانی کہتا ہے اگر عید کی نماز امام کے ساتھ فوت ہو جائے تو

قال مالك والشافعي يصلي ركعتين وقال احمد اربع ركعات وخير
امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دو رکعت پڑھ لے اور امام احمدؒ کہتے ہیں چار رکعت پڑھ لے اور امام

عند ابي حنيفة رحمة الله عليه ان شاء صلى وان شاء لم يصل وصلى
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے چاہے پڑھے اور چاہے نہ پڑھے اور اگر

تقديرا ان يصلي خير بين الركعتين واربع ركعات والله اعلم
پڑھنا تو پھر اختیار ہے کہ دو رکعت پڑھے یا چار رکعت پڑھے واللہ اعلم

شهر ذي الحجة
ذی الحجہ کا مہینا

عن ابن عباس رضه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يأخذ من شعره ولا من اظفاره وفي جامع الاصول من حديث
بال نہ منڈاوے اور نہ ناخن کترواوے اور جامع الاصول میں مسلم کی حدیث

مسلم عن عمرو بن مسلم ابن عمار الليثي قال كنا في الحمام قبيل من
عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے ہے کہا ہے کہ ہم اضحی کے نزدیک تھے حمام میں

يوم الاضحى فاطلى بعض بنو جماعة فقال بعض اهل الحمام قد نهى عن
حمام میں تھے پھر ایک جماعت نے لیپ کیا یعنی نورہ لگایا تب حماموں میں سے کسی نے کہا اس سے تو منع

من هذا ثم لقيت سعيد بن المسيب فذكرت له قول الحمامي فقال
کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا تو میں نے اسی حمامی کا قول ذکر کیا انہوں نے جواب دیا

يا ابن اخي هذا حديث نسيه الناس وتركوه حدثتني ام سلمة
اے بھتیجے یہ وہ حدیث ہے کہ اسکو لوگ بھول بسر گئے ہیں اور چھوڑ دی ہے مجھ سے ام سلمہ نے کہ نبی صلی اللہ

زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلعم
علیہ وسلم کی بی بی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

من رای هلال ذي الحجة الحديث واما يوم عرفة فقد اختلف
جسنے ذی الحجہ کا چاند دیکھا آخر حدیث تک اور رہا عرفہ کا دن سو اس میں اختلاف ہے

في انه افضل او يوم الجمعة وقيل عرفة افضل ايام السنة والجمعة
کہ یہ روز افضل ہے یا جمعہ کا دن اور کوئی کہتا ہے عرفہ سارے سال کے دنوں سے افضل ہے اور جمعہ

افضل ايام الاسبوع والدلائل باسرها مذكورة في كتاب سفر
ہفتے کے دنوں سے افضل ہے اور تمام دلیلیں کتاب سفر السعادۃ کے

السعادة في باب الجمعة وصوم يوم عرفة الجمهور على انه سنة وقيل
باب جمعہ میں مذکور ہیں اور روزہ عرفہ کا تو جمہور علما اس طرف گئے ہیں کہ سنت ہے

سنة لغير الواقفين بعرفة وعن ام الفضل بنت الحارث ان
اور کوئی کہتا ہے ان لوگوں کو سنت ہے جو عرفات پر نہیں پہنچے اور ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ

ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم
عرفہ کے روز انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ میں لوگوں کو تکرار ہوا

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه
کسی نے کہا حضرت روزہ سے ہیں اور کسی نے کہا روزہ سے نہیں ہیں سو بھیجے حضرت صلعم کو دودھ کا

وثلثة ایام من کل شہر ومن اول الاثنین فیہ ومن اول الخمیس فیہ

اور ہر مہینہ میں سے تین دن اور مہینہ میں سے پہلے پیر کا دن اور مہینہ میں سے پہلے جمعرات کا دن

وفی روایۃ اخری کان یصوم العشر وثلثۃ ایام من کل شہر وما

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم اس عشرہ میں اور ہر ایک مہینہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اور وہ جو

روی مسلم والترمذی وابوداود عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

مسلم اور ترمذی اور ابو داود عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں

ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر قط فانہا

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عشرہ میں کبھی روزہ رکھتے نہیں دیکھا سو یہ روایت اسکی منافی نہیں ہے

لانہا انما اخبرت عن عدم رؤیتہا فلعلہا لم تطلع علی صیام

کیونکہ عائشہ رضہ نے تو یہ ہی خبر دی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو شاید کہ عائشہ رضہ کو رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ مانع منہ من مرض او سفر

صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی اطلاع نہیں ہوئی اور انکو اس سے کوئی مانع ہوا ہو بیماری یا سفر

او غیرہما ہذا ویلزم مما ورد فی فضل مطلق العمل الصالح فی ہذا

یا سوا اسکے کچھ اور یہ ہوا اور یہ جو اس عشرہ میں مطلق عمل صالح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

العشر فضل الصوم ایضا ومن السنن التی ترکہا الناس ان من اراد

اس سے روزہ کی بھی فضیلت لازم آتی ہے اور ان سنتوں میں سے جنکو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے یہ ہے کہ جو شخص

ان یضحی فرضا کان او نفلا فلا ینبغی ان یاخذ من شعرہ وظفرہ

قربانی کرنا چاہے فرض ہو یا نفل سو اسکو نہیں چاہیے کہ بال منڈوائے اور ناخن کترواے

حتی یضحی فقد روی مسلم عن ام سلمۃ انہا قالت قال رسول اللہ

جب تک قربانی نہ کر لے پس بیشک مسلم نے ام سلمہ رضہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب یہ عشرہ آ جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ کرے تو اپنے بالوں

من شعرہ وبشرہ شیأ وفی روایۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن

اور بدن کو ذرا نہ چھوئے اور ایک روایت میں ہے تو بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ

ظفرا وفی روایۃ من رای ہلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا

کتروائے اور ایک روایت میں ہے جسنے ذی الحجہ کا چاند دیکھا اور قربانی کا ارادہ ہو تو اپنے

وفی غیر روایة الاصول انه لایکره لما روی عن ابن عباس رضی الله عنه انه
اصول کی روایت سے جداگانہ جو روایت ہے کہ یہہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے
فعل ذلک بالبصرة کذا فی التبیین وفی الجامع الصغیر البرهانی
بصرہ میں ایسا کیا تھا یہہ تبیین میں ہے اور جامع الصغیر برہانی میں ہے
ان قولهم التعریف الذی یصنعه الناس لیس بشیء لم یرد به
کہ علماء کا یہہ قول کہ تعریف جسکو لوگ کرتے ہیں کچھ نہیں ہے اس سے مشروع
نفی الشرعیة لانه دعاء وتسبیح وتضرع الی الله تعالی وانما
ہونیکی نفی مراد نہیں ہے کیونکہ یہہ تو دعا اور تسبیح اور اللہ تعالی کی درگاہ میں تضرع ہے بلکہ اس سے
اراد به نفی وجوبه ونفی کونه سنة کذا فی کتاب نجم الدین
مراد وجوب کی نفی اور سنت ہونے کی نفی ہے یہہ ذکر نجم الدین بلخی کی
البلخی وفی الجامع الصغیر والتعریف الذی یصنعه الناس
کتاب میں ہے اور جامع الصغیر میں ہے اور وہ تعریف جسکو لوگ عمل میں لاتے ہیں
لیس بشیء وذلک ان جمیع الصلحاء والعارفین یجتمعون
کچھ نہیں ہے اور تعریف یہہ ہوتی ہے کہ تمام صلحاء اور عارف وہ شہر عرفہ کے
فی یوم عرفة فی کل بلدة ویهللون ویکبرون تشبها بالحاج
روز ہر ایک شہر میں جمع ہوتے ہیں اور تہلیل اور تکبیر پڑھتے ہیں بمشابہ حاجی
فی عرفات فذلک لیس بشیء یعنی لیس بشیء من السنة
عرفات میں پڑھتے ہیں سو یہہ امر کچھ نہیں ہے یعنی سنت میں سے نہیں ہے
ولکن هو فی نفسه من جملة الدیانات والخیرات و
پر بجائے خود ایک دیانت اور خیرات اور مبرات میں سے ہے
المبرات وذکر فی الکافی وقیل یستحب لانه تشبه باهل
کرنے کی بات ہے اور کافی میں مذکور ہے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے کیونکہ اہل طاعت کی
الطاعة فیکون لهم ثوابهم هکذا نقل فی سنن الهدی
مشابہت ہے سو انکو انکا سا ثواب ہوگا یہہ سنن الہدی میں منقول ہے
ولا یخفی ان الذکر والتسبیح والتهلیل والدعاء
اور یہہ بات ظاہر ہے کہ ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور دعا

بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشربه متفق عليه وقد
پیالہ بھیجا اور حضرت صلعم عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے پس آپ نے وہ پی لیا مسلم اور بخاری نے اس کو روایت کیا اور
روي نحو هذا الحديث عن ميمونة ايضا وقال الترمذي في الباب
ایسی ہی حدیث میمونہ رضہ سے بھی روایت ہوئی ہے اور ترمذی کہتا ہے اس باب میں
عن ابي هريرة وابن عمر وقد روي عن ابن عمر قال حججت مع النبي
ابوہریرہ رضہ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے اور ابن عمر رضہ سے یہ بھی روایت ہے وہ کہتا ہے کہ حج کیا میں نے نبی صلی اللہ
صلى الله عليه وسلم فلم يصمه يعني يوم عرفة ومع ابي بكر فلم يصمه
علیہ وسلم کے ساتھ سو آپ نے اس روز یعنی عرفہ کے روز روزہ نہیں رکھا اور ابوبکر رضہ کے ساتھ سو انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا
ومع عمر فلم يصمه وانا لا اصومه ولا امر به ولا انهى عنه والعمل
اور عمر رضہ کے ساتھ سو انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور میں نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ کسی کو کہتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں اور اکثر
على هذا عند اكثر اهل العلم يستحبون الافطار بعرفة ليتقوى
علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن افطار بہتر جانتے ہیں تاکہ آدمی میں
به الرجل على الدعاء وقد صام بعض اهل العلم يوم عرفة بعرفة
دعا کرنے کی قوت باقی رہے اور بیشک بعضے علماء نے عرفہ کے دن عرفات پر روزہ رکھا ہے
انتهى وقد ورد في فضل يوم عرفة انه يكفر السنة التي بعده والتي
انتہی اور بیشک روز عرفہ کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ روزہ عرفہ ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ کا کفارہ
قبله فالمختار ان صوم عرفة مستحب الا للحاج اذا لم يقووا على الدعاء
ہوتا ہے پس مختار یہی ہے کہ روز عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر حاجیوں کو اگر دعا اور احکام
والاجتهاد فيه والله اعلم ومما ينبغي ان ينبه عليه بيان حكم التعريف
ادا کرنے کی قوت نہ رکھتے ہوں پس اللہ اعلم اور ان احکام میں سے جنکا جتا دینا مناسب ہے تعریف کا حکم بیان کرنا ہے
الذي يفعله بعض الناس في البلاد فاعلم انه قد ذكر بعض علمائنا
جسکو بعضے لوگ شہروں میں کرتے ہیں سو سمجھ لے کہ بعضے حنفی علماء نے ذکر
الحنفية ان التعريف وهو ان يجمع الناس يوم عرفة في بعض المواضع
کیا ہے کہ تعریف یعنی عرفہ کے روز کسی جگہ میں لوگوں کا جمع ہونا تاکہ عرفات پر ٹھہرنے والوں سے
تشبها بالواقفين بعرفة ليس بشيء وعن ابي يوسف ومحمد
مشابہت پیدا کریں کچھ چیز نہیں ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اور امام محمد رحمہ سے

شرح مواقف عربی
حاشیہ میر زاہد امور عامہ شرح تجرید
تکمیل الایمان از مولوی عبد الحق محدث دہلوی
تفسیر حقانی
سراجی نظامی
بعض ترجمہ اردو سراجی [illegible]
[illegible] مجتبائی
[illegible] العرف [illegible] نظامی
[illegible]
بہشتی زیور نظامی
دستور المبتدی [illegible] نظامی
ایضاً مشہوری
ہدایۃ المصرف از مولانا بحر العلوم مجتبائی
فصول اکبری [illegible] نظامی
مراح الارواح محشی بحواشی جدیدہ
مطبوعہ مجتبائی
تحریر [illegible] نظامی
[illegible]
ایضاً نظامی
شرح ملا [illegible] مجتبائی [illegible]
شرح مائۃ عامل محشی کلاں نظامی
کافیہ محشی مع شرح فارسی مجتبائی —
شرح ملا [illegible] —
مبادی الحکمت [illegible]
[illegible] —
شرح سلم [illegible] بحر العلوم مجتبائی —
[illegible] —
[illegible]
[illegible]

شرح ہدایۃ الحکمۃ
[illegible] سعیدیہ
میرزاہد ملا جلال محشی [illegible]
قطبی شرح شمسیہ [illegible]
و [illegible] صحیح مجتبائی —
تفسیر [illegible] مع [illegible] مجتبائی
[illegible] احادیث
[illegible] مع [illegible] اسلام [illegible]
مطبوعہ مصر
عوارف المعارف عربی —
آداب السلام عربی —
[illegible]
حکایات الصالحین عربی —
مکتوبات حضرت شیخ عبد الحق [illegible]
[illegible] کلمات حضرت
[illegible] حضرت میرزا مظہر جان جان
[illegible] مع [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت شاہ ولی
[illegible] حضرت شاہ غلام علی
[illegible] مجتبائی —
[illegible] حضرت میرزا
صاحب کے [illegible] اور [illegible]
اور معمولات [illegible]
حضرت شاہ غلام [illegible]
[illegible] —
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] مجتبائی
[illegible] مجتبائی —

ہدایۃ الطالبین فارسی مجتبائی
یہ کتاب حضرت شاہ احمد سعید صاحب
نقشبندی مجددی [illegible]
اس کتاب میں علاوہ [illegible]
کے [illegible]
[illegible] حضرت قطب [illegible]
شاہ غلام علی [illegible]
[illegible]
پیر صاحب [illegible]
یہ کتاب [illegible] —
سراج السالکین ترجمہ اردو [illegible]
منہاج العابدین مع [illegible] اردو
از مولانا [illegible]
ارشاد [illegible] مجتبائی
ضیاء القلوب فارسی —
شفاء العلیل مع ترجمہ [illegible]
[illegible] السبیل نظامی
کمالات عزیزی مع [illegible]
[illegible] شریف
کشکول شریف فارسی [illegible]
[illegible] حضرت شاہ کلیم اللہ
جہان آبادی مجتبائی —
[illegible]
صاحب [illegible] مجتبائی —
ارشاد الطالبین از حضرت [illegible]
ثناء اللہ پانی پتی رح
تذکرہ [illegible]
[illegible]
[illegible] مجتبائی

نظام المدارس از حضرت نظام الدین
اورنگ آبادی —

حمائل شریف مترجم

الحمد للہ کہ اس مطبع مجتبائی [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible] حمائل شریف بطرز
[illegible] ایک
[illegible] —
اس حمائل کو [illegible]
[illegible]
اور حاشیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پارہ پارہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
اس [illegible] اعلان [illegible]
اس حمائل میں اگر [illegible]
بھی [illegible]
[illegible]
خوشخط [illegible]
کاغذ سفید ولایتی [illegible]
[illegible]
[illegible] —
[illegible]
[illegible]

[illegible]

فلا بأس به لانها مشروعة في كل الامكنة والازمان ولكن
کوئی ڈر کی بات نہیں کیونکہ یہہ سب ہر جگہ اور ہر وقت مشروع ہیں لیکن

الكلام في لباس الاحرام والتلبية وسائر اداب الحج التي
احرام کے لباس پہننا اور لبیک پکارنے میں اور حج کے تمام آدابوں میں جنکو

يفعلها الواقفون في ذلك المقام فان الظاهر اختصاصها
اس مقام میں موجود ہونیوالے لوگ کرتے ہیں کلام ہے کیونکہ ظاہر حال یہہ ہے کہ انکو اسی سے خاص ہونا

بهم والله اعلم بحقيقة المرام هذا واما سائر العبادات
اور اللہ حقیقت حال کو خوب جانتا ہے یہہ یاد رکھو اور رہے اور تمام عبادات

والادعية والاحكام فمذكورة في كتب الفقه ورسائل
اور دعائیں اور احکام سو فقہ کی کتابوں میں اور مناسک کے رسالوں میں

المناسك فليطلب ثم ولكن هذا اخر ما قصدنا ايراده في هذه
مذکور ہیں وہاں سے ڈھونڈھ لینا چاہیے اور یہہ جاننے اس مقصد کی تمامی ہے جسکو ہمنے اس رسالہ میں لانا

الرسالة واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله
چاہتے تھے اور ہمارا آخری دعویٰ یہہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالم کے ہے اور اللہ رحمت کرے

على سيد المرسلين وامام المتقين محمد وآله واصحابه واتباعه
مرسلین کے پیشوا اور متقیوں کے امام یعنی محمد صلعم پر اور انکی آل اصحاب اور اتباع پر

هداة طريق الحق ومحيي علوم الدين امين امين امين
کہ حق کے راستہ کی ہدایت اور دینی علوم کے زندہ کرنیوالے ہیں آمین آمین آمین

واضح ہو کہ کاپی رائٹ اس کتاب کا بذریعہ رجسٹری باضابطہ
محفوظ کیا گیا ہو کوئی شخص بلا اجازت راقم اسکے طبع کا مجاز نہیں ہاں جسقدر
نسخے مطلوب ہوں کتبخانہ تجارت مطبع ہذا سے طلب فرمائیں فقط

الراقم

اعلان

چونکہ اس کتاب کے

بامحاورہ ترجمہ کرانے اور نیز حل لغات میں

مطبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق

اسکے بحق مطبع ہذا بذریعہ رجسٹری محفوظ کیے گئے ہیں

کوئی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا مجاز نہیں

کاپی رائٹ محفوظ ہے فقط

[illegible]

المشتہر محمد عبد الاحد ۱۳۱۴

To: www.al-mostafa.com